در مطبع اسدی طبع شد

قال النبی المهدی لا نبی بعدی
الحمد لله والمنة کہ حسب ایمای سامی شیخ محمد یعقوب صاحب منصوم مطابع نظامے
کتب خانہ
انجمن ترقی اردو
فتاوای بی نظیر در نفی مثل آنحضرت بشیر و نذیر
در دفع وہم و وسواس بعض ناس بوجود مثل آنحضرت از اثر جناب ابن عباس
در مطبع اسدی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ

زید قائل ہاور معتقد اسکا ہی کہ چھ خاتم النبیین مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ جگہ چھ زمین پر سوائے اس طبقہ اول کے موجود و متحقق ہین اور اخذ او ر استدلال کرتا ہی اسکا قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ سَبْعَ اَرَضِیْنَ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ اٰدَمُ کَاٰدَمِکُمْ وَنُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَاِبْرَاھِیْمُ کَاِبْرَاھِیْمِکُمْ وَعِیْسٰی کَعِیْسٰکُمْ وَنَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ اخراج کیا اس حدیث کو ابن جریر نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور حاکم نے مستدرک مین اور صحیح کہا اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین اور جلال الدین سیوطی نے در منثور مین اور تفسیر مظہری اور روح البیان اور کمالین حاشیہ جلالین مین بھی مذکور ہی تحت آیہ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ الآیہ اور کہتا ہی جس شخص نے صحت اس حدیث مین کلام کیا ہی وہ سب وجوہ باطل ہین اور ناتمام اور یہ حدیث

۱) تحقیق یہ ہی کہ خدا نے سات زمینین ہر ایک زمین مین ایک آدم ہی مثل تمھارے آدم کے اور ایک نوح مثل نوح تمھارے کے اور ایک ابراہیم مثل ابراہیم تمھارے کے اور ایک عیسیٰ مثل عیسیٰ تمھارے کے اور ایک نبی مثل نبی تمھارے کے

اگرچہ موقوف ہے لاکن حکماً مرفوع ہے اور عموم آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی مخصص ہے یعنی حکم ختم نبوت کا ساتھ اس عالم موجود طبقہ زمین اول کے مقید و مخصص ہے اور خبر احاد سے تخصیص آیہ جائز ہے کما ہو المقرر فی الاصول فقط پس قول و عقیدہ زید کا صحیح اور حق مطابق مذہب اہل سنت و جماعت ہے یا نہیں بینوا توجروا

ہو العلیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ اما بعد اہل بصیرت و ارباب بصیرت پر مخفی و مستتر نہیں کہ یہ عقیدہ و قول زید کا فاسد اور غلط خلاف جمہور علمائے مسلمین اور اتباع غیر سبیل المومنین ہے کسی مفسر و محدث بلکہ رواۃ و مخرجین حدیث مذکور نے بھی استنباط و استخراج عقیدہ مذکورہ کا اثر ابن عباس رض مذکور سے نہیں کیا اور حکم آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو مخصص و مقید اس عالم موجود زمین اول کی نسبت نہیں لکھا و من ادعی فعلیہ بیانہ اور اخذ اور استدلال عقیدہ مذکورہ کا قول ابن عباس مذکور سے مخدوش و مردود ہے بچند وجوہ اول مخرجین اثر مذکور طبقۂ ثالثہ و رابعہ ہیں صحاح ستہ میں اس روایت کا اثر نہیں اور مجرد روایت طبقۂ ثالثہ و رابعہ قابل احتجاج نہیں خصوصاً اعتقادیات میں کما ہو المقرر فی الاصول خاتم المفسرین جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رح نے رسالہ اصول حدیث میں تفسیر ابن جریر رح ... حاکم کو طبقۂ رابعہ میں داخل کیا اور تحریر فرمایا طبقہ رابعہ احادیثیکہ نام و نشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخرین آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہارا اصلی نیافتند تا مشغول بروایت آنہا

ہیستند یا یافتند و در ان قدحی و علتی دیدند کہ باعث تہمت آنہا ابر ترک روایت آنہا
و علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود
انتہی اور طبقہ ثالثہ مین بیہقی کو شمار کیا اور نسبت اس طبقے کے فرمایا احادیث صحیح و حسن
و ضعیف بلکہ متہم بالوضع ہم درین کتاب یافتہ میشود و رجال این کتب بعضے موصوف بعدالت
اند و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آن احادیث معمول بہ نزد فقہا نشدہ بلکہ اجماع بر خلاف آنہا
منعقد گشتہ انتہی اور مولوی محمد بشیر الدین صاحب قنوجی نے تفہیم المسائل مین لکھا ہے کہ کتاب
ابن جریر از قسم احادیث کتب طبقہ رابعہ اند و احادیث این طبقہ قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات
عقیدہ یا عملی بآنہا تمسک کردہ شود انتہی دوسرے بیہقی نے بعد روایت مذکور کے طریق
ابو الضحی عن ابن عباس رض سے لکھا ہے اسنادہ صحیح ولکنہ شاذ بمرۃ الا اعلم
لابی الضحی علیہ متابعا اور علامہ شہاب الدین احمد رح قسطلانی نے شرح صحیح بخاری
مین بعد اسکے افادہ فرمایا فقیہ انہ لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن
کما ہو معروف عند اہل ہذا الشان فقد یصح الاسناد و یکون فی المتن
شذوذ او علۃ تقدح فی صحتہ و مثل ہذا لا یثبت بالحدیث الضعیف و قال
فی البدایۃ و ہذا محمول ان صح نقلہ علی ان ابن عباس رض اخذہ من الاسرائیلیات
انتہی ایسی روایت شاذہ متکلم فیہا قابل استناد اثبات امر اعتقادی مین نہین کما لا یخفی تیسرے اثر
مذکور کو ابو الضحی سے عطاء ابن سائب نے روایت کیا ہے اور امام نووی رح نے اونکو مقدمہ شرح مسلم مین
مختلطین سے لکھا ہے اور کہا کہ قبول کی جاتی ہے حدیث اوسکی جس نے مختلطین سے روایت کی ہو قبل
اختلاط کے اور نہ قبول کیجاوے گی حدیث اوسکی جس نے اون سے

اخذ کیا بعد اختلاط کے یا شک ہو وقت اخذ مین انتہے پس اثر مذکور ضعیف ہی اور
کما این حاشیہ جلالین مین لکھا کہا ابن کثیر نے بعد اسکے نسبت کرینکی طرف ابن جریر کے
اگر صحیح ہو نقل اوسکی حضرت ابن عباسؓ سے تو محمول ہی اسپر کہ لیا ہی اوسکو اسرائیلیات
سے اور یہ اور مانند اسکے جب تک کہ نہ خبر دیجاوے ساتھہ اوسکے اور نہ صحیح ہو سند
اوسکی طرف معصوم کے پس وہ مردود ہی اوسکے قائل پر اور ایسا ہی ملا علی قاری نے
لکھا ہی رسالہ موضوعات مین هذا خلاصة ما فی الافادات الصمدية ومن شاء
التفصيل فليرجع اليها پس قول ابن کثیر سے صاف ظاہر ہی کہ بر تقدیر صحت یہ روایت
مرفوع اور حکم مرفوع مین نہین کما لا یخفی علی الماہر چوتھے حضرت علامہ قسطلانی نے
فرمایا وعلی تقدیر ثبوته یحتمل ان یکون المعنی ثم من یقتدی به مسمی بهذه
الاسماء هم رسل الرسل الذین یبلغون الجن عن انبیاء الله ویسمی کل
منهم باسم النبی الذی یبلغ عنه انتہے اور مثل اسی کے حضرت جلال الدین سیوطی
نے افادہ فرماکے اسقدر اضافہ کیا وحینئذ کان لنبینا صلی الله علیه وسلم
رسول من الجن اسمه کاسمه ولعل المراد اسم المنتهو ذ پس اس صورت مین
سوائے مشارکت اسمی کے کوئی مماثلت معنوی روایت مذکورہ مین ثابت نہوئی بلکہ جو
بعض روایات مین محمد کمحمدکم مروی ہی وہ مؤید و مقرر اس مراد و بیان کا ہی پانچوین
بر تقدیر فرض و تسلیم صحت و خبر بادل ہونے روایت مذکورہ کے مطلق مماثلت
ثابت ہوگی نہ مماثلت مطلقہ اسواسطے کہ تشبیہ مین فقط وجہ تشبیہ مشترک میان

مشبہ و مشبہ بہ چاہیے نہ جمیع صفات خصوصًا صفات مختصہ جو قابل تعدد و اشتراک بین
الاثنین نہون کما ہو الظاہر اور مطلق مماثلت کا کسیکو انکار نہین بشریت و لوازم بشریت
مین اور افراد بشر اس مین کیسے بھی بحکم آیہ کریمہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مماثل آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے ہین اس روایت سے مماثلت ختم نبوت مین کیونکر ثابت ہوئی شاید
مراد بیان مثلیت اخلاق حمیدہ یا تبلیغ احکام بوجہ اکمل یا ہدایت اتم وغیرہ مین ہو فالمطلوب
غیر ثابت والثابت غیر مطلوب خطی و جہ شبہہ اس روایت یعنی نبی کنبیکم مین شارع اور کسی
راوی و محدث نے بیان نہین کی پس مراد اوس سے تشبیہ ختم نبوت مین مقرر کرنا اپنی رائے
سے خلاف نص قرآنی وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ معارضہ قرآن بالرای ہے اور کسی
مفسر نے آیہ کریمہ موصوفہ کو مخصص و مقید بدلالت روایت مذکور نہین لکھا بلکہ رواۃ مخرجین اثر
مذکور نے یعنی حضرت ابن عباس رض نے تفسیر عباسی مین اور مولانا جلال الدین سیوطی رح نے
تفسیر درمنثور مین بھی آیہ مکرمہ مذکورہ کو مخصص بروایت مسطورہ نہین لکھا پس آیہ موصوفہ کو
مقید و مخصص کہنا تفسیر قرآن بالرای ہے اور داخل ہونا وعید مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِہٖ
الحدیث مین ہے ساتوین ثبوت ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آیہ کریمہ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ قطعی الدلالۃ ہے اور در صورت اسکے عام
مخصوص البعض ہونے کے ظنی الدلالۃ ہوگی کما ہو المقرر فی الاصول اور انکار ماثبت
بالدلائل الظنیہ کفر نہین ہوتا پس معاذ اللہ انکار ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
باعتبار اس طبقہ زمین اول کے بھی کفر نہوگا اور یہ خلاف جمہور علمائے مسلمین ہے بلکہ

خلافِ عقیدہ زید بھی ہوگا آٹھویں رواۃ ومخرجین روایت مذکورہ کا بھی عقیدہ بوجود
چھٹے خاتم النبیین مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منقول ومروی نہیں وَمَنِ ادَّعٰی فعلیہ
البیان بالسند والبرہان اور مطلق روایت ونقل سے لازم نہیں کہ راوی ومخرج کا
مذہب واعتقاد بھی موافق اوس روایت کے ہو کما ہو الظاہر علی اہل ہذا الفن پس
ظاہر ہوا کہ اس حدیث سے یہ احتمال مذکور نرا وہم اور سوء فہم ہے نویں تخصیص عموم
آیات بخبر احاد بقول بعض علما اگرچہ جائز ہے لاکن یہ جواز اوس جا ہے جہاں آیہ وحدیث
مرفوع صحیح متعارض ہوں اور متنازع فیہ میں ایسا نہیں بلکہ ہر ایک کے واسطے محل صحیح
علیحدہ ہے کما مر دسویں بالفرض المحال اگر روایت مذکورہ میں مماثلت ختم نبوت میں بھی
مراد لیجاوے جب بھی مدعی زید کا ثابت نہیں ہوسکتا اسواسطے کہ روایت مذکورہ اسپر
دلالت نہیں کرتی کہ وجود نبی مماثل مفروض وقت وجود یا بعد وجود آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہو ممکن وجائز ہے کہ وجود مماثل مفروض قبل وجود کرامت اسود جناب شفیع
الامم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور وہ نبی مماثل مفروض خاتم الانبیا اضافی اوس
سلسلہ انبیای زمین خاص کا ہو فقط اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
حقیقی جمیع سلسلہ انبیای ارضین ہوں پس وہ نبی مفروض خاتم النبیین مثل آنحضرت سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور مماثلت وتشبیہ میں اسقدر مشارکت وصفی بین الاثنین
کفایت کرتی ہے اگرچہ ایک میں بطور حقیقت ہوا اور دوسرے میں بطریق مجاز کما لا یخفی
علی اُولی النہی وتلک عشرۃ کاملۃ ھذا ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرًا

پس وجود چھہ خاتم النبیین مماثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قول شاذ غیر معصوم سے
جس مین محدثین نے اسقدر کلام کیا ہو خلاف مفہوم نص قرآنی سمجھنا اور اوسپر اعتقاد
کرنا کمال نادانی اور وسوسۂ شیطانی ہی قول باعتقاد وجود دوسرے خاتم الانبیا
کا مستلزم انکار ختم نبوت آنحضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور انکار آیہ کریمہ
مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہی اور
انکار آیہ مستلزم تکذیب خداے تعالے ہی اور تکذیب خداے تعالی بلاشبہ کفر ہی اعاذنا
اللہ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ * هٰذَا مَا سَنَحَ لِيْ فِي الْجَوَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ
وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ حَرَّرَهُ الْعَبْدُ الْخَاطِي الرَّاجِي اِلٰى رَحْمَةِ
الْعَزِيْزِ السَّتَّارِ الْمُتَوَسِّلُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْغَفَّارِ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُ الصِّغَارَ وَالْكِبَارَ

محمد عبد الغفار ساکن لکھنو مقیم حال کانپور

ہو المصوب

آفرین بار مجیب صاحب را ے صائب کو کہ بایراد نقوض خدشات قاطعہ استدلال زید کو مردود
وباطل کردیا الحق نامبردہ جو قائل ومعتقد ہوا ہی تحقق ووجود چھہ خاتم النبیین مثل آنحضرت
علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتحیۃ کا فَقَدْ جَآءَ ظُلْمًا وَّزُوْرًا وَمَا زَاعَ اَهْلَ الْاِيْمَانِ اِلَّا
نُفُوْرًا واللہ سبحانہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب حررہ العبد الخامل محمد عادل
اصلح اللہ حالہ بلطفہ الکامل فی العاجل والاجل محمد عادل مقیم کانپور
ہو المجیب جو کچھہ کہ مجیب مصیب نے اس سوال کے جواب مین تحریر فرمایا وہ درست اور

صحیح ارجح و اوضح اور صریح ہے ولولا ضیق القرطاس لاطلت کما اطال فضلاء
الناس ولاریتک ایہا الطالب الراغب من لطائف التحقیق عجبا ولا تخذت
سبیلک فی بحار التدقیق سربا ولکن فیما سطرت و سطر کفایۃ للمسترشدین
وہدایۃ للجاہلین اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وہو بکل شیء علیم
حررہ ببنانہ واملاہ بلسانہ العبد المسکین احقر العالمین زین العابدین قاضی
دار بھوپال اصلح اللہ اعمالہ وانجح آمالہ

زین العابدین
عرب انصاری

ہو الخبیر والاثر للنقول علی تقدیر الصحۃ محمول بلا ریب او لہ المجیب المصیب لان
وقوع المحال بالغیر محال کاستحالۃ وقوع المحال
بالذات المعتصم بحبل اللہ محمد سید عبد اللہ
مفتی دار الریاست بھوپال عفی عنہ

۱۲۸۰
محمد
سید
عبد اللہ ابو اللطیف

ہو الغفور حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین الخ ازروی تحقیق موقوف بر
ابن عباس رضی اللہ عنہ شاذ المتن و معلول الاسناد ست و آنچہ موقوف مطلقا نزد جمہور
اہل حدیث در باب تفسیر کتاب اللہ جز شان نزول آیہ حجت نیست پس تا بشاذ و معلول المتن
چہ رسد و بثبوت عقائد دین اسلام کجا الثانی تفسیر الصحابی موقوف ومن قال مرفوع
فہو فی تفسیر یتعلق بسبب نزول آیۃ کقول جابر کانت الیہود یقول کذا فانزل اللہ
کذا ونحو ذلک الثالث الموقوف وان اتصل سندہ لیس بحجۃ عند الشافعی
رضی اللہ عنہ وطایفۃ من العلماء انتہی خلاصہ و از نظر بکتب اصول حدیث عدم

حجیت حدیث موقوف بالخصوص در باب تفسیر کہ مذہب جماہیر قرون ہدیٰ ست کما ہی معلوم میشود و باقی تاویلات فرع تسلیم حجیت و صحت حدیث است و بدون آن تکلم در آن راہ اہل اہوای خارجین بالظن میرودن ست و از جادہ علمای محققین و راقفادن و من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم

محمد عبد الحکیم

الحمد للہ الذی جعل العلماء الانبیاء و نفی بہم شبہ الباطل عن الدین کما نفی الکیر عن الحدید بخبثہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد خاتم النبیین واصحابہ اجمعین **اما بعد** فقد سرحت النظر القاصر واجلت الفکر والخاطر الفاتر فیما حررہ المجیب المصیب فرأیتہ روض علم ازہرت الغذون الفضل افنانہ وحدیقۃ فضل اینعت ثمار العلم اغصانہ قد جمع من المنقول والمعقول لقطع الجدال تحقیق الجواب لہذا السوال ما تہتز لہ الاعطاف طرباً و تترشفہ الاذواق ضرباً فلقد اجاد فیما افاد و ابدع فی ذلک کما اراد و بلغ من فضیحۃ السائل المراد و جزاہ اللہ خیراً و وقاہ بوساً و ضیراً و للہ درہ و علی اللہ اجرہ شعر فکل کلام غیرہ القشر لا سوی ؛ وذا کلہ عند اللبیب لباب ؛ وصلی اللہ علی من قیل فی حقہ شعر لم یخلق الرحمٰن مثل محمد ؛ ابداً و علمی انہ لا یخلق ؛ قالہ بفمہ

وحررہ برقمہ الراجی عفو ربہ حفر الکل احمد گل نائب مفتی بھوپال

احمد گل ۱۲۸

ہو الخبیر آنچہ مجیب مصیب نوشتہ حق و صواب است بلکہ حق از آن متجاوز نیست چنانچہ بعض نقول در اثبات این دعوی ثبت میگردد در تفسیر مدارک تحت قولہ تعالیٰ و من الارض مثلہن آوردہ قیل ما فی القرآن آیۃ تدل علی ان الارضین سبع

الا هذه الآية وقيل بين كل سمائين مسيرة خمسمائة عام وغلظ كل سما
كذلك والارضون مثل السموات وقيل الارض واحدة الا ان الاقاليم سبعة
الخ و در البادية حاشية مدارک برین مقام نوشته وقيل هي مطبقة لا اسكان لها
الا الارض الاولى التي نحن عليها قال ابن عباس رض لكل ارض سكان اما الائمة
واما جاء عن ابن عباس رض في كل ارض آدم كآدمكم وابراهيم كابراهيمكم وعيسى
كعيسىكم اه و در منهيات البادية برین مقام نوشته واز جوامع نقل کرده
اما ما نقل عن ابن عباس رض ان في كل ارض آدم ونوح كنبينا فهو
من رواية الواقدي الكذاب الواضع للحديث انتهى لكن قول معتمد منقول
از معتبرات محدثين همين ست كه صحيح الاسناد شاذ المتن ست چنانچه در فتح الباري تصريح
نموده اند وحكم شاذ كمال ابن ابي شريف در خلاصه وغيره از كتب اصول حديث نوشته اند
قال الخليلي الشاذ ما ليس له الا اسناد واحد شذ به شيخ ثقة كان او
غير ثقة فما كان عن غير ثقة فمتروك وما كان عن ثقة فيتوقف فيه
ولا يحتج به انتهى كتبه الراجي عفو ربه الفقير الى الله هو محمد عبد الحق
عفا الله عنه

هو العليم

قد اطلعت على هذا الجواب المسطور بتمام ما فيه من اللؤلؤ
المنثور فوجدت موافقا بالسنة والدلائل قد جاء الحق وزهق
الباطل واشكر الله على حسن توفيق المجيب واسئله ان يعطي

فی الدارین اکمل النصیب قرات بفمی و رقمت بقلمی اضعف العباد

الاحد سید محمد عفی عنہ الصمد المعروف بسوہانی ؒ [محمد عبدہ ۱۲۹۱] مقیم بھوپال ۱۲

هو المقتدر

جواب صحیح درین مسئلہ رسالہ نوشتہ ام [غلام رسول محمد ابو الفضائل] المتوکل علی اللہ جمیل

رسول ابن مفتی فضل اللہ مفتی علاقہ سرکار بزرگ بھوپال مقیم بھوپال ۱۲

هو الخبیر

احمد من لا ندلہ ولا ندید و اصلی علی من نظیرہ عدید و فقید و علی

آلہ واصحابہ ذوی العشیر لرغید اما بعد فما قالہ المجیب المصیب

حق سدید الی الصواب قریب من الخطاء بعید بل ھو الصواب

و بالحق المحض عقید فجزاہ اللہ خیر الجزاء عنا و عن سائر المسلمین الی یوم الدین

قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ ذو الفقار احمد النقوی بھوپالی [احمد ذو الفقار] مقیم بھوپال ۱۲

هو الحق

ما کتبہ المجیب المصیب حق عند المنصف واللبیب محمد جان عفی

عنہ الرحمن [محمد جان] مقیم بھوپال ۱۲ هو القادر

یہ جواب بہت صحیح اور درست ہے اور عقیدہ زید کا غلط اور خلاف علمائے مسلمین ہے

العبد عبد الحی [عبد الحی ۱۲۷] هو الصمد

صح الجواب بحررہ العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ القدیر محمد امیر عفی عنہ

هو الاحد

اعظم الله اجر من اجاب فانه قد نطق بالقول الصواب واتى بما يشهد به السنة والكتاب ويقبله اولو الالباب: كتبه العبد العاصي خادم الطلاب محمد لطف الله غفرله رب الارباب

هو الله

شریعت رسول الله
خادم
قاضی و مفتی محمد سعد الله
سنہ ۱۲۷۸ ہجری

لله در المجیب جدده العبد الاثم الاحواه محمد سعد الله عفی عنه

هو الصمد

الجواب صحیح والرای صائب ونجیح

سعید الله
بن مفتی
لطف الله
۱۲۸۰

حرره الراجی ... (۲)
مقیم رامپور ۱۲

الجواب

بموجب اعتقاد اہل سنت کے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم افضل تمام انبیا کے بلکہ تمام مخلوقات کے ہین اور افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا پر باجماع امت اور احادیث صحاح ستہ اور آیات قرآن شریف کے ثابت ہی اور موجود ہونا برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مثل آنجناب کا جمیع صفات کمالیہ خاصہ دنیویہ واخرویہ مین کسی دفعہ مین کسی مکان مین کسی حدیث شریف سے ثابت نہین ہی جو شخص ایسا عقیدہ رکھے کہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بمعنی مذکور کے ایک نبی عالم مین موجود ہوا ہے اسپر مخالفت اجماع اور احادیث صحیحہ اور آیات قرآن شریف کی لازم آتی ہی اور

درصورت اصرار و التزام ایسے عقیدہ کے اوسپر کفر لازم ہی اوسکے پیچھے نماز پڑھنا
جائز نہین ہی اور بعض کتابون سے جو بعض گمراہون نے اس عقیدہ کی دلیل مین ایک
روایت پیش کی ہی اوس روایت سے ہرگز یہ عقیدہ یعنی موجود ہونا برابر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کسی طرح ثابت نہین ہی اور باوجود عدم ثبوت اس مطلب کے حال اوس روایت
کا یہ ہی کہ وہ روایت صحاح ستہ مین نہین ہی اور جن کتابون مین ہی جیسے قسطلانی شرح صحیح
بخاری اور سیرت حلبی اور درمنثور اور مقاصد حسنہ وغیرہ سواون مین اول وس روایت
کی صحت و ثبوت مین خود کلام کیا ہی کسی نے شاذ اور کسی نے مردود اور کسی نے
ضعیف لکھدیا ہی اور باوجود کلام کے صحت مین محققین نے اوس مین تاویل کردی ہی
غرضکہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہین ہی کہ ایک نبی بھی مثل جناب خاتم النبیین رحمۃ للعالمین
صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کے جمیع صفات کمالیہ مین عالم مین موجود ہی چہ جائیکہ چھ مثل
یا سات مثل جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہین اور لکھتے ہین پس یہ عقیدہ صریح مخالف اجماع تمام
اہل اسلام کے ہی اور جو معتقد ایسے عقیدہ کا ہی اوسپر کفر لازم ہی اوسکو چاہیے کہ ایسے
عقیدۂ فاسدہ سے توبہ کرے واللہ تعالی اعلم بالصواب حررہ الفقیر عبد القادر

محمد الرسول ۱۲
عبد القادر

[illegible]

ہو القدیر

لا یخفی علی اہل الدین ان سیدنا و مولینا و حبیبنا محمدا صلے اللہ
علیہ وسلم افضل الانبیاء والمرسلین و سیدہم بالیقین لا یوجد لہ مثل
فی خصائصہ دنیویۃ و اخرویۃ فی جمیع العالمین فمن اعتقد بوجود المثل او

الامثال لشفیع المذنبین لا یجوز الصلوٰۃ خلفہ ولا حظ لہ من الدین اعاذنا
اللہ من ذلک وجمیع المسلمین والذین یقولون بوجود مساویہ ومماثلہ
صلی اللہ علیہ وسلم ویستدلون باثر فی کل ارض نبی کنبیکم الخ فمع قطع
النظر عن کلام بعض المحققین من شذوذہ کما قال البیہقی وغیرہ او ضعفہ کما قال
الحلبی والعلامۃ الزرقانی وغیرہما او وضعہ کما قال فی بحر المحیط وغیرہ او کونہ
مرموزا کما فی المقاصد الحسنۃ وغیرہا لا دلالۃ لالفاظ الاثر ایضا علی مقصود
المفسدین اللہم خلصنا من شر علماء الدین وارزقنا شفاعۃ سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ نمقہ عبدہ الاعصم محب احمد عفی عنہ

محب احمد قادر ۱۲۸۰

ہو الرحیم

لاشک ان سیدنا ونبینا وشفیعنا افضل الرسل وخاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم فمن اعتقد بخلافہ فانہ من المضلین وخارج من دائرۃ المسلمین کما
حرّرہ ائمۃ علماء الدین وجمہور السلف الصالحین ۔ عبد المذنب ۔ محمد شمس الاسلام ختم اللہ لہ بالخیر

محمد شمس الاسلام ۱۲۵۶

مقیم بدایون ۱۲

الجواب صحیح

عبد العلام ۱۲ ف غلام صمدانی عمر

مقیم بدایون ۱۲

ہو الرازق

بلاشبہہ جو شخص قائل ہو وجود چہ مثل وہمسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے خصائص
دنیویہ اخرویہ میں وہ شخص گمراہ ہے اور وہ روایت جس سے گمراہ لوگ سند لاتے ہیں
اولا ہرگز اوس روایت سے ہمسر ہونا دوسروں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص

مین کسی طرح ثابت نہین ہی حوالہ اوسکا محض افترا ہی علاوہ اسکے محدثین کو اوسمین کلام ہی
تفسیر کمالین حاشیہ جلالین مین اوسکا مردود ہونا ثابت کیا ہی فقط حررہ الحقر العبید محمد فضل المجید
عفی اللہ عنہ

فضل المجید

هو اللہ

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل تمام انبیا بلکہ تمام مخلوقات اند ع بعد از
خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ٭ کسیکہ قائل وجود مثل ومساوی آنحضرت صلعم در صفات خاصہ و
ماہیت کمالیہ باشد کافر است وحدیثیکہ سند آوردہ ہرگز بر مدعای او دلالت صریحہ ندارد
ونیز محققان آن را از ان روایت باعتبار صحت متن کلام است وبعضی در ان تاویل فرمودہ اند +

کتبہ العبد المسکین محمد فصیح الدین عفی عنہ

محمد فصیح الدین ۱۲۸۸

هو الحکیم

باجماع ائمۂ امت محمدیہ کے نزدیک آیات قرآن شریف اور احادیث صحاح ستہ سے
ثابت ہی کہ جناب خاتم النبیین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم افضل تمام انبیا کے
ہین پس عقیدہ موجود ہونے شریک آنحضرت کا آپکی ماہیت اور صفات کمالیہ مین مستلزم
ہی انکار اجماع اور احادیث اور آیات کو اور یہ گمراہی ہی اور درصورت التزام ایسے عقیدہ
کے وہ شخص کافر ہی شرح مقاصد مین فرمایا ہی واجمع المسلمون علی ان افضل الانبیا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان امتہ خیر الامم لقولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس وتفضیل الامۃ من حیث انہا امتہ تفضیل للرسول الذی ہم امتہ ولانہ
مبعوث الی الثقلین خاتم الانبیاء والرسل وشریعتہ ناسخۃ جمیع الادیان

الی غیر ذلک من خصائصہ الاتہ لا تحصیٰ والا حادیث الصحاح فی ذلک المعنی کثیرۃ حتی قال علیہ السلام انا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ الی آخرہ اور تفسیر کبیر میں ذیل آیت تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ کے لکھا ہی اجمعت الامۃ علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض وعلی ان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الکل ویدل علیہ وجوہ احدہا قولہ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ فلما کان رحمۃ لکل العلمین لزم ان یکون افضل من کل العلمین اہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں ذیل شرح باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق کے متعلق حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول شافع واول مشفع کے فرمایا ہی وھذا الحدیث دلیل لتفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخلق کلہم الی آخرہ اسی طرح سب کتب تفسیر و حدیث اور عقائد میں لکھا ہی پا بحملہ باجماع مسلمین کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل تمام انبیا کے ہیں اور کوئی بھی ہمسر اور ہمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی صفات مخصوصہ میں نہیں ہی اور عقیدہ موجود ہونے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بمعنے مشارکت ماہیت اور صفات کمالیہ آنحضرت کے روایت فی کل ارض آدم کادمکم الی آخرہ سے ثابت نہیں ہو سکتا ہی کہ تشبیہ کو استلزام مشارکت ماہیت اور جمیع صفات کمالیہ کی ہرگز ضرور نہیں ہی اور اوس روایت کا حدیث شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا ہاں البتہ در منثور وغیرہ میں بروایت حاکم وغیرہ کے اسکو منسوب طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے کیا ہے مگر باوجود اسکے محققین نے اوسکو ضعیف ٹھہرایا ہے اور بعض علمانے جو صحیح الاسناد لکھدیا ہے اس سے متن روایت کی صحت لازم نہین ہے سیرت حلبی مین بعد نقل قول بیہقی کے صحیح الاسناد الا انہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا کے لکہا ہے لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن فقد یکون فیہ مع صحۃ اسنادہ ما یمنع صحتہ فهی ضعیف الی اخرہ اور برتقدیر صحت روایت کے بہر حال حدیث واحد ٹھہرے گی اور احاد مفید اعتقاد کی نہیں ہو سکتی ہین جیسا کہ علم اصول اور کلام مین مصرح ہے اور باقی حال اس روایت کا اور اوسکی تاویل کا ارشاد الساری شرح صحیح بخاری وغیرہ مین بتفصیل مذکور ہے من شاء فلینظر فیہا واللہ تعالی اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب فقط حررہ محمد الوحید

ہو العزیز

قطع نظر اس سے کہ علمانے حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین آہ مین ہر طرح کلام کیا ہے بعد ثبوت رفع و تسلیم صحت متن و اسناد مفید اعتقاد نہین بلکہ جس حالت مین مضمون اوسکا دلالت آیات و احادیث صحیحہ و عقیدۂ اہل حق کے خلاف ہے تو قطعا متروک الظاہر واجب التاویل ہے پس جو شخص اس حدیث سے وجود و تحقق امثال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر استدلال کرے سخت جاہل اور معتقد فضیلت مثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یعنی مشارکت فی المابیۃ والصفات الکمالیۃ مبتدع اور مخالف عقیدۂ اہلسنت ہے واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

۱۲ ۶۹
محمد نقی علی خان ولد مولوی رضا علی خان

ہو القدیر

القائل بتحقق المثل او الامثال بالمعنی المذکور فی السوال مقیم مع ضلال ...

اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲

[مہر: ۱۲۸۶ احمد رضا خان ... مولوی محمد ...]

خویدم الطلبہ محمود علی

[مہر: سید محمود علی]

ہو الرحیم

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق دہلوی نے شیخ ابن حجر مکی سے بیچ شرح شمائل کے مرقوم کیا ہے کہ کمال
تمام ایمان مسلمانوں کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
جمیع اوصاف حمیدہ اور تمام اخلاق پسندیدہ عنایت اور مرحمت فرمائے ہیں اور آپ
کو سب سے جمیع امور جزئیہ اور کلیہ میں بہتر اور افضل جانے اسکو یقین دل سے سمجھے ورنہ
ایمان سے دست بردار ہوں اور ایسا اعتقاد رکھیں اور اس مضمون پر اکتفا کریں سو
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۱۲

[مہر: احمد حسین بیگ]

[مہر: ۱۲۸۵ محمد حسن]

ہو الخبیر

فی الحقیقت افضل ہونا جمیع انبیاء علیہم السلام سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور نہ ہونا مثل یعنی مشارکت فی الماہیۃ والصفات کے جناب کا عالمین میں ایک امر بدیہی ہے
کہ محتاج دلیل و برہان نہیں ہے اور کبھی کسی عالم اہل سنت والجماعت کا اعتقاد خلاف
اسکے نہ پایا بلکہ کتب عقائد میں واقع ہوا افضل الانبیاء محمد پس اگر مضمون ایک
حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین الخ موافق منشائے حق دعویٰ باطلہ مدعی تسلیم
بھی کیا جائے تب بھی بمقابلہ آیات و احادیث صحیحہ عقیدہ کے کسی طرح قابل توجیہ
نہیں ہو سکتا بلکہ صراحۃً ثابت ہے کہ مضمون حدیث واجب التاویل ہے اور استدلال
پکڑنے والا اس دلیل سے نہایت خوش فہم ہے کتبہ نیاز احمد عفی عنہ

[مہر: ۱۲۸۷ نیاز احمد خان]

هو الله

(مہر: ١٢٨٣ سید کلب علی)

المجیبون یصدقون سید کلب علی عفی عنہ

هو العلیم

لا وجود فی العالم لمثل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حررہ عبد العاصی احمد علی

هو المصوب

یہ عقیدہ خلاف اجماع مجتہدین بلکہ کافہ مسلمین ہے تماهی لا احداث فی الدین و ضلال مبین بل کفر بالیقین وان لم یکفر احد من المسلمین فقط محمد ہدایت علی

هو الرحیم

هذا الجواب هو الحق المبین مطابق عقائد کافۃ المسلمین فقط محمد

(مہر: ١٢٨٤ محمد ضیاء الحسن)

ضیاء الحسن بن محمد قمر الحسن عفا اللہ عنہما

الجواب

بتصریح کتب مشہورہ عقائد و تفسیر و حدیث مثل شرح مقاصد و تفسیر کبیر وغیرہ ثابت است کہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین افضل جمیع انبیا اند و ہیچ نبی مساوی و مثل آنحضرت در صفات کمالیہ آنجناب نیست پس منکر آن گمراہ است و در صورت التزام و اصرار مخالفت اجماع و نصوص صریحہ احادیث صحاح ستہ و آیات قرآن مجید و فرقان لازم خواہد شد حال دلیل منکر آنکہ روایت مذکورہ در صحاح ستہ نیست البتہ در بعض کتب دیگر از طرف حضرت ابن عباس رضی منسوب است و محققین محدثان انواع کلام است بعض موضوع قرار دادہ اند چنانچہ محمد

تفسیر بحر محیط فرموده الا شك فی وضعه و بعض ضعیف قرار داده اند چنانچه از انسان العیون
ظاهر است و بعض با وجود ذکر صحت اسناد آن شاذ قرار داده اند چنانچه بیهقی فرموده
اسناده صحیح الا انه شاذ بمرة الخ لیکن قطع نظر ازان درینجا همین کافیست که عقیده
مذکوره از روایت مذکوره ثابت نمیست چه محققان بر تقدیر ثبوت و تسلیم آن روایت تاویل در
دران فرموده اند چنانچه از ارشاد الساری شرح صحیح بخاری و انسان العیون ثابت است فقط

کتبه العبد الادون محمد حسن؛ این جواب با صواب ست

غلام اکبر خان ۱۲۹۰
محمد
عبد الکریم

هو القدیر

پر ظاهر است که چون ماهیت نوعیه بتشخص تشخصات خارجیه و متصف بصفات کمالیه منتمی گردد
ممتاز شد همانا امکان تکثر و تعدد دران من حیث التشخص عقلاً ممتنع است پس در چیزے
حقیقی تشخص چنین اعتقاد تکثر من حیث التشخص نمودن البته خروج از دائره عقل است
اما اشتراک در ماهیت یا در دیگر اوصاف غیر مختصه عقلاً ممکن است و معهذا قال الله تعالیٰ
جل مجده وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ و چون در سلسله عالم الٰهی اشتهار ختم رسالت
بر فرد خاص منقطع شد تجویز تکثر بعد تشخص ختم رسالت همانا موجب تکذیب نص قرآن است
پس نقلاً هم ممتنع است و از حدیث شاذ تکذیب نص قطعی ممنوع است پس انصاف شرط است
والا کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ

سدید فی الدین رشید بالیقین ۱۲۹۲

الجواب صحیح محمد نور النبی

محمد نور النبی ۱۲۸۷

هو الخبیر

هذا شبه عقیده شخص مذکور باطل است و از حدیث سندش ثابت نیست و مخالف نص

قطعی قرآنی واحادیث صحیحہ شیخین وغیرہم من ائمۃ الحدیث ست وفی نفسہ نیز سند

قابل احتجاج در عقائد ندارد فلا یعبأ بہ ومن اللہ سبحانہ العصمۃ والہدایۃ العبد

محمد ارشاد حسین عفی عنہ (مہر: ۱۲۸۴ محمد ارشاد حسین) وقد وقع الخطیئۃ الی ۱۲۸۸

الحجۃ الشرعیۃ الصحیحۃ (مہر: ۱۲۸۲ مہر نظام الدین) شخصیکہ معتقد باین عقیدہ باشد از دائرہ اسلام

خارج ست: عبدہ المسکین محمد نجم الدین عفا عنہ لاشک فی ان عقیدۃ

الشخص المذکور فی السوال باطلۃ وھو ضال ومضل عن القرآن والحدیث

ضلالتہ دال: محمد عبد السلام سنبھلی اعتقادہ باطل واستدلالہ

عن الاثبات عاطل حررہ العبد الفقیر الحقیر انوار حسین صانہ اللہ عن کل شین

(مہر: ۱۲۸۸ انوار حسین)

ہو الحافظ

ما یزاحم النصوص القطعیۃ فہو مما لا یعبأ بہ ومع ذلک فقد ضعفوہ وجعلوہ شاذا

کما قال القسطلانی ومثل ہذا لا یثبت بالاحادیث الضعیف وقال الملا علی

القاری فی مختصرہ المصنوع وذلک واما الذی لم یصح سندہ الی المعصوم

فہو مردود علی قائلہ انتہی وایضا نص العلماء بانہ لم یبلغنا الخبر عن انبیاء

البشر وبالجملۃ عقیدتہ فاسدۃ ومقالتہ کاسدۃ فقط العبد المذنب بالذنب

الخفی والجلی منظور حسین السنبھلی

(مہر: ۱۲۸۸ منظور حسین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فی الواقع قول زید باطل واستدلال او باثر حضرت ابن عباس رض عاطل واعتقاد مذکور

او نمی لرزد مذهب عامه اهل اسلام موید بلفظ کلام حضرت ملک العلام و صحاح الف احادیث
صحیح مرفوعه حضرت خیر الانام است صلی الله علیه وعلی آله وسلم که او تعالی در شان حضرت خاتم
انبیا علیه التحیة والثنا فرموده وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا
کَآفَّةً لِّلنَّاسِ و در صحیحین از جابر مرفوعاً آمده وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً و در صحیح مسلم از ابو هریرهؓ
آمده وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ و از عبد الله بن عمروؓ آمده اَنَّ
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انا محمد النبی الامی لا نبی بعدی
و بر دانای اصول و عربیت پوشیده نیست که در خاتم النبیین جمع محلی باللام مفید معنی
استغراق است و همچنین الف و لام در لفظ الناس افاده معنی عموم و استغراق می کند و با
اینهمه لفظ کافة بجهت رفع اشتباه منصوص ارشاد شد تا بعثت انور صلی الله علیه وسلم برای
عامه انسان در هر زمانی و مکانی که باشند بغیر تخصیص بعض دون بعض ظاهرتر گردد و هیچ شبهه
در عموم بعثت وی صلی الله علیه وسلم باقی نماند و همچنین در قول آنحضرت صلی الله علیه وسلم بعثت
الی الناس عامة و ارسلت الی الخلق کافة بعثت آنجناب ختمی مآب برای عامه
ناس بطوری ظاهر و باهر که هیچ شائبه خصوصیت زمانی و مکانی بیرامون آن نمیتواند گردید
چون عموم بعثت حضرت خاتم انبیا علیه التحیة والثنا قاطع نبوت و مانع بعثت دیگری بعد
بعثت آنجناب ختمی مآب است احتمال وجود نبی دیگر در هیچ زمان و مکان بعد بعثت آنجناب
ختمی مآب نمانده و همین است مؤدای لا نبی بعدی چنانچه علمای اصول و عربیت نوشته اند
که النکرة فی موضع النفی تعم فان تضمن معنی من الاستغراقیة کان نصا فیه کما فی

لا رجل فی الدار وقوله لا اله الا الله فانه لو لم یکن للعموم لما کان لا اله الا

الله نفیا لجمیع الآلهة سوی الله پس معنی لا نبی بعدی آنست که هیچ نبی در هیچ

زمان و مکان بعد بعثت من نخواهد بود زیرا چه اگر لای نافیه متضمن معنی من استغراقیه را عام

برای نفی هر نبی در هر زمانی و مکانی که باشد نگردانند در لا اله الا الله نفی جمیع آلهه باطله نیز

نگردد و این کلمه توحید مفید توحید نماند که کلمه عموم نفی در هر دو جا یکسانست و آنچه بعبارة النص

و اشارة النص از آیات و احادیث صحیحه مرفوعه مذکوره و غیر آن که بجهت اختصار ذکر آنها به تفصیل

خامه تیز خرام قلم نگردید همچو آفتاب نیمروز تابان و درخشانست و مدلول عبارة النص و اشارة النص

قطعی الثبوت است که مرتفع نمیگردد بمثل خود در اثری که از ابن عباس منقول شده علمای

حدیث بوجوه شتی در آن کلام کرده اند هم بجهت ضعف اسناد و هم بجهت اضطراب متن و

تصحیح حاکم را لا یعبأ به انگاشته و بر تقدیر صحتش شاذ غیر مقبول و ماخوذ از اسرائیلیات گفته اند

و بعضی از حضرات صوفیه آنرا محمول بر عالم مثال فرموده حضرت شیخ اکبر رحمه الله در فتوحات آورده

که او تعالی از جمله عوالم النفس عالمی بصورتها آفریده چون عارف آنرا می بیند نفس خود در آن مشاهده

می کند و همین طور حضرت عبد الله بن عباس رضی الله عنه اشاره فرموده ان فی کل الارضین من السبع

الارضین خلقا مثلنا حتی ان فیهما ابن عباس مثلی انتهی مستور نماند و

بعد اللتیا و التی قول مذکور اثری بیش نیست و هیچ اثر با وجود ثبوت و صحت در تقیید

اطلاقات نصوص قرآنی و تخصیص عمومات کلام ربانی هیچگونه اثری ندارد و در مدلولات

احادیث صحیحه مرفوعه نزد هیچ یکی از علما هیچگاه تغییری نیارد و از نیست که ائمه اسلام و علما

اعلام اثر مذکور را هیچ مرتبه بعضی براه تاویل آن رفته اند و بعضی مردود علی قائله گفته و
چیزا ماوّل یا مردود غیر مقبول نگویند که محدثانیکه تصحیح اسنادش کرده اند خودشان آنرا شاذ
فرموده قال البیهقی اسناده صحیح ولکنه شاذ و شذوذ اگرچه عموماً مستلزم رد نیست
لیکن شاذ مخالف بلا شبهه مردود ست امام نووی در تقریب میفرماید فالحاصل ان الشاذ
المردود هو الفرد المخالف و شک نیست که اثر مذکور بمعنی ظاهری خودش که مفید مدعای
زید ست مخالف صریح بآیات متواتره و احادیث صحیحه مرقومه ذیل لابد ست که مردود غیر
مقبول و بر تقدیر ثبوت و صحت ماوّل و مصروف عن الظاهر گفته شود و موید این ست آنچه در
مشکوة شریف و شفای قاضی عیاض از حضرت ابن عباس رضی الله عنه آمده که فرمود ان الله تعالی فضل
محمدًا صلی الله علیه وسلم علی الانبیاء قالوا وما فضله علی الانبیاء قال قال الله تعالی
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ وقال الله تعالی لمحمد
صلی الله علیه وسلم وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ انتهی مختصرًا ازینجا حضرت ابن
عباس رضی الله عنهما تفضیل آنجناب ختمی مآب بر سائر انبیاء بصیغه جمع محلی باللام که مفید عموم
و استغراق ست بیان فرموده استدلال بعموم بعثت آنحضرت بکریمه وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بمقابله خصوص بعثت دیگر انبیا که از کریمه لِیُبَیِّنَ لَهُمْ باشارة النص مستفاد ست
کرده اند عموم بعثت آنحضرت صلی الله علیه وسلم برای کافه ناس وقتی ست که هیچ نبی
بعد بعثت آنجناب ختمی مآب در هیچ زمان و مکان یافته نشود ورنه بعثت برای کافه
ناس نباشد و تخصیص ناس بناس این عالم محض وسوسه ابلیس و وهم ناشی از سوء فهم ست

کہ با وجود حرف استغراق و کلمہ عموم بغیر ہیچ دلیلی آنرا خاص گردانیدن کار عقلا نیست
فضلا عن الفضلا پس ازین استدلال حضرت ابن عباس ظاہر و باہر ست کہ اثر مذکور بر تقدیر
صحت و ثبوت نہ بآن معنی ست کہ مانع بعثت عامہ و خاتمیت مطلقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم باشد و نہ معنی ظاہری آن معتقد او بودہ رضی اللہ عنہ و آنچہ در عرائس ثعلبی و بدائع الزہور
محمد بن احمد بن ایاس حنفی بعضی روایات در وجود مخلوقات طبقات باقیہ آمدہ کہ در طبقہ
ثانیہ ریاح مختلفہ است و در ثالثہ مخلوقیست کہ روہای آنہا مثل روہای بنی آدم و دہنہا
مثل دہنہای سگان و دستہا مثل دستہای انسان و گوش و پا مثل گوش و پای گاؤ
و موی مثل موی میش و در طبقہ رابعہ احجار کبریت برای اہل جہنم و در خامسہ عقارب و در سادسہ
دفاتر اہل جہنم و نام آن سجین ست و در سابعہ ابلیس و جنود او ست ہمہ ضعیف و غیر وثوق بہ ست کہ
نقادان محقق از ایراد آن در کلام خود ہا اعراض و استنکاف دارند چہ جای آنکہ معنی آنہا را
در محل احتجاج گرسازد در تفسیر نیشاپوری آوردہ ذکر الثعلبی فی تفسیرہ فصلا فی خلائق
السموات والارضین واشکالہم واسمائہم اضربنا عن ایرادہا لعدم الوثوق
بتلک الروایات انتہی و حضرت استاذ الاستاذ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
انار اللہ برہانہ در تفسیر کریمہ ان کتاب الفجار لفی سجین بعضی ازین روایات ذکر کردہ
بضعف آن تصریح فرمودہ و قطع نظر از ضعف و مخالفت آن باثر ابن عباس مخلوق
ہیچکی از طبقات مذکورہ کہ ثعلبی ذکر فرمودہ مکلف و لائق خطاب امر و نہی نبودہ است کہ ضرورت
تبلیغ احکام الٰہی بسوی آن مخلوق شود تا بعثت خاتم الانبیا چہ رسد بالجملہ بعثت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم برای کافۂ ناس و عامۂ خلق و ختم حقیقی موت بر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ

مدلول مطابق و منصوص آیات بینات و احادیث صحیحہ مرفوعہ است و ہمین ست مجمع جملۂ کافہ

مسلمین از زمان صحابہ و تابعین تا اندالحین و اعتقاد بعثت ہیچ نبی بعد بعثت آنسرور اصفیا علیہ

التحیۃ والثنا ہمچنین اعتقاد وجود شش خاتم النبیا و اعتقاد وجود امثال آن بنسبت آن سیم المثال

در صفات کمال محض وسوسۂ شیطانی و انحراف از کلام حضرت ربانی و شق عصا و اتباع غیر

سبیل مومنین ست وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ

الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا

ہٰذا واللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ کتبہ العبد الراجی الی البر

التہامی محمد عبد اللہ بن الحاج السید آل احمد الحسینی الواسطی البلگرامی

عاملہما اللہ بلطفہ العمیم و رزقہما النعیم المقیم

۱۲۸۴ الحسنی محمد عبد اللہ بیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی عوذ بہ من ان اَضِلَّ او اُضَلَّ او اَزِلَّ او اُزَلَّ واعوذ بہ من ہمزات

الشیاطین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و شفیعنا محمد الذی ما کان

اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وبعد ازین بر ارباب بینش و

دانش مستور مباد کہ خدای عز و جل جناب رسالتمآب را صلی اللہ علیہ وسلم در قرآن مجید

خاتم النبیین خوانده و لفظ النبیین صیغہ جمع محلی باللام است و دلالتش بر معنی استغراق و احاطہ

جمیع افراد کہ از مقتضیات جمع کذائی باشد کما عرف فی موضعہ از شرح و بیان مستغنی اند و در صورت اضافہ خاتم بسوی

ہمچنین افرادِ نبی علی الاطلاق گشت و دران قید ہیچ طبقہ از طبقات زمین باقی نماند و از انجا
کہ صفت خاتمیت مانند وصف اولیت کہ مفاد حدیث نبوی اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِی
است قابل تعدد و ثنینیت نیست بدین رہگذر این صفت بذات اقدس جناب ختمی مآب
انحصار یافت و منطوق صدق وثوق کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ و مضمون
صدق مشحون حدیثیکہ آنرا امام احمد و بیہقی و حاکم از عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ
و او از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ کہ فرمود اِنِّی مَکْتُوْبٌ عِنْدَ اللّٰهِ خَاتَمَ
النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ و نیز بفحوای صدق انتمای حدیثیکہ در صحیح
مسلم از عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرویست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمود اِنَّ
اللّٰهَ کَتَبَ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ
وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَمِنْ جُمْلَۃِ مَا کَتَبَ فِی الذِّکْرِ وَھُوَ اُمُّ الْکِتَابِ اَنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ
النَّبِیّٖنَ آنجناب صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ الانجاب خاتم جملہ انبیا عموماً مستند
احدی از انبیای کرام درین صفت شریک و سہیم آن خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام نیست چنانکہ
در صفت اولیت نیز ہیچ احدی از افراد کائنات مشارک و ساہم آن مفخر موجودات علیہ التحیات و
التسلیمات نیست در تفسیر فتح العزیز ذیل تفسیر سورہ الم نشرح مرقومست دینجا باید دانست کہ
شرح صدر یعنی فراخی حوصلہ ہست و فراخی حوصلہ ہر کس بقدر استعداد او و بقدر وسعت کمال و
مرتبہ اوست و فراخی حوصلہ ہر مرتبہ و ہر کمال تا وقتیکہ بآن مرتبہ و بآن کمال نرسند ہرگز نتوان
دریافت و لہذا اکثر عوام الناس خواہند کہ فراخی حوصلہ پادشاہان را دریابند و معلوم کنند

بگفتگو ہرگز نمی تواند فہمید و از ینجاست کہ گفتہ اند لا یعرف الولی الا الولی ولا یعرف النبی

الا النبی علی الخصوص شرح صدر مصطفوی را خود امکان نیست کہ بشری کما ینبغی تصور تواند کرد

زیرا کہ مرتبۂ کمال او کہ نہایت ست ہیچکس را حاصل نیست ولنعم ما قیل ؎ یا صاحب الجمال و یا

سید البشر ٭ من وجہک المنیر لقد نور القمر ٭ لا یمکن الثناء کما کان حقہ ٭ بعد از خدا بزرگ توئی

قصہ مختصر ٭ انتہی کلامہ الشریف بلفظہ و حدیثیکہ ابن جوزی محدث علیہ الرحمہ در رسالہ خود ش

کہ متکفل بیان وقائع میلاد شریف ست از حضرت امیر المومنین ابو الحسن علی بن ابیطالب کرم اللہ

وجہہ روایت کردہ دلالت واضح برین مطلب دارد و آن اینست قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یا ابا الحسن ان محمداً رسول رب العالمین و خاتم النبیین و قائد الغر المحجلین

سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ و آدم بین الماء والطین و نبیاً و ف المومنین

شفیع المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق اجمعین کما قال سبحانہ فی کتابہ المبین

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین چہ پر ظاہر کہ سیادت برای جمیع انبیاء و مرسلین و رسالت

بسوی کافۃ الخلق اجمعین مشعر بر آن ست کہ کدامین مخلوق نظیر و مماثل آنجناب نیست و شیخ اجل مولنا

شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ آنچہ در مدارج النبوۃ افادہ میفرمایند آنرا بگوش ہوش شنید نیست

و ہو ہذا ٭ چون بود خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدا یتعالی

او را بسوی کافۂ ناس و مقصور نگردانید رسالت او را بر ناس بلکہ عام گردانید جن و انس را

بلکہ بر جن و انس نیز منقصور نگردانید تا آنکہ عام شد تمامہ عالمین را پس ہر کہ اللہ تعالی پروردگار

او ست محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول او ست و چنانکہ ربوبیت حق شامل تمامہ اہل عالم ست

خلق محمدی نیز شامل آنست اینچنین نقل کرده است صاحب مواهب لدنیه از بعضی علمای
عظام و گفت که این مصیر است از بعض بآنکه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسالت بسوی
ملائکه نیز چنانکه جماعه بآن رفته اند و دلیل ایشان از کتاب قول حقتعالی است لِيَكُوْنَ
لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا عالمین شامل تمامه عقلا است و از سنت حدیث مسلم است از ابی ہریرہ
که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ارسلت الی الخلق کافۃ و بعضی گویند مرسلست
ببعض ملائکه و گویا مراد ازین بعض ملائکه ارضی باشد و وجه تخصیص ظاہر نیست چه دلیل عام است
در قول وی تعالی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ دلالت بر تخصیص ندارد چنانکه مذہب
مختار در مفهوم القلب آیه است والا لازم آید که بسوی جن نیز نباشد و این خلاف اجماع است
بلکه ذکر ناس بجهت آنست که مقصود از آیه نفی قول تخصیص رسالت ببعض ناس است چنانچه
زعم یهود است بتخصیص رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعرب و همچنین کریمه یَآ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا و اللّٰه اعلم میگوید بنده مسکین ثبته اللہ علی طریق الحق
والیقین که بعضی محققین از اهل البصیرت گفته اند که محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث
بتمامه اجزای عالم است شامل حیوانات و نباتات و جمادات و لیکن ارسال باہل عقل از برای
تعلیم و تکلیف و تبشیر و انذار است و بغیر ایشان بنابر افاضه و ایصال کمالی که لائق حال ایشان
باشد و صیغه جمع عقلا در قول وی تعالی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بر طریق
تغلیب شامل آنست و سلام جمادات بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقول ایشان السلام
علیک یا رسول اللہ اقرار است بر رسالت وی صلی اللہ علیہ وسلم ۵ شکر فیض تو

چمن چون کند ای ابر بهار ۔ کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردہ تست ۔ تم کلامہ المنیف ملخصاً

و اثر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ سَبْعَ اَرَضِیْنَ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ

آدَمُ کَآدَمِکُمْ وَ نُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَ اِبْرَاہِیْمُ کَاِبْرَاہِیْمِکُمْ وَ عِیْسٰی کَعِیْسٰکُمْ وَ نَبِیٌّ

کَنَبِیِّکُمْ از احادیث طبقہ ثالثہ و رابعہ ہست و احادیث این ہر دو طبقہ چون موثوق بہ صحت

نیست معتمد علمای اعلام بر نشدہ اثر مذکور تصریح نیز فرمودہ اند پس بر تقدیر تسلیم صحتش

وجہ شبہہ در ختم نبوت در جملہ نَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ کما ہو مزعوم البعض این شاذ مخالف نص قرآنی

باشد و آن مردود و باطل از پایہ اعتماد ست علاوہ بر آن اگر وجہ شبہہ امری دیگر درای ختم

نبوت قرار دادہ اید پس از زبان ضرری بمطلوب ما نمیرسد کہ مدعای انحصار صفت ختم نبوت

در ذات اقدس جناب نبوی ست علیہ من التحیات افضلہا و من التسلیمات اکملہا و ہر گاہ صحت

اسناد مستلزم صحت متن نیست کما صرح بہ القسطلانی پس ممکن ست کہ باوجود صحیح بودن اسناد اثر

مسطور چنانکہ حاکم بدان حکم نمودہ در متنش امری داعی بر شذوذ آن متحقق باشد و قادح صحت

آن گردد و اما در صورت صحت متن پس اوّل ست و تاویلش بوجوہ عدیدہ علما رقم کردہ اند

اندرینجا اصالح آن نیست کہ مخصص عموم قرآنی شود و الخ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

در رسالہ المورد الروی فی بیان المولد النبوی از تفسیر عماد بن کثیر نقل نمودہ ملاحظہ کردنیست

و آن اینست عن علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قولہ تعالیٰ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ

النَّبِیّٖنَ الآیۃ ان اللہ لم یبعث نبیاً الا اخذ العہد علیہ فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث

و ہو حی لیؤمنن بہ و لینصرنہ و یاخذ العہد بذلک علی قومہ و اخذ السبکی من الآیۃ انہ صلی

علیہ وسلم علی تقدیر مجیئہ فی زمانہ مرسل الیہم فیکون نبوتہ ورسالتہ عامۃ لجمیع الخلق من آدم
الی یوم القیمۃ ویکون الانبیاء وامہم من امتہ یعنی فی الجملۃ فقولہ و بعثت الی الناس
کافۃ یتناول من قبل زمانہ ایضا و بہ یتبین معنی کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد
وحکمۃ کون الانبیاء فی الآخرۃ تحت لوائہ و صلاتہ بہم لیلۃ الاسراء قلت و یؤیدہ ما ذکر الامام
الفخر الرازی فی قولہ تعالی تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون
للعالمین نذیرا ۵ یشتمل الملائکۃ وغیرہم قال وروی عبد الرزاق بسندہ عن جابر بن عبد اللہ
الانصاری قال قلت بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالی قبل الاشیاء
قال یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث
شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا سماء ولا ارض ولا شمس
ولا قمر ولا جنی ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء
الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من
الاول حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث بقیۃ الملائکۃ ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق
من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنۃ والنار ثم قسم الرابع اربعۃ
اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین ومن الثانی نور قلوبہم وہی المعرفۃ باللہ ومن
الثالث نور انسہم وہو التوحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الحدیث قلت یشیر الی ہذا المعنی کمشکوۃ
فیہا مصباح الآیۃ انتہی بحروفہ بالجملہ از بیان ما سبق بوضوح انجامید کہ خالق کون و مکان مخلوقے
راکہ ہمسر و نظیر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء متصور باشد از عرصۂ لیس من صنع

انیس جلوه نداده تا اینکه آنجناب بمو میمنت مآب را سایه هم نبود تا شائبهٔ همسری و برابری از وی رو
می نمود چنانکه در کتاب فوائد احمدیه منتخب مواهب لدنیه مذکورست و عبارتش اینست ولم یقع
لظله ظل علی الارض ولا رئی له ظل فی شمس ولا قمر انتهت و در مدارج النبوة ذیل بیان
قامت شریف مندرج ست و نبود مر آنحضرت را صلی الله علیه وسلم سایه نه در آفتاب و نه در قمر
رواه الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول و عجب ست ازین بزرگان که ذکر نکردند چراغ
را و نور یکی از اسمای آنحضرت ست صلی الله علیه وسلم و نور را سایه نمی باشد انتهی و هم دران کتاب
ذیل بیان خصائص آنجناب علیه وعلی آله الصلوات من الله الملک الوهاب مسطورست
و نمی افتاد آنحضرت علیه الصلوة والسلام را سایه بر زمین که محل کثافت و نجاست ست و دیده
نشد آنرا صلی الله علیه وسلم سایه در آفتاب انتهی اینست عبارت علماء عجب ست ازین عزیزان که
ذکر چراغ نکرده اند و در حدیث طویل دعائیکه خوانده اند آن بعد از نماز شب آمده است و بعضی
مشایخ میان سنت و فرض فجر خوانند در خواسته است آنحضرت صلی الله علیه وسلم از خدا
که در جمیع اعضا و جهات نور بخشد و در آخر آن گفته واجعلنی نورا و چون آنحضرت علیه التحیة
والصلوة والثناء عین نور باشد نور را سایه نمی باشد انتهی میگوید بنده اثیم غفر الله الکریم ذنوبه باطنه
العمیم که دعائیکه صاحب مدارج النبوة بدان اشارت فرموده ست ملا علی قاری علیه رحمة الله
الباری آنرا در حزب الاعظم نقل کرده و آن اینست اللهم اجعل فی قلبی نورا وفی
بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا ومن خلفی نورا
ومن امامی نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا اللهم اعطنی نورا واجعل لی نورا وفی

عصبی نورًا و فی لحمی نورًا و فی دمی نورًا و فی شعری نورًا و فی بشری نورًا و فی لسانی نورًا واجعل فی نفسی نورًا و اعظم لی نورًا واجعلنی نورًا تم الدعاء المنقول من الحزب الاعظم و لکاتی چند که زبدۃ الاولیا اسوۃ الاصفیا امام العارفین قدوۃ السالکین حضرت میر سید محمد صاحب کالپوی قدس سره در خصوص نبودن سایہ حضرت رسالت پناه علیه و علی آله صلوات الله افاده فرموده اند لفرحًا لقلوب الناظرین آنهم پیرایه نقل میپوشد و هو هذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمشی ولا ظل له ای برادر هیچ دانی که ایشان را چرا سایه نبود چند وجه در خاطر فقیر گذشته است بشنو اول آنکه ایشان آفتاب حدیقه و مهر سپهر دانش بوده اند آفتاب را سایه نباشد دوم آنکه ایشان سایه حق بوده اند سایه را سایه نباشد سوم آنکه ایشان در کسوت بشریت بطریق تمثیل و تشبیه بوده اند فی الحقیقة محض نور اند پس سایه از کجا باشد چهارم آنکه تن شریف ایشان حکم روح لطیف ایشان گرفته بود چنانچه خود فرموده انما ابدانها اروا حنا روح را سایه کی باشد تم کلامه بکلماته و نیز در مدارج النبوة در تعداد خصائص جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم صورت اندراج پذیرفته و از انجمله سایه کردن ابر است مر آنحضرت علیه الصلوة والتحیة را در گرمی آفتاب و این همیشه نبود بلکه در اوقات متعدده واقع شده است در زمان صغر که همراه عم خود ابو طالب بسفر بر آمده و بحیرا راهب او را بشناخت و لهذا سایه نداشتن را در خصائص جدا ذکر کرده اند انتهی و علیکه فقدان سایه رسول خدا علیه الصلوة والثنا بشهادت روایات مرقومه فائز بدرجه ثبوت گشت پس در دیده هبا

که نبود ان سایه دلیلی ست روشن برینمعنی که جناب باری عز اسمه نظیر را همسر و نظیر ان نور خدا
بوجود نیاورده ولنعم ما فی رسالة المولد للمحدث ابن الجوزی رحمه الله تعالی ه هو سید الکونین
حقا لاتری له ابدا له فی العالمین نظیرا بر عاقل خبیر محتجب نباشد که درینکلام لفظ العالمین
بصیغه جمع معرف بلام کل کائنات را شامل ست و جمیع طبقات زمین را ان داخل پس نفی
نظیر از عالمین مستلزم نفی او ست جمله طبقات زمین علی سبیل الدوام والاستمرار چنانچه لفظ
ابدا مفید آنست کما لایخفی علی المتوقد الذکی وایضا در رساله مذکوره است ه لم یات فی
اولاد آدم مثله و فیما مضی ہذا حدیث مسند و قالت ملائکة السماء بامرهم و ولد الحبیب و مثله
لا یولد له باید دانست که مودای اینکلام انعدام مثل و نظیر آن افضل الانام علیه وعلی آله
الصلوة والسلام در جمیع ازمنه و ایام ست چنانکه بر فطن خبیر پوشیده نیست وطوبی لمن قال
ه فما نظر العیون مثل جماله و ولا وسمعت اذنی کمثل محمد و ولا اشرقت ارض بمثل نبی الله
ولا سمعت اذن کذکر محمد درینکلام لفظ انثی نکره واقع ست و وقوعش تحت نفی مفید عموم
واستغراق باشد چنانکه بجای خود مثل مذکور ست پس حاصل معنی اینست که از بطن احدی از نسوان
مثل و نظیر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم متولد نگشته است این کلام چنانکه مفید عموما
بر نفی وجود مثل آنحضرت علیه الصلوة والتحیة بالمطابقة دال ست و لفظ ارض و اذن نیز که نکره
است و وقوع آن در حیز نفی بر نفی وجود نظیر آنجناب بشیر و نذیر علیه الصلوات من الله القدیر
علی العموم التزاما دلالت میکند و در منتخب مواهب لدنیه ذیل بیان فضائل و کرامات آنجناب
نبوت مآب مرقوم ست منها انه اول النبیین خلقا وانه اول من اخذ علیه المیثاق وانه اول

من قال بلیٰ یوم الست بکم وان آدم وجمیع المخلوقات خلقوا لاجله انتہی بالفاظہٖ ازین مستفنی ست
کہ ہرگاہ از خلقت آدم ابوالبشر وتمامہ مخلوقات مقصود ذات سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ
الصلوات والتسلیمات باشد اندرین صورت ہیچ مخلوق نظیر ومماثل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ
نمیتواند شد الحاصل چون انحصار وصف ختم نبوت در ذات مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
وممتنع بودن وجود مثل ونظیر آنجناب خیر البشر علیہ احسن کسوت وضوح در بر کرد پس مشہود ومبرہن
باد کہ ہر کسیکہ قائل ومعتقد تحقق ووجود شش خاتم النبیین مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
باشد در شش طبقات زمین بسوای این طبقہ اولیٰ پس او منکر ست ختم نبوت جناب سید
العالمین را واین انکارش مستلزم ست انکار کلام رب العالمین را کہ آن بفحوای صدق انتمای
کریمہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ بلا ارتیاب کفر وضلال است وہر آئینہ باعث حصول وبال ونکال عیاذاً
باللہ الکبیر المتعال ودر اشباہ ونظائر مسطور ست اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ
علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات انتہی قولہ لانہ من
الضروریات یعنی والجہل بالضروریات فی باب المکفرات لا یکون عذراً بخلاف غیرہا فانہ یکون
عذراً لسبب انتہی بہ کما تقدم واللہ اعلم غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر ودر فتاوای
عالمگیری مذکورست سمعت بعضہم یقول اذا لم یعرف الرجل ان محمداً صلی اللہ علیہ
وسلم آخر الانبیاء علیہم وعلیٰ نبینا السلام فلیس بمسلم کذا فی التیمیۃ انتہی پس بنابر
دیانت شرعی ہر وقت کہ ہرگاہ جاہل از ضروریات دین مطلق روایات منقولہ از دائرہ ملت اسلام

که درحق آن کریمه وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وارد ست بیرون
باشد وجهل درباب مکفرات بلا خلاف عذر نباشد پس انکار از ضروریات دین را همبرین قیاس
باید کرد وهذا والله سبحانه وتعالی اعلم بالصواب وعنده ام الکتاب والیه المرجع والمآب ٥
وانا العبد الخامل محمد عادل عافاه الله سبحانه بفضله الشامل وجعله
من الآمنین یوم الرجف والزلازل ۔

محمد عادل ١٢٧٩

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله العلی الاعلی خالق الجهات والسموات العلی والصلوة والسلام
علی رسوله المجتبی محمد ن المصطفی المتمم لمکارم الاخلاق الخاتم لقصر النبوة علی الاطلاق
وعلی آله واصحابه الذین هم نجوم الهدایة فی الآفاق ورجوم للشیاطین من الکفرة
واهل النفاق اما بعد واضح ہو کہ عقیدہ زید جو سوال میں درج ہے قریب بکفر ہے بلکہ عین
کفر کہ صاف صاف انکار ہے آیات قرآنی کا جو دال ہیں عموم بعثت پر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی بلا تخصیص و تاویل باجماع اہل اسلام اور قائل ہونا بہ تخصیص نبوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم از جملہ انکار ضروریات دین ہے مگر واسطے تنبیہ غبی دعوی کے چند آیات قرآنی تلاوت
کیجاتی ہیں واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔ فرمایا اللہ تعالی نے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِیْنَ قال فی تفسیر البغوی اِنْ هُوَ ای ما القرآن اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ موعظة للخلق
اجمعین انتہی فرمایا اللہ تعالی نے تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ
لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا اب ہم کہتے ہیں کہ اگر ساتوں طبق زمین کے زید عالم دنیا میں [illegible]

تو اس آیۂ کریمہ کے احاطہ مین سب داخل ہو گئے اور اگر کسی طبق کو خارج جانتا ہو تو ایسے
دیوانہ کا کیا علاج فی المدارک فی تفسیر ہذہ الآیۃ وعموم البعثۃ من خصائصہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انتہی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ فی المدارک الا ارسالۃ
عامۃ محیطۃ بہم لانہا اذا شملتہم فقد کفتہم ان یخرج منہم احد وقال
الزجاج معنی الکافۃ فی اللغۃ الاحاطۃ انتہی قال الامام فی تفسیر سورۃ الکوثر فان محمدا علیہ السلام
لما کان مبعوثا الی جمیع اہل الدنیا کان کل واحد کفرعون فی حقہ انتہی وقال الامام فی تفسیر سورۃ الصف
انہ علیہ السلام اذا کان نورا من نور اللہ کان مشرقا فی جمیع العالم والا یکون مخصوصا ببعض الجوانب وکان
رسولا الی جمیع الخلائق لما روی انہ علیہ السلام قال بُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ انتہی
جب یہ ثابت ہوا کہ احمد مجتبی محمد مصطفی حبیب اللہ جل علی مبعوث ہین طرف کل اہل دنیا کے کیا جن و
کیا بشر تو ثابت ہوا کہ خاتم النبیین بھی علی العموم ہین بلا تخصیص اسلیئے کہ عموم رسالت مع ختم
نبوت کو بھی یعنی لازم ہین اسلیئے کہ بسبب عموم رسالت کے ہر زمین مین بھی قرآن مجید ہو گا
اور اسی آیۂ کریمہ کی قرات ہو گی مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ
اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فافہم والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی جمیع
الانبیاء والمرسلین خصوصا علی خاتم النبیین ﷺ اب سنا چاہیے حال و
حقیقت اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما جو مستدرک مین مذکور ہے ہم کہتے ہین کہ یہ قول کسی یہودی سے
ابن عباس رض نے نقل کیا اور یہ امر ثابت ہو کئی وجہ سے **وجہ اول** ابن عباس رضی اللہ عنہما
قائل ہین کہ اللہ تعالی نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اہل زمین و اہل آسمان پر

ہو رگی وی ہی فی المشکوٰۃ عن ابن عباس رضی قال اِنَّ اللّٰہ تعالیٰ فضّل محمدًا
صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاءِ وعلی اھل السماءِ الحدیث اور اثر ابن عباس رضی
بروایۃ مستدرک برخلاف اس قول کے ہی پس معلوم ہوا کہ کسی یہودی سے منقول ہی وجہ
دوم اثر مذکور مین انبیاے اولوالعزم جو کہ قبل موسی علیہ السلام کے ہین اور بعد موسیٰ علیہ السلام
کے ہین ہر ایک کے مقابل اور مثل کی تصریح ہی ولیکن اوس اثر مین حضرت موسیٰ کا تذکرہ و نہ مماثل
موسیٰ کا ذکر پس لازم آئی ترجیح بلا مرجح بل التفضیل مفضول اور یہ باطل ہی شرعًا و عقلًا لیکن
اگر قائل اس کلام کا یہودی ہووے تو البتہ وجہ ترک ذکر موسیٰ کی یہ ہو سکتی ہی کہ بزعم
یہود مماثل موسی علیہ السلام کے کوئی نہین ورنہ یہ کب ہو سکتا ہی کہ مماثل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھہ کس وجود و متحقق ہون اور مثل موسی علیہ السلام کے ایک بھی نہو صاف
صاف فضیلت موسی علیہ السلام کی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر لازم آتی ہی اور یہ باطل
ہی قطعًا اور یقینًا پس ثابت ہوا کہ ابن عباس رضی نے کسی یہودی سے یہ قول نقل کیا وجہ تیسری مسلم
و مجمع علیہ صحابہ کرام ہی کہ کلمہ نبیکم کلمہ ارتداد ہی اسلیے کہ ایک آدمی نے خالد رضی اللہ عنہ
کے سامنے کہا قال صاحبکم حضرت خالد نے اوسکا سر تن سے جدا کر دیا اور فرمایا کہ معلوم ہوا
کہ اسکا صاحب نہین آپ اور یہ امر خلافت صدیق اکبر مین واقع ہوا اور کسی نے حضرت خالد رضی
نہ حکم قصاص کا کیا اور نہ اعتراض کیا چنانچہ کتب احادیث مین یہ قصہ مذکور ہی پس باتفاق صحابہ
جبکہ کلمہ صاحبکم کلمہ ارتداد ہوا تو کلمہ نبیکم بدرجہ اولی کلمہ ارتداد ہوگا کسلیے کہ یہ اوضح ہی
کیونکہ صاحبکم محتمل ہی اور نبیکم نص چنانچہ تحفہ مین ہی مالکنہ بخصوص خالد در تعامی صاحب اول بود

کمبخت خاص

در حق جناب پیغمبر این کلمہ گفت قال رجل لکم او صاحبکم کذا او این اضافت بسوی اہل اسلام

بہ نحو شیوہ کافران و مرتدین آن زمان بود انتہی اور روایت مستدرک مین بعینہ کلمہ نبیکم موجود

ہی پس بدلیل قطعی ثابت ہوا کہ ابن عباس رض نے کسی یہودی سے یہ روایت کی **فائدہ**

مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ ہی کہ خبر آحاد اگرچہ صحیح ہو لیکن مخالف کتاب اللہ ہی تو اوس پر عمل

نہین کرسکتے اور جو لوگ مقلد مذہب نہین ابو حنیفہ رح کے اس قول پر طعنہ زنی کرتے ہین الحمد للہ حدیث

مستدرک نے ابو حنیفہ رح کے مذہب کو خوب تقویت دی اور حنفیہ کی طرف سے غیر مقلدین

کو جواب شافی دیا بیان اسکا یہ ہی کہ اس حدیث مستدرک کے محدثین نے اگرچہ تصحیح کی لیکن چونکہ

مخالف نص کتاب اللہ وَلٰکِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے تھی تو اوس پر عمل کرنے

سے کیا کیا خرابیان دین مین لازم آتی ہین ایک تو فضیلت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر دوم قتل ناحق صادر ہونا خالد رضی اللہ عنہ سے سوم اجماع

صحابہ کا ضلال پر کہ کسی نے حکم قصاص نہین دیا چہارم انکار عموم بعثت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کی جو کہ ثابت ہی بادلہ قطعیہ نصوص قرآنی پنجم مخالفت اجماع اہل اسلام کہ یہ

قول آجتک کسو نے نہین کہا آمدیم برسر مطلب **وجہ چہارم** واضح تر ابطال قول مذکور

کی وہ یہ ہی کہ بر تقدیر صحت اس قول کے یعنی فی کل ارض آدم کادمکم الحدیث لازم آتا ہی کہ زمین

اول پر دو آدم ہون اسلیے کہ عموم کل ارض متناول ارض اول کو بھی ہی پس چاہیے کہ ارض

اول پر ایک آدم ہو مثل آدم ہمارے کے جیسے کہ ارض دوم پر آدم ہی مثل آدم ہمارے کے

لیکن لازم باطل ہی پس صحت قول مذکور کی بھی باطل **وجہ پانچوین** مشہور میان

اہل اسلام کے یہ قول ہے کہ طبقات زمین کے باہم متصل ہیں اون میں کچھ فاصلہ نہیں قال الامام فی تفسیر سورۃ الطلاق قال الکلبی خلق سبع سموٰت طباقا بعضہا فوق بعض مثل القبة ومن الارض مثلهن فی کونهن طبقات ملاصقة کما هو المشهور انتهی قال البغوی فی اول تفسیر سورۃ النون ن اختلفوا فیه فقال ابن عباس رض هو الحوت الذی علی ظهره الارض و هو قول مجاهد و مقاتل والسدی والکلبی اس نقل سے ثابت ہوا کہ ابن عباس بھی اور وے انکے ساتھ متفق ہین کہ طبقات زمین کے متصل ہین اور مؤید ہے قول مشہور کے حدیث متفق علیہ فی المشکات فی باب الغصب عن سعید ابن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه یطوقه یوم القیمة من سبع ارضین متفق علیه حدیث شریف مقتضی ہے کہ چھ زمین نیچے کی تابع ہین زمین اول کی بیچ احکام کے یعنی اگر اوپر کی ملک ہے تو نیچے کی بھی ملک اور اگر اوپر کی غصب ہے تو نیچے کی بھی غصب اور یہ معنی کما ل ظہور مین ہے اور تبعیة بدون اتصال ممکن نہین پس ثابت ہوا اتصال ساتون طبق زمین کا ایضا فی المشکات عن سالم عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اخذ من الارض شیئا بغیر حقه خسف به الی سبع ارضین رواه البخاری اس حدیث کو دلالت واضح ہے اتصال طبقات پر اس وجہ سے کہ جبکہ غایت خسف کی سبع ارضین ہوئی تو واجب ہے کہ قبل سبع ارضین خسف منتہی نہو پس اتصال خسف موجب ہوا اتصال طبقات کو پس بخوبی واضح ہوا

ویؤیده ما قال النووی فی معنی هذا الحدیث فی شرح صحیح مسلم ... الارض فانها تابعة لها

بموجب حدیث صحیحین و حدیث صحیح بخاری بطلان روایتہ مستدرک والعلم عند اللہ
وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا وہذا ارونا اثباتہ و بر تقدیر تسلیم صحت
اثر مذکور تو بھی قابل اعتبار نہیں اسلیے کہ اثر مذکور از باب عقاید ہی اور بناے عقاید کی
خبر آحاد پر جائز نہیں قال فی شرح فقہ الاکبر ان المعتبر فی العقائد ہو الادلۃ الیقینیۃ و
اخبار الآحاد لو ثبتت انما تکون ظنیۃ اور شرح عقائد میں ہی ان الخبر الواحد علی تقدیر اشتمال
علی جمیع الشرائط المذکورۃ فی اصول الفقہ لا تفید الا الظن ولا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادیات
خصوصا اذا اشتمل علی اختلاف روایتہ وکان القول بموجبہ مما یفضی الی مخالفۃ ظاہر الکتاب انتہی
مخالفت اثر مذکور کی ظاہر کتاب کی ظاہر ہی پس ساقط الاعتبار ہونا روایت مستدرک کا باتفاق
اہل سنت وعلماے اہل کلام ثابت ہی اور تفسیر کبیر میں ہی اِنَّ الْاِعْتِقَادَ یَنْبَغِیْ اَنْ
یَّکُوْنَ مَبْنَاہُ عَلَی الْیَقِیْنِ وَکَیْفَ یَجُوْزُ اتِّبَاعُ الظَّنِّ فِی الْاَمْرِ الْعَظِیْمِ
وَکُلُّ مَا کَانَ الْاَمْرُ اَشْرَفَ وَاَخْطَرَ کَانَ الْاِحْتِیَاطُ فِیْہِ اَوْجَبَ
وَاَجْدَرَ انتہی علاوہ اسکے یہ ہی کہ آیہ کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
خبر ہی اور اخبار قابل نسخ و تخصیص نہیں ہو سکتی ورنہ لازم آیگا کذب بیچ اخبار کے
تعالی اللہ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ۔ اب جاننا چاہیے کہ اثر مذکور
مجمل ہی بسبب اشتمال کے او پر ادات تشبیہ کے جو کاف ہی اسوجہ سے کہ کاف بمعنی مثل
ہی اور مثل مستعمل ہی واسطے مشارکت کے بعض صفات میں اور بعض منکر ہی پس پیدا ہوا اجمال
بیچ مراد کے اور حکم مجمل کا توقف ہی اور انتظار ہی بیان متکلم کے کما ہو المقرر فی الاصول

اور ابن عباسؓ نے اسکی وجہ تشبیہ کچھ بیان نہ کی پس ممکن نہیں استدلال اس اثر مذکور سے نظیر
اسکی مسئلہ فقہی ہی فی الہدایہ اِذا قال لعبدہٖ انتَ مثلُ الحرِّ لم یعتق لانّ
المثل یستعمل للمشارکۃ فی بعض المعانی عرفاً فوقع الشکّ فی الحریۃ
انتہی پس اثر مذکور بسبب مخالفت کتاب اللہ کے مردود ہوگا نہ مخصص۔ اور لازم ہے کہ زید
تجدید ایمان کرے وساوس شیطانی کو دل میں راہ نہ دے قل جاء الحقُّ وزھق الباطلُ انّ
الباطلَ کان زھوقاً

کتبہ محمد اسلام الدین عفی عنہ
متصیم ٹونک ۱۲

هو الرحمن الرحیم

لک الحمد و علی محمد خاتم الانبیاء لک الصلوٰۃ اما بعد جواہر تحقیق دیوانیت تدقیق
مجیب مصیب ادام اللہ فیضہ بچشم قبول دیدنی و بخزینہ دل داشتنی و عقیدہ زید بعید از جواز و اجب
الاحتراز کہ شذوذ و انفراد از عقائد اہل سنت و جماعت کثرہم اللہ تعالیٰ دارد کما لا یخفی علی
ناظر الکلام ومن شذّ شذّ فی النار فقط سبحانک لا علم لنا الّا ما علّمتنا انّک انت العلیم الحکیم ۵

ما افتی بہ مولانا و سیدنا و استاذ العلماء حق حقیق بالقبول ماذا بعد الحق الا الضلال

خادم شرع محمد حسن ۱۲

عبد الکریم ۱۲	احمد علی ۱۲	محمد عبد المالک ۱۲	المجیب مصیب کلہ	عبد الرحمٰن حنفی

ماقال استاذنا المحقق و مولانا المدقق ھو الرای النجیح والحق الصحیح فھو حقیق بالقبول والایقان
ومن اعرض عن ھذا فقد وقع فی الضلال والطغیان

الجواب صواب والمجیب مصاب

محمد عبد الملک ۱۲

کنز دست محرم
فرزم ابن ست

ماحقق استاذنا المحقق و مرشدنا المدقق فی توجیہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ حق بق

بالقبول من اعرض عنہا ذلہ بجاب فہو ظلوم جہول (عبد الغفار بن فرخ ... محمد)

اصاب المجیب وصح الجواب فہذا الحق صریح لباب نمقہ العبد الضعیف محمد نجف علی (محمد نجف سلیمان ۱۲)

ہو الکریم الرحیم

سبحان اللہ براہین قرین صدق ویقین خاتمیت رسالت ہیں جو زبان فیض ترجمان الہام بیان
حضرت بایان سے ادام اللہ ارشادہ صادر ہوئے فی الواقع کرامت ہیں اثر ایک معجزہ معجزات
واضحات سید المرسلین خاتم النبیین کے سے صلوات اللہ وسلامہ علیہ (محمد حسین ۱۲۹۴ مولوی محمد) وحمید یار مقیم ٹونک ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلام الغیوب + الملک القدوس عن سمات النقص والعیوب + والصلوۃ والسلام علی
رسولہ الممجد سید الکونین محمد السبب لکل موجود المخصوص بختم النبوۃ والمقام المحمود + وعلی آلہ الکرام
البررہ + واصحابہ العظام الطہرہ + القہرۃ علی الکفرہ + والہداۃ الفجرہ + اما بعد
جواب اس سوال کا جو جناب فیض مآب زبدۃ اولو الالباب عمدۃ المفسرین نخبۃ المحدثین وجہۃ الفقہا قبلۃ
النبہا استاذ العلما سیدنا ومولانا حضرت قاضی القضاۃ المعتصم بحبل اللہ المتین مولوی محمد امام الدین
صاحب عم فیضہ نے تحریر فرمایا الحق جواب کفر شکن وشبہ [illegible] و حق مبرہن و دلیل روشن ہے سائلین
مسترشدین کے جیب و دامن کو حکمت و دین کے جواہر سے پُر کیا + اور طالبین دین کے کاسہ مراد کو حقیقت و
ایقان کی شیر و شکر سے بھر دیا + اگرچہ بوقت تحریر جواب آپ نے اپنی یاد پر اکتفا کیا اور رجوع بہ کتاب
نہ فرمایا + تو کیا ہوا کہ یہ ذات مقدس خود ہی بحر زخار ہے + آپ کی امواج تقاریر بلند کا فیض دیکھیے
کہ ہر طرف لآلی آبدار حقائق لطائف کا انبار ہے کان اللہ لہ وشکر سعیہ وبارک فیہ وفی فیضہ

آپ نے جو فتویٰ دیا وہ حق ہی اور بیشک عقیدہ زید کا جو سوال مین درج ہی کفر ہی اور تمسک زید کا ساتھہ اثر مذکور کے باطل اسلیے کہ رد کیا اوسکو کتاب اللہ نے اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت نے اب دلائل اوسکی بطلان کی بیان کیے جاتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اس آیت پاک سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالی نے ایک ہی آدم پیدا کیا ہی جسکے پیدا کرنے سے پہلے ملائکہ کو خبر دی کہ مین ارض یعنی زمین مین ایک خلیفہ یعنی نائب پیدا کرنے والا ہون اور لفظ ارض کا استعمال تمام قرآن مجید مین تمام طبقات پر ہی نہ طبقہ واحدہ پر چنانچہ فرمایا بدیع السموات والارض وللہ غیب السموات والارض وسع کرسیہ السموات والارض وہو الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام سبح للہ ما فی السموات والارض اور خبر اللہ تعالی کی قطعی الصدق ہوتی ہی احتمال کذب کا اوسمین محال اور درصورت کثرت آدم لازم آتا ہی کذب فی الارض خلیفہ کا پس لا محالہ قول کثرت آدم بسبب مخالفت قول اللہ کے رد ہوگیا قصہ خلق آدم اور سکونت اون کی بہشت مین اور سجود ملائکہ اون کو اور ابلیس کا ملعون ہونا اور اوتارے جانا دونونکا زمین پر کہ آیات قطعیات سے ثابت ہی تعدد آدم کو باطل کرتا ہی اور فرمایا اللہ جلشانہ نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارض وسموات وجبال کہ اعظم مخلوقات ہین ان سب کے مقابلہ مین ایک ہی آدم ہی اور حامل امانت کا مطابق قول حق تعالی اور جمہور مفسرین کے وہی ایک ہی آدم ہستہ باقیہ سرید وقت حمل امانت کی کہان تھی اوسکے او آدم کو یہ آیت پاک باطل کرتی ہی اور فرمایا اللہ تعالے نے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ

بربکم قالوا بلیٰ شہدنا الآیہ اللہ جلشانہ نے ازل مین حضرت آدم خلیفۃ اللہ کے
پشت سے سب اولاد اولین و آخرین کو نکال کر اونسے عہد و پیمان لیا اور گواہ کر لیا اونکو آپس مین
اپنے قرار دادن پر اور فرمایا الست بربکم تب سبھون نے گواہی دی بلیٰ شہدنا اوسوقت فرمایا اللہ تعالیٰ نے
فانی اشہد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیامۃ لم
نعلم بہذا اعلموا انہ لا الٰہ غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی
ومیثاقی وانزل علیکم کتبی الحدیث کما فی المشکوٰۃ پس مع جب آیت و احادیث سے یہ عہد الست ایک ہی
آدم اور آدمی کی ذریات سے ہوا ہے سماوات وارضین اونمین کے گواہ ہین نہ کسی اور کے پس بوقت اخذ عہد
اور دہم زید یا مسعود م تھی یا داخل بنی آدم پھر صورت تمسک زید باطل ہے۔ اور فرمایا اللہ جلشانہ نے
ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل عمران علی العالمین الآیہ یا رسالۃ
والخصائص الروحانیۃ والجسمانیۃ ولذالک قووا علی ما لم یقو علیہ غیرہم وبہ استدل علی فضلہم علی الملائکۃ
وآل ابراہیم اسماعیل و اسحٰق واولادہما وقد دخل فیہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل عمران موسیٰ وہارون
ابنا عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب او عیسیٰ وامہ بنت عمران بن ماثان انتہی وکان بین
عمرانین الف وثمانمائۃ ستۃ بیضاوی یہ آیت باطل کرتی ہے تعدد آدم و نوح و ابراہیم و عیسیٰ و خواتم
کو جو معتقد زید کا ہے اسلئے کہ خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ چن لیا ہمنے تمام عالم اہل سموات و ارضین سے
ایک آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد و باقی انبیا اور اونکی ذریت کو جو وجہ بعض ہر مین سلسلہ اعطائے
نعمت رسالت و خصائص روحانی و جسمانی کے کہ پیدا کیا اونکو احسن تقویم مین اور عطا کیا علم و عقل
اور بہی اونکو قدرت کہ نہ دی کسی اور خلق کو پس معلوم ہوا کہ غیر انکا اہل سموات و ارضین سے

موصوف بچندین صفات مذکورہ نہین یعنی اونکے سوا اور کسی مخلوق کو صفات مخلوق فی احسن تقویم وجوہر
عقل و علم و تدبیر و شرف نبوۃ و رسالت حاصل نہین ورنہ لازم آتا ہی کذب خبر ان اللہ اصطفے من الملائکۃ رسلا
کا اصطفا مع کثرت امثال متصور نہین اور کذب کلام اللہ مین محال ہی عقلاً و شرعاً پس واجب ہوا
ابطال امثال اور قول بوجود امثال زید کا مستلزم تکذیب قرآن ہی وہو کفر العیاذ باللہ منہ اور فرمایا
اللہ سبحانہ نے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ
جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ من الکتاب والحکمۃ وہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَتُؤْمِنُنَّ
بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ وامتہم تبع لہم فی ذلک جلالین یہ آیت کریمہ ناطق ہی ساتھ اس خبر کے کہ اللہ جل شانہ
نے تمام پیغمبرون سے عہد لیا کہ میرے حبیب پاک پر ایمان لاؤ اور لفظ ثم جاءکم دال ہی اسپر کہ حضرت محمد مصطفی
خاتم الانبیا سب پیغامبرون کے بعد ہونگے اس میثاق مین تمام نبیون اور جسکو زید نبی کہیگا داخل ہوئے
کی ختم نبوت کے مومن پس زید اپنے انبیا کی مخالفت کرکے کسلیے گمراہ بنتا ہی اب زید سے پوچھیے
کہ چہہ خاتم الانبیا جو ہمارے خاتم النبیین کے حق پر تو ایمان لایا اور اونکے وجود کا عقیدہ رکھتا ہی
یہ ایمان و عقیدہ تجہپر واجب ہی یا نہین اگر واجب ہی تو سند اوسکی بیان کر اور جو واجب نہین تو کسلیے
بیہودہ شیطان کی اتباع کرتا ہی فرمایا اللہ جل شانہ نے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰھٖمَ
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِیْسٰى وَمَآ
اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ اگر تو
کہے کہ چہہ خاتم اور اشخاص خمسہ تیرے یہان نبیون ہی مین داخل ہین تو یہان سورۂ احزاب مین نبیون
سے کیون نکل گئے اعاذنا اللہ من مثل ہذہ العقائد الباطلۃ اور فرمایا حق تعالی نے سورہ

احزاب مین ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
وکان اللہ بکل شیء علیما خبر دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو کہ محمد تمھارے مردون مین سے کسیکا باپ نہین
ولکن ہے وہ رسول اللہ اور خاتم النبیین اور فرمایا کہ اللہ کو ہر چیز معلوم ہے پس اگر کوئی رجل یعنی مرد
بالغ محمد کا بیٹا ہوتا یا کوئی اور اوسکے سوا خاتم النبیین ہوتا تو ایسا نہ فرماتا اسلیئے کہ اوسکو ہر شیء معلوم
ہے سو معلوم ہوا کہ علم الہی مین آپکے سوا خاتم نہین اور زید دعوا کرتا ہے کہ مجکو بھی خاتم اور معلوم مین
تو اوسکے جواب مین آیۂ مقدس پڑھی جاتی ہے ام تنبؤنہ بما لا یعلم فی الارض
ام بظاہر من القول ط بل زین للذین کفروا مکرہم وصدوا عن السبیل ط
ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد ط جسکو اللہ تعالی گمراہ کرتا ہے وہ یون ہی اپنے ذہن کی باطیل سے
آیات محکمات کی تاویل کیا کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وما محمد الا رسول ط قد خلت
من قبلہ الرسل ط اس آیت سے بھی سب پیغمبرونکا اول ہونا اور آپکا خاتم ہونا ثابت ہے اور فرمایا
اللہ جل شانہ وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ولکن اکثر الناس
لا یعلمون ط جلالین مین ہے کہ کافۃ حال ہے للناس سے قدم للاہتمام اور بیضاوی مین
ہے کہ حال ہے ضمیر خطاب سے اور دوسری تفسیر مین ہے کہ مفعول مطلق ہے ای ارسالا کافۃ ای محیطا عاما
جامعا بجمیعہم اور کافۃ صیغہ مبالغہ کا ہے اور تاء اسمین مبالغہ کے لیئے ہے نہ تانیث بہر تقدیر بقاعدہ اصول
یہ آیت مفسر ہے اور احتمال تاویل وتخصیص مفسر مین معدوم جہان اقطار سبع سموات وسبع ارضین مین
کوئی ذی عقل ہوگا آپ اوسکے واسطے رسول خاتم ہونا اس آیت سے ثابت ہے سو معلوم ہوا کہ اگر باقی
طبقات ستہ ارض مین بھی خلق ذوی العقول ہوگی تو آپ اون کے رسول مقبول ہین اور جو کوئی اسکا

ل یہ آیۂ سورۂ احزاب ۲۲ پارہ مین ہے ۱۷

۲ یہ آیۂ سورۂ آل عمران ۴ پارہ مین ہے

۳ سورۂ السبا ۲۲ پارہ مین ہے ۱۲

انکار کریگا وہ بموجب اسی آیت کے ولکن اکثر الناس لا یعلمون مین داخل ہوگا - اور فرمایا اللہ تعالیٰ
نے لیکون للعالمین نذیرا اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ تمام عالم جن و انس و غیرہ حتی کہ بقول
بعض علمائے کرام ملائکہ کے بھی آپ رسول ہین اسلیئے شب معراج مین آپ ملائکہ کے امام ہوئے اور ملائکہ
زمین کے آپکے تابع ہین اور آپکی امت کے مقتدی سبحان اللہ آپکی ذات قدسی صفات اسی نبوت علیا کی
مستحق ہے پس ان آیات بینات نے اور اس اثر نے اثر کو جو متمسک زید کا ہے مردود کردیا کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکثر لکم الاحادیث من بعدی فاذا روی لکم عنی حدیث
فاعرضوہ علی کتاب اللہ فما وافق کتاب اللہ فاقبلوہ وما خالف فردوہ [illegible]
البخاری فی صحیحہ اب معلوم ہوا رد ہونا متمسک زید کا بموجب فرمان حضرت سید المرسلین صلعم بسبب مخالفت
کتاب اللہ کے اور قول زید کا کہ خاتم النبیین مثل آنحضرت کے چھ اور ہین اور حدیث مذکور عموم آیہ
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے مخصص ہے اور خبر آحاد سے تخصیص آیت کی جائز نہین
کما ہو المقرر فی الاصول اس سے جہالت بلادت زید کی کئی وجہ سے معلوم ہوئی اول یہ کہ وہ معنے
خاتم النبیین کے نہین جانتا والا قائل بتعدد خواتم نہوتا اسلیئے کہ تعدد منافی ہے ختم کا پس برتقدیر تعدد
لازم آتا ہے کہ ایک بھی خاتم نہو چہ جائیکہ خواتم سبعہ اور یہ ہر عاقل پر ظاہر ہے دوم یہ کہ وہ تعریف درجہ
ختم نبوت کی نہین جانتا والا ثابت نکرتا اس درجہ کو واسطے کثیرین کے چنانچہ کفار شرط الوہیت
کی نہین جانتے اور ثابت کرتے ہین درجہ الوہیت کو واسطے اولین خلق اللہ کے معاذنا اللہ تعالیٰ
منہا اب جاننا چاہیئے کہ شرط ختم نبوت کی متوحد اور یگانہ ہوتا ہے سیادت کونین مین اور اپنی ذات
قدسی کے کمال سے نفوس ناقصہ اتباع کو آلایش نقائص سے نکالکر بدرجہ کمال پہنچانا اور مبعوث

ظرف کافر خلق کے ہونا اور یہ بات بجز ذات حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے کسیکو حاصل نہیں اور اسلیے آپکے اسماپاک سے ایک اسم وحید ہے یعنی یگانہ بسیادت دارین اور بے نظیر فضائل وکمالات میں اور مقفی یعنی پیچھے ڈالنے والا ہر صاحب شرف وفضیلت کو اور مصطفیٰ مجتبیٰ مختار ای الذی اصطفاہ اللہ واجتباہ واختارہ من جمیع خلقہ وسید الکونین وسید المرسلین وحبیب اللہ اور روح القدس اور مخصوص بالعز مخصوص المجد مخصوص بالشرف وغیر ذلک اور پیدا کیا ارواح انبیا کو آپکے نور سے اللہ تعالی نے اور نازل کیا آپکی نعت پاک مین قرآن معلی منجملہ اوسکے یہ ہیکہ فرمایا ورفعنا لک ذکرک اور جب عرش عظیم کو اللہ سبحانہ نے پیدا کیا وہ اضطراب اور جنبش کرتا تھا اوسکے ناصیہ غرا پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثبت فرمایا عرش عظیم مستقر اور مطمئن ہوگیا اور فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی اور فرمایا لعلک ترضی اور فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضی شعر رضا ہے حق رضا جو دل او تعالی شدہ بالامنزل او + اور فرمایا ویتم نعمتہ علیک اور فرمایا وکان فضل اللہ علیک عظیما اور فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور فرمایا لیظہرہ علی الدین کلہ اور فرمایا ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی اور نازل کی نعت آپکی تمام کتب سماویہ میں اور انجیل شریف مین ہے بعد نعت طویل کے ولولاہ لما خلقت الجنۃ والنار اور دیلمی نے یعنی حدیث قدسی مین فرمایا لولاک لما اظہرت الربوبیۃ اور فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فضلت علی الانبیاء بست الی قولہ وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون رواہ مسلم کما فی المشکوۃ اور آپکے آثار علیا سیادت دنیا دی سے یہ ہی کہ آپکی ولادت شریف کے وقت مین ہر فرشتہ نے ملاء اعلی کے آپکی زیارت قدسی کو اوتر سے اور تمام [illegible] عالم [illegible] اور [illegible] حیوانات و جمادات تکو آپکے حسن و جمال جہان آرا کے

قبضۂ تسخیر مین کیا اور شب ولادت مین تمام ملوک روی زمین کی قوت ناطقہ زائل ہو گئی اور آتشکدے
فارس کے بجھ گئے اور چار جگہ سے ایوان کسریٰ کا ٹوٹ کر گر پڑا اور ندی ساوہ کہ معبد کفار تھا خشک ہو گئی
اور وادی سماوہ کہ ہزار برس سے خشک پڑا تھا جاری ہو گیا اور تمام اصنام سرنگون گر پڑے مطہر للہ تعالیٰ
نے شب معراج مین آپ کو تمام ملکوت سماوات و ارض اور دوزخ اور جنت کی سیر دکھائی اور مقام قرب سے
کہ زبان ناطقہ اوسکی صفت سے گنگ ہے آپکو امتیاز بخشا اور اوسی شب مین انبیاء کرام اور ملائکہ عظام
کے آپ امام ہوئے اور سیادت اور امامت آپکی سب پر ظاہر و باہر کر دی گئی اور اوسی شب مین آپنے یاجوج و ماجوج کو دعوت
دین فرمائی چنانچہ یہ سب قصص کتب احادیث و سیر و اخبار مین مفصل مذکور ہین اس بیان سے آپ کی سیادت
دنیاوی معلوم ہوئی اب بیان کیا جاتا ہے آپکی سیادت اخروی کا چنانچہ فرمایا آپنے انا سید ولد
آدم یوم القیامۃ و لا فخر و بیدی لواء الحمد و لا فخر و ما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی
و انا اول من تنشق عنہ الارض و لا فخر رواہ الترمذی کما فی المشکوۃ کہا امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ
نے شرح صحیح مسلم مین قال الہروی السید ہو الذی یفوق قومہ فی الخیر و قال غیرہ ہو الذی یفزع الیہ فی النوائب و الشدائد فیقوم
بامرہم و یتحمل عنہم مکارہہم و یدفعہا عنہم اما قولہ یوم القیامۃ مع انہ سیدہم فی الدنیا و الآخرۃ فسبب التقیید ان
فی یوم القیامۃ یظہر سوددہ لکل احد و لا یبقی منازع و لا معاند و نحوہ بخلاف الدنیا فقد نازعہ ذلک
ملوک الکفار و زعماء المشرکین و ہذا التقیید قریب من معنی قولہ تعالی لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار
ان الملک لہ سبحانہ قبل ذلک لکن کان فی الدنیا من یدعی الملک او من یضاف الیہ مجازا فانقطع کل ذلک
فی الآخرۃ قال العلماء و قولہ صلعم انا سید ولد آدم لم یقلہ فخرا بل صرح بنفی الفخر و انما قالہ لوجہین احدہما
امتثال قولہ تعالی و اما بنعمۃ ربک فحدث والثانی انہ من البیان الذی یجب علیہ تبلیغہ الی امتہ

[illegible] ویعلموا بمقتضاہ ویوقروہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بما یقتضیہ مرتبتہ کما امر اللہ تعالیٰ و
قال ہذا الحدیث دلیل التفضیلہ صلعم علی الخلق کلہم اور آپکی سیادت کونین کا باعث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
آپکی امت مکرمہ کو تمام امتوں سے بہتر اور افضل فرمایا اور رفاقت کی اونکے لیے معیت انبیا اور صدیقین
کی جنت میں چنانچہ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور فرمایا ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع
الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا **سوم** یہ کہ زید نے
بوجہ نادانی سے اختیار کیا عقیدہ باطل کثرت خواتم کا اور وہ مستلزم ہے جناب سرور کائنات کی
تنقیص قدر کا اسلیے کہ کثرت شی کی کم کرتی ہے اوسکی قدر وقیمت کو سو لازم آئی اوسکے عقیدہ کو تنقیص جناب
نبوی کی اور توڑنا آپکی سیادت دارین کا جو شرط خاتمیت ہے اور یہ کفر ہے اعاذنا اللہ منہ بیوقوف
آدمی کفر اختیار کرتا ہے **چہارم** یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اور اوسکے حبیب نے فرض کیا ہم پر اعتقاد آپکی خاتمیت
اور عموم بعثت کا اور مخصوص ہونا آپکا ساتھ اس درجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین اور لیکون للعالمین نذیرا اور فرمایا آنحضرت نے فضلت علی الانبیاء بست الی قولہ ارسلت
الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون اور فرمایا لا نبی بعدی اور زید توڑتا ہے حد مفروضہ اللہ کو اپنی بلادت
سے اور انکار کرتا ہے عموم بعثت کا اور خاص کرتا ہے آپکی رسالت کو ساتھ ایک طبقہ عالم دنیا کے
اور تاویل کرتا ہے آیات متشابہات کی اپنی راے قبیح سے حالانکہ تفسیر قرآن توقیفی ہے اور راے جاری کرنی
اوسمیں حرام ہے چنانچہ عمادیہ میں ہے مذکور ہے انکار عموم بعثت آنحضرت علیہ السلام کا کفر ہے اجراے کلمہ شہادت سے
وہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ تبری نکرے اپنے عقیدہ سے فان کان الکافر یعترف برسالۃ محمد علیہ السلام
وینکر عمومہا کقوم من الیہود یقولون انہ مبعوث الی العرب خاصۃ فلا بد من البراءۃ انتہی **پنجم** یہ کہ اجماع

منعقد ہی آپکی خاتمیت پر اور باقی رہتی آیت کے اپنے عموم ظاہری پر چنانچہ معلوم ہوگا اور

قول زید کا مسئلہ میں ہی انکار اجماع کو وفی البحاد یہ ومن انکر الاجماع فہو کافر صحیح ششم یہ کہ وہ

اپنی جہل مرکب سے دعوا کرتا ہی اصول دانی کا اور کہتا ہی خبر آحاد سے تخصیص آیت کی جائز ہی کما

ہو المقرر فی الاصول یہ دعوا اوسکا سراسر ناراست ہی ابتدا مگر خبر آحاد مخصص آیت کی نہین ہو سکتی

بلکہ رد ہو جاتی ہی بسبب مخالفت کتاب کے کہا اہل الاصول نے وانما یرد خبر الواحد فی معارضۃ الکتاب

لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لا شبہۃ فی متنہ ولا فی سندہ وخبر الواحد ظنی

فلا یعمل بخبر الواحد فی معارضتہ ضرورۃ ان الظنی لا یعمل بالقطعی اور تنقیح مین ہی بحث عام مین وعندنا

ہو قطعی مساو للخاص وہیمی یعنی القطعی فلا یجوز تخصیصہ بواحد منہما ما لم یخص القطعی انتہی اس سے معلوم

ہوا کہ خبر واحد مخصص آیت کی نہین ہوتی وجہ اسکی یہ لکھتے ہین کہ آیت قطعی ہی اور خبر واحد ظنی اور تخصیص

تغییر ہی اور جائز نہین تغییر مگر ساتھ مساوی کے اور اسیلیے جائز نہین نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے

اجماعا لیکن عام کتاب کا اگر کسی قطعی سے یعنی خاص کتاب یا خبر متواتر یا مشہور سے مخصوص ہو جاوے

تو پھر جائز ہی تخصیص اوسکی ساتھ خبر آحاد کے اسلیے کہ عام مخصوص البعض ظنی ہو جاتا ہی چنانچہ کہا

اہل اصول نے ان العام الذی خص منہ البعض یجوز تخصیصہ بخبر الواحد والقیاس اور کہا لما

لم یبق العام بعد التخصیص قطعیا جاز فی العام بعد التخصیص من الکتاب والخبر المتواتر معلوما کان المخصوص

او مجہولا ان تخصیص بخبر الواحد والقیاس اجماعا اس سے معلوم ہوا کہ زید یا تو بڑا بیوقوف جاہل

شخص ہی یا مفتری دغاباز کہ مسلمانونکو اپنے اقوال غیر مرضیہ سے دھوکے دیتا ہی غرض اوسکی واللہ

اعلم یہ معلوم ہوتی ہی کہ لوگ جبکہ مان لینگے اوسکے اس ہذیان شیطانی کو کہ آیت ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین اوسکے قاعدہ مخترعہ باطلہ کے موافق عام مخصوص البعض ہی اور معلوم ہی کہ عام
مخصوص البعض ظنی ہوجاتا ہی تو اوسوقت اپنے نفاق باطنہ مستترہ سے فریب دیگر کریگا کہ آیۃ مذکور
حسب قاعدہ اصول ظنی ہوگئی پس ظاہر ہوئی تخصیص اوسکی ساتھہ خبر نزول عیسی علی نبینا وعلیہ السلام
کے معاذ اللہ مین وسواسہ حال آنکہ رد کردیا ہی اللہ تعالی نے اوسکے اس فریب کو کئی ہزار برس پہلے علیہم
کی پیدایش سے اور آگاہ فرمایا مسلمانونکو اوس سے چنانچہ فرمایا واذ اخذ اللہ میثاق النبیین
لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم
لتؤمنن بہ ولتنصرنہ الآیہ جب کہ اللہ جلشانہ نے تمام نبیین سے عہد لیا حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانیکا اور اونکی شریعت کے نصرت کرنے کا تو کیا امکان کہ کوئی نبی
خلاف اس عہد الہی کے عمل کرے بلکہ تمام انبیا اگر زندہ کیا جاوین تو آپکے امتی اور آپہی کے مقتدی مثل
عیسی علیہ السلام کے ہون مصداق اس آیت مذکور کے شب معراج مین اللہ تعالی نے تمام انبیا کو زندہ
کیا سب آپ پر ایمان لائے اور آپکی سیادت و امامت سے مفتخر ہوکر بیت المقدس مین خلعت اقتدا پہنا
اور حضرت نبی الحمد کی امت مین داخل ہوکر حق قیام تحت لواء حمد کا اپنے لیے ثابت کیا اور آپکی امت بکریمہ
کے لیے مضمون آیہ من یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم
من النبیین الآیہ کا محقق ہوا اور مطابق اسی آیہ کے ہے حدیث لو کان موسی حیا
ما وسعہ الا اتباعی اور مصداق وہی آیہ کے واسطے اظہار رتبہ حضرت خاتمیت میاد کی
علیہ علیہم کو اللہ تعالی نے ناموس قبل نازل ہوا بعد نزول کے تابع شریعت محمدی لیعنی آپکی امتی اور امامت کے مقتدی ہونگی نماز
پنجگانہ مین اماما کما ہو المصرح فی الاحادیث الصحیحۃ مسلمانون کو چاہیے کہ ایسے موسوس کے

قریب بسبب بچپن اور مضمون آیات سابقہ و لنشین بیقین ہوگئے ہیں یہ کہ اثر مذکور مردود کتاب و سنت و اجماع سے زید نے وجود اشخاص خماس کا طبقات ستہ باقیہ مین ثابت کیا مگر اونکی لیے مت و ابتاع ہونا و خواتم ہونا کہان سے ثابت کرتا ہی کیا اپنے قیاس فاسد سے غیب گوئی کرتا ہی کیا عجب فیض بلادت ہی ہوگئے ہیں دلیل حماقت جلد اختیار کر لینا عقیدہ خلاف سنت و جماعت کا ہی اگر بسبب سوء فہم کے ایک آیت مین اوسکو شبہہ واقع ہوا تو چاہیے تھا رجوع کرنا طرف اور آیات و احادیث کے تاکہ وہ شبہہ رفع ہو جاتا یعنی اگر اوسنے سوء فہم سے آیہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کو کہ بالاجماع جاری اپنے عموم پر مخصوص البعض سمجھا تھا تو اور آیات بینات و احادیث پر جو مفسر و محکم ہین بنا اپنی عقیدہ کی مستحکم کرتا مثل آیت اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ كَآفَّةً لِّلنَّاسِ و حدیث اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِىَ النَّبِيُّوْنَ وغیرہا کہ ان آیات شافیہ سے علت عقیدہ باطلہ سے اوسکو شفا حاصل ہوتی اور تکذیب قرآن سے جسکو تخصیص سمجھتا ہی بچتا رسالہ مولانا ابو المسعود مین مسطور ہی قد صرح الامام ابو الفضل التوربشتی فی کتابہ المسمی بالمعتمد فی المعتقد وغیرہ بکون اعتقاد حصول النبوۃ بالکسب کفرا وعللوا التکفیر بتادیتہ الی تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ علیہ والہ وسلم او بعدہ قال العلامۃ النابلسی فساد مذہبہم غنی عن البیان بشہادۃ العیان کیف وہو یؤدی الی تجویز نبی مع نبینا علیہ الصلوۃ والسلام او بعدہ وذلک یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و آخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی واجمعت الامۃ علی ابقاء ہذا الکلام علی ظاہرہ انتہی مختصرا وفی تحفۃ المحتاج شرح المنہاج فی کتاب الردۃ او جوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلعم انتہی مترجمًا اسسے معلوم ہوا کہ صاحب عقیدہ مذکور کا فر ہی بسبب تجویز نبی کے ساتھ آنحضرت کے یا بعد مین اور بسبب انکار عموم بعثت کے اور بسبب انکار اجماع امت

اور بسبب تکذیب آیات عموم بعثت و ختم نبوت کے قال تعالےٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبًا
او کذب بآیاتہ آپ نے سید پر قید بزرگ زید پوچھا جاتا ہے کہ جب اللہ جلشانہ قیامت کو قائم کریگا اور

کل شیئ ہالک الا وجہہ کا ظہور ہوگا اور مضمون یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد
القہار وقوع میں آویگا اور تمام خلق عرصات قیامت میں متحیر الہلاک ہوگی اور ہمارے حضرت خاتمیت
پناہ کے بیٹھے ہیں اور اظہار ہوگا اور کل انبیا اور کل امتیں محتاج ہونگے طرف آپکے اور آپ اپنی

امت بلند رتبت کو ملاحظہ کرینگے کہ آفاق در آفاق مومنین غر محجلین ہیں اور آپ قائد المرسلین وخطیبہم
یوم القیامۃ ہونگے اور مقام محمود میں قائم ہونگے اور اہوال قیامت سے شفیع ہوکر مخلوق کو رہا کرائینگے اور
امت آپ کی تمام انبیا کیواسطے ابلاغ حکم الٰہی کے گواہ ہوگی و ہلم جرا یہانتک کہ امت آپکی تکمیلین
اہل جنت ہوگی اسوقت زید کے خواتم ستہ اور امت اونکی کہان معدوم ہوجاوینگی کیا ایکے آدم
وخاتم وغیرہم حشر و نشر وحساب و کتاب عذاب و ثواب و جنت و دوزخ سے پاک ہیں اگر زید احادیث
وآیات حشر و نشر کو دیکھے یا سنے تو امید ہے کہ اپنے آدوام ستہ و ابراہیم ستہ وانواح ستہ وعیسیٰ و خاتم ستہ کو باطل سمجھیگا
اور اگر احادیث بطلان متمسک زید کی سب بیان کیجاویں تو ایک بڑی کتاب بنتی ہے اسلیے چند حدیثوں پر اکتفا ہوتا ہے عن ابن

عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول من یکسیٰ یوم القیامۃ ابراہیم متفق علیہ مشکوٰۃ یہ حدیث
ابن عباسؓ کی باطل کرتی ہے تعدد ابراہیم کو اسلیے کہ قیامت ایک ہے نہ متعدد اور حشر ایک ہے نہ متعدد
اور ابراہیم کو سب سے پہلے کسوت جنت پہنائے جاوینگے ایک ہی نہ متعدد اب زید بیان کرے کہ اون سے

ابراہیم ستہ سے اول من یکسیٰ کون ہوگا اور اسیطرح حدیث شفاعت بنوح یوم القیامۃ فیقال لہ

بلغت فیقول نعم فیسأل امتہ هل بلغکم فیقولون ما جاءنا من نذیر فیقال من شہود لک فیقول

محمود اسنہ الحدیث تعدد نوح کو باطل کرتی ہی اور اسیطرح حدیث شفاعت اذا کان یوم القیامۃ

ماج الناس بعضہم فی بعض فیاتون آدم الخ فیاتون ابراہیم الخ فیاتون موسیٰ الخ فیاتون عیسیٰ الخ

فیاتونی فاقول انا لہا تعدد اشخاص خاص زید کو باطل کرتی ہی و عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال لما خلق اللہ آدم و ذریتہ قال الملئکۃ یا رب خلقتہم یاکلون و یشربون

و ینکحون و یرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا الآخرۃ الخ مشکوۃ یہ حدیث نص ہی کہ دنیا

مین ایک آدم اور اسکی ذریۃ ہی نہ آدم سات و عنہ ای ابی ہریرۃ قال اخذ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت و خلق فیہا الجبال یوم

الاحد و خلق الشجر یوم الاثنین و خلق المکروہ یوم الثلثاء و خلق النور یوم

الاربعاء و بث فیہا الدواب یوم الخمیس و خلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر

الخلق الحدیث رواہ المسلم مشکوۃ اس حدیث مین دلیل ہی کہ تربیت مین یعنی زمین مین ایک ہی آدم ہی

اور یہ آدم آخر خلق ہی اسکے بعد کوئی مخلوق نہین ہین وا دم ستہ زید کب پیدا ہوئے ۔ اور حدیث

انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر اور حدیث انا قائد المرسلین ولا فخر اور حدیث

کنت امام النبیین و خطیبہم و صاحب شفاعتہم غیر فخر اور حدیث انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین

اور حدیث لا نبی بعدی کثرت خواتم کو باطل کرتی ہی ان آیات بینات اور احادیث لامعات سے بخوبی

واضح ہوا کہ اثر مذکور متمسک زید اور عقیدہ اوسکا خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہی

اور خلاف عقائد اہل سنت بلکہ تمام امت آنحضرت کی ہی اور جو کتب عقائد اہل سنت و جماعت مین

مسطور ہی وہ یہ ہی عقائد نسفی مین ہی کہ اول الانبیاء آدم و آخرہم محمد علیہما السلام اور اوسی مین ہی کہ

وافضل الانبیاء محمد کے اور مساعرہ واحیاء العلوم مین ہی اشہد ان محمدا رسول اللہ ارسلہ الی الخلق اجمعین

بالہدی ودین الحق خاتما للنبیین وناسخا لما قبلہ من الشرائع انتہی اب بخوبی واضح ہوگیا کہ متمسک زید کا

مردود اور عقیدہ اوسکا باطل بلکہ کفر ہی بدلائل مذکورہ پس بموجب فتوای اوستاد العلماء حضرت

قاضی القضاۃ بارک اللہ فی عمرہ وفیضہ کے زید کو واجب ہی کہ اوس عقیدہ سے توبہ کرے تجدید نکاح

اور موافق اہل سنت وجماعت کے اعتقاد درست رکھے واللہ یہدی من یشاء الی طریق مستقیم

واللہ اعلم وعلمہ احکم کتبہ محمد عبد الکریم غفر اللہ لہ

بعض علماء سے منقول ہی کہ جو شخص کہ جانتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے

کو وہ مسلمان نہین ہی جیسا کہ ہیچ فتاوای عالمگیری کے مذکور ہی واللہ اعلم اور باقی جواب صحیح فقط

محمد عبد الملک ۱۲۸۳ | احمد علی ۱۲ | خادم شرع محمد حسن ۱۲۸۳

ہذا القول موافق للکتاب واللہ اعلم بالصواب کتبہ عبد الرحمن ملتانی عفی عنہ

عقیدہ زید مذکور قبیح ست بلکہ کفر صریح فقط کتبہ محمد رحمت [illegible]

ما قال المجیب المحقق فہو حق حقیق بالاتباع ومن خالفہ فی تردد العقیدۃ فہو باطل لا یطلع

ما ہو العقیدۃ لاہل السنۃ والجماعۃ کثرہم اللہ الی یوم محمد عبد الملک ۱۲۹۵

الدین ومن خالف عن ہذا فہو من فرق الملعونین کتبہ عبد الغفار بیروی دین محمد

مجیب مصیب نے جواب بابین اور آیات واحادیث لکھین ماشاء اللہ ورحمہ اللہ آگے

حقیقت رسالت مین تو سنگریزہ ناطق ہوتے ہین اگر کوئی عالم امت وسط لا نبی بعدی

کا اثبات خاتمیت نبوت پر گویا ہو کیا بعید ہی کتبہ احمد حسین ۱۲ مولوی محمد یار

هو العلیم

صحیح ست جواب واللہ اعلم بالصواب العبد الضعیف محمد نجف علی

محمد نجف علیخان ۱۲۹۴

هو الله الصمد

بر اہل اسلام آشکارا باد کہ جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سرور تمام انبیاء و مرسلین بلکہ افضل الخلائق اجمعین و رحمۃ جمیع عالمین اند شریکے برابر آنحضرت در اوصاف مخصوصہ کمال و مانند و مثل آنجناب در صفات خاصہ جلال و جمال در نفس الامر معدوم ست کہ نہ در درجات سموات یافتہ شدہ نہ در طبقات زمین ہا ممکن ست اعتقاد حق صحیح بتصریح جمہور محققین از مفسرین و محدثین و فقہا و متکلمین و صوفیہ کاملین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و از بسکہ این مسئلہ و عقیدہ مانند آفتاب روشن ست حاجت تطویل نیست و لنعم ما قیل منزہ عن شریک فی محاسنہ فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی در مدارج النبوۃ در باب اخلاق عظیمہ و صفات کریمہ فرمودہ اعلی و اشرف و اتم و اکمل و احسن و اجمل و اقوی و اجمع مراتب اخلاق و خصال و صفات جمال و جلال خارج از حد عد و بیرون از حیطۂ ضبط و حصر ذات با برکات عالی صفات منبع البرکات حضرت سید کائنات ست صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ہر چہ در خزائنہ قدرت و مرتبۂ امکان از کمالات متصور ست ہمہ او را حاصل ست و تمامہ انبیاء و رسل قمار آفتاب کمال و مظاہر انوار جمال و یند الخ و ہم در مدارج النبوۃ در وصل عقل فرمودہ اینجا اگر عنیہ خاندان السوزد و دل اہل زیغ بشکند چہ توان کرد شاہ رسل شفیع امم خواجہ دو کون نور ہدی حبیب خدا سید انام مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل منظور

نورِ اوست دگر جملگی ظلام ہا ؎ ہر مرتبہ کہ بود در امکان بر اوست ختم ؎ ہر نعمتی کہ داشت خدا
شد برو تمام ؎ برداشت از طبیعتِ امکان قدم گران ؎ اسری بعبدہ من المسجد
الحرام ہا ؎ و در بیان حدیث انا سید ولد آدم فرمودہ و ہمچنان کہ سید اولاد آدم ست سید
تمامہ خلائق ست و اکرم ایشان ست نزد خدا از تمام انبیا و مرسلین و ملائکہ مقربین از اہل سموات
و ارضین الخ و چونکہ ہیچ کس را از مسلمانان درین باب شک نیست حالا متوجہ جواب سوال باید شد
واضح باد کہ عقیدۂ آنکس کہ در سوال مرقوم ست ضلال مبین و فساد در دین ست اگر از ان توبہ
نکند و بر آن اصرار کردہ از فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر تمام مرسلین انکار کند کافر
و مخالف اجماع مسلمین ست و روا نیست کہ بنام دلیل برین عقیدہ پیش کردہ اولاً شرکت
و برابری در اوصاف خاصہ و کمالات مخصوصہ جناب افضل الخلائق اجمعین رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم از ان ثابت نیست صرف اختراع این ملحد ست و ثانیا در ثبوت آن روایت
نزد محققین کلام بسیار ست کہ ضعف آن ثابت فرمودہ اند و تا دلیل اہم نمودہ اند تفصیل حال
آن روایت در کتاب قسطلانی شرح صحیح بخاری در باب بدء الخلق و در کتاب سیرت
حلبیہ مسمی بہ انسان العیون و مقاصد حسنہ امام سخاوی در باب الالف و دیگر کتب موجود
است من شاء فلیرجع پس چنین عقیدہ کہ مخالف اجماع مسلمین ست این چنین دلیل فاسد پیش
کردن از ضلال نجات نمی دہد واللہ الہادی الی سواء السبیل فقط کتبہ انوار الحق ۱۳۰۰ عفی عنہ [illegible]
دیگر الجواب المذکور مطابق لکتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ و اجماع المسلمین و من انکر فقد
کفر مراتب و درجات آن سید کائنات صلی اللہ علیہ مع التحیات الزکیات و علی آلہ و صحبہ

مذکور شد پس ازین آیات متعدده و احادیث متکاثره مع اقاویل اجماع معلوم شد روایت فی کل ارض الخ شاذ و بی اصل است بجز این تاویلات او نیز بسیار است که از دیدن ارشاد الساری شرح صحیح بخاری وغیره هویدا خواهد شد پس افضلیت آنسرور مرسلین از جمیع عوالم مصرح و موضح احیانا اگر کسی بر عکس این اعتقاد کند گمراه و بیدین و لعین است اعاذنا الله من العقیدة الفاسدة النجدیة کتبه شاه عبد القدوس قادری عفی عنه

محمد جلال الهجری ولد شاه عبد القدوس قادری ۱۲۸۲ — مدرس و امام جامع مسجد بنگلور

الجواب هذا موافق لاعتقادنا والاعتقاد علی هذا واجب علینا والمخالف لهذا کافر بالاتفاق لانه جاء فی الحدیث الشریف عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید الناس دلیل السائل مردود بالکتاب والسنة واجماع الامة کتبه شیخ محمد فضل الله نقشبندی خراسانی عفی عنه

محمد فضل الله ۱۲۶۵ — مقیم بنگلور

این جواب باصواب حسب عقیدهٔ اهل سنت و جماعت است چنانکه صاحب تفسیر حسینی از تفسیر کشاف در قول رفع بعضهم درجات آورده که ظاهر آنست آن بعض پیغمبر ماست علیه السلام که مفضل بر انبیا به فضایل بیکران و خصائص بی پایان است همچنانکه از مطالعهٔ احادیث و آیات مفهوم میگردد همه انبیا در پناه تواند مقیم در بارگاه تواند تو مهر منیری همه اختر ند تو سلطان ملکی همه چاکر ند وجوه افضلیت آنحضرت عقلاً و نقلاً در بیان مبسوط در جواهر التفسیر و دیگر کتبها مرقوم است فلیرجع الیه فکتبه خادم حکمای بن سید محی الدین عفی عنه

جواب مرا جواب والله اعلم بالصواب کتبه المسکین القاصر عبد السبحان پشاوری عفی عنه

این جواب صحیح است کما جاء فی صحیح المسلم فضلت علی الانبیاء خادم الطلبا غلام احمد

ہذا الجواب الحق المبین حسب عقائد کافہ المسلمین ست چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی محدث در شرح مشکوٰۃ فارسی گفتہ و اتفاق دارند کہ آنحضرت سید ولد آدم و افضلترین پیغمبر انست صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین انتہی ہر کہ درین شک آرد کافر گردد اعاذنا اللہ و جمیع المسلمین من ذالک

حسا رہ محمد جلال بن شاہ عبد القدوس صاحب قادری مدظلہ

ہذا الجواب صحیح بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ ومن خالف فہو کافر لا ء قال اللہ تعالیٰ اذ اخذ اللہ میثاق النبیین الآخر وقال فی التفسیر الاحمدیۃ ہذا الدلیل صریح لفضیلتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سائر الانبیاء وقال صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین فدلیل السائل مردود و معتقد مرتد کما جاء فی الکتب الکثیرۃ کتبہ سید شاہ حسینی المعروف بہ سید صفدر حسینی قادری

المجیب مصیب چنانچہ صاحب تنویر پشتی گفتہ و در حدیث دیگر گفت من اول شفیعے باشم در روز قیامت و اول کسیکہ شفاعتش قبول کنند و این حدیث درست ست و علمائے حدیث بر درستی این حدیث متفق اند و این دلیل ست بر فضیلت او در جملہ خلائق ۔۔۔۔۔ درد نہاکیا رسول الثقلین محمد حسین المعروف عرفی خاکسار

الجواب حق والمجیب محق والحق احق ان یتبع والباطل احق ان یقلع علمائے اعلام و فضلائے اعظام پر یہ امر مخفی اور محتجب نہیں ہے اور خوب طرح سے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ موجود ہونا مثل آنجناب بمعنی مشارکت ماہیت اور صفات کمالیہ کے عالم میں بشیر اشرف باطل و محال ہے کالشمس فی رابعۃ النہار ہے کہ دعوی کرنا اس مدعی موسوس اور مبتدع وضال اور مضل کا مبطل ہے اور معطل ہے اور ظاہر اور باہر ہے کہ اس مدعی کاذب و خوش عقیدہ نے اسلام کو بشکیک سلام کیا

کیونکہ ہونا موجود النظیر بلکہ ممکن النظیر آنجناب کا بحکم آیت شریف و لٰکن رسول اللہ صلعم و خاتم النبیین و آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد و آیت وَمَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْد کی محالات سے ہے و الا انہ تکذیب اللہ تعالیٰ و تخلف وعدہ حقتعالیٰ لازم آویگی وہو قبیح غایۃ القبح بل سفسطہ کا فریبکہ آنجناب کا ممتنع النظیر و منتفی المثل ہونا ایک قاعدہ مسلمہ ہے سکہ اقرب الی الفہم اور دافع اس عقیدہ باطلہ کے ہی ثابت ہوتا ہی اور قاطع عرق مماثلت کو رسالت مآب سے کرتا ہی وہ یہ ہی کہ سورۂ فصلت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ یعنی کہدو ای رسول کہ میں مثل تمہارے بنی آدم میں سے ہوں فرشتہ اور جن نہیں ہوں کہ تم میری بات سنیں سمجھے چنانچہ تفسیر حسینی میں یہی معنی لکھے ہوئے ہیں تو ظاہرا اسی آیت مبارک سے مثلیت آنحضرت کی بشریت میں ثابت ہوتی ہی اما بعد التدبیر و التفکر یہ آیت تبوت مثلیت کو بشریت میں اس سید بجد العصلعم سے بن سے قلع قمع کرتی ہی زیرا کہ موافق قواعد معقول کے کلمہ انما انا بشر مثلکم بمنزلہ جنس کے جیسے حیوان واقع ہوا ہی اور یوحی الی بجائے فصل کے ہی جیسے ناطق یعنی جناب سرور انبیا قبل یوحی الی کے سائر بنی آدم میں ملے ہوئے تھے جب کہ رسول اللہ کو پاک بے نیاز نے یوحی الی فرمایا تو غیر نبی سے جدا ہوگئے لیکن ملے رہے جمیع انبیا میں وقتیکہ آپ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَ اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وقال کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ وقال نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ تو تمامی انبیا سے بھی ممتاز اور مشرف ہوگئے پس کیونکر کوئی متنفس ہمشاد ہم سر آنسرور کے ہوسکے اور کیونکہ مثلیت متنازعہ فیہا ثابت ہووے اور دعوے اس مدعی ضال

ومفصل کا قابل سماعت اور لایق قبولیت کے عند اہل السنۃ والجماعت کے ہوسکے
فنا ئل ہا آن مدعی اس دعوی کا احدے تنفس کو مشارک ماہیت میں خلق نور محمدی کا کہوے
اور حدیث قال رسول اللہ صلعم اوّل ما خلق اللہ نوری و حدیث جابر ابن عبداللہ الانصاری
انہ قال قلت یا رسول اللہ بابی انت امی یا رسول اللہ اخبرنی اول ما خلق اللہ تعالی قبل
الاشیاء قال یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ہکذا فی نزہۃ الابرار کو یون
کہوے کہ قال رسول اللہ اول ما خلق اللہ نوری و نور مثلی و ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور
نبیک و مثل نبیک من نورہ تو البتہ قول اس مفتر مثلیت کا راست آتا اور دعوی اوس کا
گنجایش سماعت کا رکھتا مع انہ لیس کذلک علاوہ ازین مثل آنحضرت کا کوئی ممکن کسی جہت
اور کسی طریق سے نہین ہوسکتا کیونکہ حق تعالی نے حق حضرت مین ارشاد فرمایا ہے وما
ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور جو عالم مین ہے وہ دو حال سے خالی نہین ہے یا تو
امت دعوت ہے یا امت اجابت تو دونو صورتون مین مثل آنحضرت کا اگر ہوا متی حضرت کا لابد
اور ضرور ہوگا اور حضرت اوسکے حق مین رسول ہونگے بموجب آیت وما ارسلناک الا
رحمۃ للعالمین زیراکہ مثل مفروضہ عند الخصم عالم سے وجہ من الوجوہ خارج نہین ہوسکتا کہ جو
سرور عالم اوسکے حق مین رحمت نہ ہوے زیراکہ عالم ماسوا سے ذات صمد کو کہتے ہین لیس کمثلہ شی کہ
مماثل عالم مین بھی خارج ہوسکے چنانچہ بیضاوی مین ہے العالم اسم لما یعلم بہ کالخاتم والقالب
غلب فی ما یعلم بہ الصانع وہو کل ما سواہ من الجواہر والاعراض فانہا لامکانہا وافتقارہا الی
موثر واجب لذاتہ تدل علی وجودہ وانما جمعہ لیشمل ما تحتہ من الاجناس المختلفۃ انتہی اور امام

قرطبی نے قرطبی میں فرمایا ہے کہ اصح یہ ہے کہ العالم ما سوی اللہ انتہی لہذا قال السیوطی وارسلہ
الی جمیع الخلق کافۃ من الانس والجن والملائکۃ الصافۃ وقال البارزی وداخل فی دعوتہ الحیوانات
والحجر والشجر انتہی ما فی المقامات السندسیۃ وہکذا قرر العلامۃ امام السبکی رح وہو ارسل الی کل من تقدم
وغیرہ فجمیع الانبیاء وامہم کلہم من امتہ ومشمولون برسالتہ ونبوتہ ولذلک یاتی عیسی فی
آخر الزمان علی شریعتہ وجمیع الشرائع التی جاءت بہا الانبیاء منسوبۃ الیہ وما جاؤا بہ الی اممہم
احکامہ فی الازمنۃ المتعددۃ علیہ انتہی ما نقلہ السیوطی فی المقامات پس کیونکہ درمیان جناب رسول
اللہ اور مثل آنحضرت میں کہ جسکو مدعی ثابت کرتا ہے مماثلت متحقق ہو سکے فتفکر جدا فانہ مقام
مزال الاقدام ومحل انطلام آرے آرے اگر قائل ومعتقد مثلیت آنجناب کا لفظ عالمین سے کہ جو
آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے عالم دیگر یعنی جو خداوند کریم نے خلق اور وجود بخشا ہے اس سے
علاوہ لیوے تو گنجایش رکھتا اور اثبات مدعی المدعی کو کرتا لکن ہذا لا یمکن نہ یہ کہ جو عالم
سوائے عالم متحقق کے عند الخصم مقرر ہو گا وہ بیشک داخل اسی عالم میں ضرور ہو گا نعوذ
باللہ من ذلک کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ لہذا قال القاری فی
شرح الشفاء من المعلوم استحالۃ وجود مثلہ بعدہ انتہی وہکذا قال الخفاجی فی الشفاء اور دلیل
لانا اس موسوس اور مبتدع کا ادعای مثلیت پر اثر یعنی قول حضرت ابن عباس رض ان اللہ
خلق سبع ارضین الخ کو مقدوح اور مخدوش ہے بوجوہات شتی وبوجوہات لا تعد ولا تحصی اگرچہ
علمائے نقادین احادیث نے نسبت اثر ہذا کے اسنادہ صحیح ارقام کیا ہے لیکن اس مثبت مثلیت
کو اسنادہ صحیح سے خبر مسند ہونا چاہیے اور مفید مطلب خود نہ تصور کرنا چاہیے کیونکہ

صحت اسناد سے یہ لازم نہیں آتا کہ متن بھی اوس حدیث کا صحیح اور مقبول ہو جائے کیونکہ اگر
حدیث معلول بقدح وجرح باعتبار لحوق شذوذ وغیر ذلک کے ہو اس جہت سے متن کو ضعیف
اور ضعیفت لاحق ہووے اور یہ اثر اسی قبیل سے ہے کہ اسناد صحیح ہے لیکن شاذ ہے چنانچہ
قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں بعد نقل کرنے روایت ابن جریر اور حاکم
اور بیہقی اور بعد نقل کرنے قول بیہقی اسنادہ صحیح الا انہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا
کے تحریر کیا ہے عبارتہ ہکذا فقیہ انہ لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن کما ہو معروف عند
اہل ہذا الشان فقد یصح الاسناد و یکون فی المتن شذوذ او علۃ تقدح فی صحتہ و مثل
ہذا لا یثبت بالحدیث الضعیف وکذا فی سیرۃ الحلبی پس کیونکہ یہ اثر شاذ مقبول ہو سکے
کیونکہ حدیث شاذ مرجوح لا کلام ہوتی ہے اور حکم شاذ کا یہ ہے اگر کوئی راوی ثقہ سند شاذ
میں واقع ہوا ہے تو لابد موجب توقف اور ترک احتجاج کو ہے اور جو راوی سند اوسکی میں
ثقہ نہیں واقع ہوا ہے تو وہ روایت قطعا اور یقینا متروک العمل اور مردود وغیر مقبول
ہے پس یہ اثر معلول بشذوذ دونو صورتمیں معمول بہ نہیں ہو سکتا اور موضع حجت
کے قائم نہیں ہو سکتا اور بلا قیل وقال اثبات مدعی پر دلیل نہیں ہو سکتا کما جاء فی
شرح الشرح علی نخبۃ الفکر فالراجح یقال لہ المحفوظ ومقابلہ وہو المرجوح یقال لہ الشاذ
عرف من ہذا التقریر ان الشاذ ما رواہ المقبول مخالف لما ہو اولی منہ وہذا ہو المعتمد
فی تعریف الشاذ بحسب الاصطلاح وہو لغۃ المفرد وبہ عرف الشافعی وجماعۃ من
اہل الحجاز وقال الخلیلی وعلیہ حفاظ الحدیث الشاذ ما لیس لہ الا اسناد واحد یشذ بہ شیخ

بقتادۃ غیرہ فما کان عن غیر ثقہ متروک لا تقبل وما کان عن ثقہ التوقف ولا یحتج انتہی ملخصا
وبعد فرض صحت اثر ہذا وتسلیم قول مدعی کہ یہ حکماً مرفوع ہے اور بعد اغماض لحاظ منعیت
وضعفیت وشذوذیت اثر ہذا تاہم قول ابن عباس رضہ سے تقریب نہیں تمام ہوتی اور یہ قول
اثبات مدعی مدعی کو کافی اور وافی نہیں ہوتا زیرا کہ یہ اثر غایۃ الامر حکماً مرفوع داخل
حکم خبر آحاد میں ہوتا اور کسی عنوان سے متواتر اور مشہور میں نہیں متصور ہو سکتا کہ کچھ باب
عقائد میں معتمد و معتبر ہوتا اور مثلیت متنازع فیہما میں کسیقدر مفید ہوتا اور اگر بالفرض والتقدیر
یہ اثر موقوف معلول بھی بعلت ہووے وحکماً بھی مرفوع قرار پاوے جب بھی قابل حجت اور لائق
عمل کے نہیں ہو سکتا کیونکہ اس صورت اور اسحالت میں خبر آحاد میں داخل ہوگا اور خبر آحاد
موجب للعمل اوسوقت میں ہوتی ہے کہ اعتقاد کو کہ مخالف اور معارض قرآن اور حدیث متواتر
اور مشہور اور ظاہر کو نہو وے پس یہ اثر موقوف اسی قبیل سے ہے کہ مخالف قرآن ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور حدیث
قال رسول اللہ صلعم انا خاتم الانبیاء وقال رسول اللہ لا نبی بعدی وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلعم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ وترک منہ موضع لبنۃ فطاف به
النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی النبیان
وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین ہکذا فی المشکوۃ وغیرہ کی ہے پس
اثر مذکور البتہ ہی خبر آحاد سے نہ ہوتے میں معمول بہا نہیں ہے دبا عتبار اقلا دن احوال
الرواۃ قلنا شرط العمل بخبر الواحد ان لا یکون مخالفا لظاہر قال علیہ السلام تکثر لکم الاحا

بعدی فاذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فما وافق فاقبلوہ وما خالف
فردوہ انتہی وہکذا فی التوضیح والتلویح والحسامی وغیرہ لہذا قال القاری فی مختصر الموضوع
فی معرفۃ الموضوع حدیث الارضون سبع فی کل ارض نبی کنبیکم یروی عن ابن عباس رض قال ابن
کثیر بعد عزوہ لابن جریر وہو محمول ان صح نقلہ عن ابن عباس رض انہ اخذہ من الاسرائیلیات و
ذلک وامثالہ اذا لم یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی قائلہ انتہی وہکذا فی المقاصد الحسنۃ
والبدایۃ وغیرہ اور کہنا قائل کا کہ جس شخص نے صحت اس حدیث مین کلام کیا ہی وہ سب وجوہ
باطل ہین اور ناتمام خود باطل اور ناتمام ہی بدو وجہ اول اینکہ یہ کہنا قائل کا بغیر نقل کتاب اور
قول سلف کے کمال نازیبا و بیجا ثانی اینکہ علما محققین اور فضلا مدققین نے اس حدیث
موقوف کو بہت تحقیق کیا خالی معلولیت سے نہ پایا اور صحت متن ہذا الحدیث عنقا صفت ہو
اور کہین اوسکی صحت کا نام و نشان دریافت نہ ہوا چنانچہ اوسکی تحقیق پر قول اونکا اسناد
صحیح دال اور مخبر ہی اور فحول علمار نے بدرجہ کمال تفحص کیا جہان قواعد پر جانچا وہین وضع
اور ضعف اور شاذ سے خالی نہ پایا اسیواسطے اونہون نے فرمایا لکنہ شاذ الخ غرضکہ
نقادین متین نے مقدوح اور مخدوش ہونا قول ابن عباس رض کا کما حقہ ثابت کیا ہی لیکن دیکھنے
والون کو آنکھین اور انصاف چاہیے ~ اگر دنیا سراسر باد گردد ۞ چراغ مقبلان ہرگز نمیرد
سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمہ نے ~ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۞ عیب نماید ہنرش در نظر
قطعہ شور بختان بآرزو خواہند ۞ مقبلان را زوال نعمت وجاہ ۞ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۞ راست خواہی ہزار چشم چنان ۞ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ۞

عجب شاباش وشکل کی شجاعت اور مردانگی ہے ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ع
شاباش کہ کار آفتابی کردی ع اور نا انصافون اور حق پوشون کا یہی کام ہے کہ وقت جواب
دہ بتیا بنکے بحکم الغریق یتشبث بکل حشیش ایسے ایسے حیلے درپیش لاتے ہین اور دنیا پر چلتے ہین
اور اسلام کو گنواتے ہین لیکن جدھر جاتے ہین منہ کی کھاتے ہین کیا کیا حیلے اٹھاتے ہین
نہین مفر پاتے اور پھر بھی ہوش مین نہین آتے سچ ہے جھوٹھ کے کتنے پاؤن ع خوبی [illegible]
بہانہ بسیار ہے اور طرفہ تر یہ ماجرا ہے کہ مدعی ہذا نے تمسک قول ابن عباسؓ سے تمام اپنے مذہب
کو باطل کیا اور اساتذہ اپنے یعنے مولوی اسمعیل اور مولوی اسحاق صاحب کو کلیۃ جڑ سے اکھاڑ
پھینکا کیونکہ علمائے اس قائل کا یہ قاعدہ مقررہ ہے اور مسلمہ کہ ہونا حدیث کا غیر کتب صحاح سے
مانند بیہقی اور کتاب ابن جریر وغیرہ موجب بے اعتباری او بے اعتمادی روایت کا ہے
اور ہونا حدیث کا غیر مرفوع باعث ترک احتجاج کا باب اعمال اور عبادات مین ہے چہ جائیکہ باب عقائد
مین چنانچہ مولوی اسحاق صاحب مایۃ المسائل مین تحریر کرتے ہین بعض مردم بجواز عرس دلیل
می آرند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال برای زیارت قبور شہدائے احد رفتہ اند جوابش
اینکہ اول این حدیث از صحاح نیست کہ محل سخن باشد بلکہ ازان کتب ست کہ دران کتب احادیث
ہر قسم صحیح و حسن و ضعیف بلکہ موضوع ہم یافتہ میشود کما نقل السیوطی عن ابی جریر الی ان قال
در کتاب ابن جریر احادیث ہر قسم موجود اند معہذا نزد محدثین این حدیث متصل الاسناد ہم نیست
پس نزد ایشان صحیح نباشد و قتیکہ تقیین بصحت ایشان نشد در مقام استدلال بجواز شئی و عدم
آن آوردن نشاید انتہی اور کہنا اس قائل کا کہ آیت کریمہ وَلٰکِن رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مخصوص ہے

یعنے حکم ختم نبوت ساتھ اس عالم موجود طبقۂ اول کے مقید و مخصص ہی باطل اور مکذوب ہی اور
آیت شریف مخصص بختم نبوت اس عالم موجود طبقۂ بالا کو بوجہ من الوجوہ نہیں ہو سکتی بدو وجہ
جدید یکی آنکہ اس تخصیص مدعی مبتدع کو نص قاطع یعنے آیت کریمہ رحیمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ
إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ مانع ہی اور تخصیص کو کلیۃً رفع دفع کرتے ہین دیگر آنکہ عالم مین جمیع
مخلوقات مع سائر طبقات ارض داخل ہی تو بحکم آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نبوت
آنجناب اور خاتمیت رسالت آپ مختص بطبقۂ اول کیونکر ہو سکے فتفکر جداً فانہ عسیر علیکم دیگر آنکہ
خاتمیت نبوت آنحضرت اگر مختص بطبقۂ اول ہووے اور دیگر طبقات زمین سے متعلق نہووے
تو لاریب احکام اطباق ارضین ما بقیہ کہ طبقۂ اول سے جاتے رہوین اور منقطع ہو جاوین یعنے
حکم بیع و شراے زمین و حکم مسجد و حکم مکۂ معظمہ وغیر ذالک طبقۂ اول کے ساتھہ منحصر ہو وین او طبقۂ ثانی
اور ثالث اور رابع وغیرہ سے رفع اور اٹھہ جاوین وہذا خلاف الاحادیث واقوال الائمۃ چنانچہ امام
نووی رح نے شرح مسلم مین تحت حدیث من اخذ شبراً من الارض بغیر حقہ طوقہ اللہ فی سبع ارضین
یوم القیمۃ کے تحریر کیا ہی قال العلماء ہذا تصریح بان الارضین سبع طبقات وہو موافق لقول
اللہ تعالی سبع سموات ومن الارض مثلہن واما تاویل المماثلۃ علی الہیئۃ والشکل فخلاف الظاہر
وکذا قول من قال المراد بالحدیث سبع ارضین سبع اقالیم لان الارضین سبع طباق وہذا تاویل
باطل ابطلہ العلماء بانہ لو کان کذالک لم یطوق الظالم بشبر من ہذا الاقلیم شیئا من اقلیم آخر بخلاف
طباق الارض فانہا تابعۃ لہذا الشبر فی الملک فمن ملک شیئا من ہذہ الارض ملکہ وما تحتہ من
الطباق انتہی وفی مجمع البحار طوقہ اللہ من سبع ارضین ہو صریح بان الارضین سبع مثل

علیه ومن الارض مثلهن فتاویل المماثلة فی الهیئة خلاف الظاهر وکذا سبعة اقالیم والالم لطبق

الظالم بشبر من هذا الاقالیم شیئا من اقلیم آخر بخلاف طباق الارض فانها تابعة لهذا الشبر فی الملک

ویعضده حدیث کلفه الله ان یحفر حتی یبلغ آخر سبع ارضین انتهی پس ان ہر دو جواب باصواب
سے واضح ولائح ہوا کہ حکم ختم نبوت آنجناب خاص طبقہ پہلے کے ساتھ نہین بلکہ سائر طباق زمین کو ہی
تھا اندفع الاشکال بتمامہ ومن ادعی فعلیہ بیانہ وعلینا ردہ وابطالہ اور کہنا مدعی کا کہ خبر احاد سے
تخصیص آیت جائز ہی کما ہو المقرر فی الاصول اقول یہ دعی مدعی سراسر ہٹ دھرمی ہی اور خبر
احاد سے تخصیص آیت ناجائز اور ممنوع ہی اگرچہ تخصیص عموم آیت بخبر آحاد عند بعض العلماء جائز
ہی وہ محل دیگر ہی اور یہ موضع اور ہی یعنی تخصیص عموم آیت بخبر آحاد اوس جا پر ہی کہ جہان آیت و
حدیث آحاد باہم معارض ہون اور صورت تنازع فیہما بین آیت اور خبر آحاد مین تعارض ہی
فافترقا بلکہ اصول مین خلاف ما نقل الخصم موجود ہی کیونکہ اظہر من الشمس وابین من الامس ہی کہ خبر آحاد
مفید للظن ہی اور آیت مفید للیقین ہی اور بدیہی ہی کہ یقین پر ظن کو کیونکر اضافہ کیا جاوے اسواسطے
کہ ظنی مضمحل قطع ویقینی نہین ہو جاتا ہی وقتیکہ ظنی کو قیام ہی عند القطعی نہو سکا تو اوس سے تخصیص
کرنا آیت کو توکیا ٹھکانا کما قال سعد التفتازانی فی شرح عقائد النسفی یعنی ان الخبر الواحد علی تقدیر
اشتمالہ علی جمیع الشرائط المذکورة فی اصول الفقہ لا یفید الا الظن ولا عبرة بالظن فی باب الاعتقادیات
خصوصا اذا اشتمل علی اختلاف روایة وکان القول بموجبه مما یفضی الی مخالفة ظاهر الکتاب انتہی
فلا یعمل بخبر الواحد فی معارضته ضرورة ان الظنی یضمحل بالقطعی فلا ینسخ الکتاب ولا یزاد علیه ایضا
لانه بمنزلة النسخ کذا فی التوضیح والتلویح علاوہ ازین سمجھنا مدعی کا کہ بنبیکم سے تخصیص خاتمیت

نبوت سرور عالم کی الطبقہ اول کمال سفاہت اور از حد نادانی ہے کیونکہ تشبیہ کلم سے صرف تشبیہ من وجہ متحقق ہوتی ہے نہ تشبیہ جمیع امور یعنی خاتمیت اور صفوت اور حبیبیت اور نسخ ادیان انبیاء سابقہ وارسال صلعم الی کافۃ الناس وغیر ذالک اور کاف تشبیہ کا یہی مفاد ہے کہ تشبیہ من وجہ ہو والا نہ مشبہ اور مشبہ بہ میں عینیت لازم آوے وہو غیر مطلوب فی التشبیہ اور کاف کمثلکم مشعر تشبیہ ہے نہ مخصص آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کا علیہ تحقیق التخصیص بما لا

حاصل الکلام ومحصول المرام کا یہ ہے کہ ہیچ خاتم النبیین مثل آنحضرت کے جمیع صفات میں بلکہ ایک بھی غیر ممکن ہے اور نہیں ہو سکتا اور قول ابن عباس رضی اللہ عنہ بچند وجوہ مردود اور مخدوش ہے قابل حجت اور تمسک کے نہیں ہے اور مثلیت متنازعہ فیہا ثابت و متحقق ہو جاوے تو امن چلا تا رہو ہے کیونکہ ہم اپنے تئیں اس حالت میں کون سے نبی کی امت قرار دیویں اور کس نبی کے واسطے نزول قرآن اور معراج ثابت کریں لذا قال علامۃ محمد امین الدین الشہیر بابن عابدین فی رد المحتار حاشیہ در المختار تنبیہ قدمنا عن الشافعی رحمۃ اللہ تعالی ان سمعہ صلعم یتخلف فیہ الامام بعدہ ای بناء علی انہ صلعم کان یستحقہ للامامۃ وعند نا لرسالۃ ولا رسول بعدہ ای لا یوصف بعد احد لہذا الوصف الخ اور اگر یہ مدعی موسوس اور مبتدع ابد ایسے بلیغ مبین کی بھی تحکم اور ہٹ دھرمی اختیار کرے اور کجروی اور روگردانی صراط مستقیم سے کرے تو اسکا اللہ حافظ ہے العیاذ باللہ قال اللہ تعالی مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا فقط اجابہ وکتبہ فقیر حقیر محمد یعقوب اصلح اللہ تعالی حالہ وخفف اثقالہ

۱۲	۶۵
محمد یعقوب	

صح الجواب بلا ارتیاب　　　　　　　　　　　　هو الصمد الاحد

محمد کریم الله

جواب مجیب مصیب که خدا ایش از طرف محمد صلی الله علیه وآله وسلم که دینوی امتش ها عن همزات
جوش سلخته است جزای این حمایت کرامت فرماید راست وبجاست حتی که وجه دانم هم
که به تنزیل تخص ست قادح عموم کریمه وخاتم النبیین نمیشود وعلاوه اطلاق وحقیقت
خاتمیت چنانکه اهل هر آسمان عالی از اهل آسمان اسافل افضل اند اهل این زمین از زمینان زیرین
افضل خواهند بود عوام از عوام وانبیا از انبیا وخاتم از خاتمان وسائر دلائل افضلیت
حضرت سرور کائنات همه بر اطلاق وشمول عام محمول اند چون ان الله اصطفی آدم ونوحا
وآل ابراهیم وآل عمران علی العالمین که بعد تخصیص اجماع غیر انبیا را آدم ونوح وانبیای
آل ابراهیم وآل عمران بر جمله عالمهای علوی وسفلی برگزیده شدند وچون باجماع امت حضرت
خاتم الرسالة از همه ایشان افضل اند وافضل الافضل افضل حضرت ایشان از جمله عالمهای
علوی وسفلی افضل شدند وچون وما ارسلناک الا رحمة للعالمین امام رازی فرموده که چون
رحمت برای عالمین ست لازم آمد که بزرگتر ایشان باشد وچون حدیث ترمذی ودارمی
که انا اکرم الاولین والآخرین علی الله ولا فخر وچون قول ابن عباس رضی الله عنه ان الله
فضل محمدا صلی الله علیه وآله وسلم علی الانبیاء وعلی اهل السماء رواه الدارمی الی
غیر ذلک من العمومات الشاملة والبراهین الباهرة حرره ابو رجا محمد المقیم بحیدرآباد المدعو
بمحمد زمان عفی عنه　　محمد زمان ۱۲۷۴　　مطیع محمد مسیح الزمان ۱۲۸۵　　برادر مولوی محمد زمان تعالی حبیب
دیگر یا اجمع علیه العلماء فهو احق بالاتباع ومن خالفهم فقد خالف الشریعة

التی ہی واجب الاتباع خادم العلما فقیر

عبد العلی ۱۲۸۷

الجواب بتوفیق التواب

جاننا چاہیے کہ تمام کلام مجید مین کہین مذکور نہین کہ زمینین بھی سات ہین بجز اس آیت کے
سورہ طلاق مین اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ
يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ٥ اور اس آیت کی تفسیر مین بھی مفسرین کے بہت اقوال ہین بعض اسکے
قائل ہین کہ زمین ایک ہی اور مماثلت فقط شکل کریت مین ہی جیسا کہ تفسیر کبیر مین ہی ومن الارض
مثلهن فی کونها سبعة اقالیم علی سبع سموات وسبع کواکب فیها وهی السیارة فان لکل واحد
من الکواکب خواص تظهر آیات الله تلک الخواص فی کل اقلیم من اقالیم الارض فیصیر سبعة بهذا
الاعتبار اور تفسیر مدارک مین ہی وقیل الارض واحد الا ان الاقالیم سبعة یتنزل الامر بینهن
ای یجری امر الله وحکمه بینهن وملکه ینفذ فیهن اور فتح الباری مین ہی وحکی ابن التین عن بعضهم
ان الارض واحد اور روح البیان مین ہی وحکی الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس انها سبع
ارضین متفرقة بالبحار یعنی الحائل بین کل ارض وارض بحار لا یمکن قطعها ولا الوصول الی الارض
الاخری ولا تصل الدعوة الیهم تنزل الجمیع السماء اور یہ روایت ابن عباس صاف معارض ہی
اوس روایت کی جو مستند او مستدل ہی اور بعض اسکے قائل ہین کہ زمین کے اگرچہ سات طبقے
ہین لیکن وہ سب متصل اور متجاور ہین چنانچہ تفسیر کبیر مین ہی وقال الکلبی خلق سبع سموات بعضها
فوق بعض مثل القبة ومن الارض مثلهن فی کونها طبقات متلاصقات کما هو المشهور ان الارض

ثلث طبقات ارضیہ محضۃ فطبقۃ طینیۃ وہی غیر محضۃ وطبقۃ منکشفۃ بعضہا فی الارض
وہی المعمور اور فتح الباری مین ہی قلت لعلہ القول بالتجاور اور حمل حاشیہ جلالین مین ہی
قال الضحاک انہا سبع ارضین لکنہا مطبقۃ بعضہا علی بعض من غیر فتوق بخلاف
السموات وقالہ القرطبی اور یہ دونون قول موافق ہین قواعد ہیئۃ کے اور اسیکو
اختیار کیا ہی متکلمین نے اور شاہد ہی ان قولین کے کلام اللہ جابجا اسواسطے کہ فرمایا متعدد
مقامات پر خلق السموات والارض کیونکہ لایا سموات کو بصیغہ جمع اور ارض کو بصیغہ واحد
اور فرمایا للہ ما فی السموات والارض اور بعض اسکے قائل ہین کہ ہر آسمان تحتانی بہ نسبت آسمان
فوقانی کے ارض ہی اور وہ اوسکے نسبت سما تو آسمان عالی فقط آسمان ہوگا اور یہ زمین جسپر
ہم ہین فقط ارض اور باقی آسمان اور زمین دونو ہونگے باعتبارین مختلفین جیسا کہ حمل حاشیہ
جلالین مین ہی وقال بعض العلماء السماء فی اللغۃ عبارۃ عما علاک فالاولی بالنسبۃ الی
السماء الثانیۃ ارض وکذا السماء الثانیۃ بالنسبۃ الی الثالثۃ ارض وکذا البقیۃ بالنسبۃ الی تحتہ سماء وبالنسبۃ
الی فوقہ ارض فعلی ہذا تکون السموات السبع وہذہ الارض الواحدۃ سبع سموات وسبع ارضین انتہی بالجملہ ان تحریرات سے مستفاد ہوا
کہ اول تو ہمکو ضرور نہین کہ ان اقوال معتبرہ سے جن مین حضرت ابن عباس رض بھی شریک ہین عدول
کرین اور روایت مستند یہاں مستدل کو اختیار کرین اور اگر ان سب اقوال کو ترک کرکے
وہی روایت ابن عباس پر جسکو زید نے ذکر کیا ہی جم جاوین تو بھی اوس روایت سے
مقصود زید ثابت نہین ہوتا کیونکہ ثبوت مقصود زید موقوف ہی تین امر پر ایک یہ کہ روایت
مستدل بہا صحیح ہو دوسرے یہ کہ اوس روایت سے مضمون مستدل مستفاد ہو تیسرے یہ کہ

تخصیص آیت عام کی قول صحابی سے جائز ہو حالانکہ تینون امر باطل اور مخدوش ہین
لیکن امر اول بچند وجوہ تصحیح کیا وجہ اول یہ ہی کہ مستدل جو کہتا ہی کہ اخراج کیا اس حدیث
کو ابن جریر نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور حاکم نے مستدرک مین اور صحیح کہا اور ابن
حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین اور جلال الدین سیوطی نے درمنثور مین اور تفسیر
مظہری اور روح البیان اور کمالین حاشیہ جلالین مین بھی مذکور ہی فقط تو جواب یہ ہی کہ اگرچہ
روایت کیا ابن جریر نے اس حدیث کو اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور حاکم نے مستدرک
مین اور صحیح کہا لیکن صحیح کہا اوسکو حاکم نے بلحاظ صحت اسناد کے اور اسباب ضعف حدیث
فقط ضعف اسناد مین منحصر نہین تاکہ صحت اسناد سے صحت حدیث ہو جاوے
بلکہ اسباب ضعف حدیث کے بہت ہین جیسے ضعف رواۃ انقطاع جہالت شذوذ
اضطراب علۃ نکارت غرابت چنانچہ رسالہ اصول حدیث مین ہی الضعیف ہو مالم
یجتمع فیہ شروط الصحیح والحسن ویتفاوت درجاتہ فی الضعف بحسب بعدہ من شروط الصحۃ
والحسن اور رسالہ شیخ عبد الحق دہلوی مین ہی وما فقد فیہ الشرائط المعتبرۃ فی الصحیح کلا او بعضا
فہو الضعیف تو مراد مستدل کی صحیح کہنے سے اگر صحت اسناد ہی تو اوسکی صحت سے صحت حدیث
لازم نہین آئی کما ہو مدعی المستدل اور اگر مراد صحت حدیث من جمیع الوجوہ ہی تو باطل و مخالف
کلام حاکم اور دیگر محدثین ہی کیونکہ خود حاکم نے مستدرک مین لکھا ہی صحیح الاسناد اور یہ نہین
کہا صحیح جیسا کہ آگے آویگا معہذا التصحیح حاکم نزدیک اہل حدیث کے پایۂ اعتبار مین نہین ہی
کما فی البستان لخاتم المحدثین ولہذا ذہبی گفتہ ہست کہ حلال نیست کسی را کہ بتصحیح حاکم غرہ شود

تا رفتہ کہ تلخیقات و تعقیبات مرا نہ ببیند و نیز گفتہ است احادیث بسیار ست در مستدرک کہ بر
شرط صحت نیست بلکہ بعضے از احادیث موضوع نیز ہست کہ تمام مستدرک بآنہا معیوب گشتہ
اور ذہبی نے دوسرے مقامات میں کہاہی و بقدر ربع از کتاب حاکم واہیات و مناکیر بلکہ بعضے
موضوعات نیز ہست چنانچہ من در اختصار آن کتاب کہ مشہور بتلخیص ذہبی است خبردار کردہ ام
انتہی بلکہ ابوسعید مالینی نے اگرچہ مبالغہ کیاہی لیکن یہ کہاہی کہ تمام کتاب حاکم میں کوئی حدیث
بھی بخاری مسلم کی شرط پر نہیں تہی بیہقی صاحب شعب الایمان تو انھوں نے بعد اس حدیث
کے خود لکہاہی لکنہ شاذ بالمرۃ اور کہا صاحب روح البیان نے اسکے بعد ای لانہ لایلزم من صحۃ
الاسناد صحۃ المتن فقد یکون فیہ مع صحۃ اسنادہ ما یمنع صحتہ فہو ضعیف اور کہا علامہ قسطلانی نے
بعد نقل اس حدیث کے قال البیہقی اسنادہ صحیح الا انہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحے علیہ متابعا انتہی
فلیہ لانہ لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن کما ہو معروف عند اہل ہذا الشان فقد یصح
الاسناد و یکون فی المتن شذوذ و علۃ تقدح فی صحتہ و مثل ہذا لا یثبت بالحدیث الضعیف
قال فی البدایۃ و ہذا محمول ان صح نقلہ علی ان ابن عباس اخذہ من الاسرائیلیات انتہی بلکہ
ضعف اس روایت کا اس درجہ کو پونہچا کہ ذکر کیا اوسکو ملا علی قاری اور سخاوی نے موضوعات
مین کہا ملا علی قاری نے رسالہ موضوعات مین حدیث الارضون سبع و فی کل ارض نبی کنبیکم
یروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ابن کثیر بعد عزوہ لابن جریر و ہو محمول ان صح نقلہ
عن ابن عباس انہ اخذہ من الاسرائیلیات و ذلک و امثالہ اذا لم یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی
قائلہ اور کہا سخاوی نے مقاصد حسنہ مین حدیث الارضون سبع فی کل ارض من الخلق مثل ما

ہذہ حتی آدم کآدمکم و ابراہیم کابراہیمکم ہو محمول ان صح نقلہ عن ابن عباس علی انہ اخذہ
من الاسرائیلیات ای اقاویل بنی اسرائیل مما ذکر فی التوراۃ او اخذہ من علمائہم عنہم
کما فی شرح النخبۃ و ذلک و امثالہ اذا لم یخبر بہ و یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی قائلہ اور ایسا
کہا صاحب روح البیان اور شیخ جلال الدین سیوطی رح سے باقی رہے ابن جریر
تو انھون نے اول تو اس حدیث کو جس لفظ سے زید مستدل نے ذکر کیا ہے روایت نہین کیا
چنانچہ تفسیر مین اونکے مذکور ہی حدثنا عمرو بن علی محمد بن المثنی قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ
عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی عن ابن عباس فی ہذہ الآیۃ قال فی کل ارض مثل ابراہیم و نحو ما علی
الارض من الخلق انتہی اور اس لفظ مین عبارت نبی کنبیکم مفقود ہی اور نحو ما علی الارض من الخلق
مدعای مستدل پر دال نہین کیونکہ مشابہت کل مین ساتھہ کل کے مشابہت ہر جزو کی
واسطے ہر جزو کی ضرور نہین کما لا یخفی علی العاقل دوسرے یہ کہ ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح نہین کہا
بلکہ سکوت کیا رہ گئے ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی
مؤلف تفسیر مظہری اور صاحب روح البیان اور کمالین تو اولا یہ لوگ صاحب اسناد نہین
بلکہ ناقل ہین انھین ابن جریر اور بیہقی اور حاکم سے اور حال اونکا معلوم ہوا دوسرے
یہ کہ ان صاحبون نے اس حدیث کی تضعیف نقل کی لیکن ابن حجر عسقلانی نے تو دو قسمین کیا
فتح الباری مین بعد نقل اس حدیث کے قال البیہقی اسنادہ صحیح لکنہ شاذ بمرۃ اور
معترف ہوئے اسکے شذوذ کے اور لیکن جلال الدین سیوطی تو انھون نے لکھا ہے تفسیر
منثور مین اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی فی شعب الایمان و

الاسماء والصفات من طریق ابی الضحی عن ابن عباس فی قوله ومن الارض مثلهن قال سبع

ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم و آدم کآدم ونوح کنوح وابراہیم کابراہیم وعیسیٰ کعیسیٰ قال

البیہقی اسنادہ صحیح ولکنہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعًا انتہی اور آگے خود تضعیف

حدیث کی عبارت درمنثور اور کلام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ سے وگی فانتظر اور لیکن قاضی ثناء اللہ

پانی پتی اور صاحب روح البیان تو اونھون نے لکھا ہی وقال فی انسان العیون قد جاء

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ ومن الارض مثلهن قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم

وآدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسیٰ کعیسیٰکم رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد

وقال البیہقی اسنادہ صحیح لکنہ شاذ بالمرۃ ای لانہ لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن ثم قد یکون فیہ

مع صحۃ اسنادہ ما یمنع صحتہ فہو ضعیف اور لیکن صاحب الجمالین تو وہ لکھتے ہین بدلا علیہ ما

اخرجہ ابن جریر والحاکم وصححہ والبیہقی من طریق ابی الضحی عن ابن عباس فی قولہ ومن الارض

مثلهن قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم وآدم کآدم ونوح کنوح وابراہیم کابراہیم وعیسیٰ

کعیسیٰ قال البیہقی اسنادہ صحیح ولکنہ شاذ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعًا قال ابن کثیر بعد عزوہ لابن

جریر وہو محمول ان صح نقلہ عن ابن عباس انہ اخذہ من الاسرائیلیات وذلک وامثالہ اذا لم

یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی من قالہ انتہی تو اب دیکھنا چاہیے کہ حضرت مستدل نے

واسطے دھوکا دینے عوام کے فقط نام کتابون کے طوفان بے تمیزی مین پورے کر دیے

اور عبارتین اون کتابون کی نہ لکھین تا حقیقت کھل جاتی حاصل کلام ماسبق سے واضح و محقق

ہوا کہ سلف و خلف تمام علماء حدیث کی تضعیف کرتے آتے ہین اور کوئی اسکی صحت کا قائل

نہین ہوا اور تضعیف ونکی اس سبب ہی کہ یہ حدیث شاذ ہی اور حدیث صحیح اور حسن مین چاہیے
کہ شذوذ سے مبرا اور منزہ ہو شاید زید مستدل نے صحیح اور حسن حدیث کے تعریف تک بھی
نہین پہچانی جب تو مجو جب دروغ گو یکم بردہ می تو قایل ہوا اسبات کا کہ جس شخص نے صحت
اس حدیث مین کلام کیا ہی وہ سب وجوہ باطل اور ناتمام ہین صحیح کی تعریف یہ ہی کہ اوسمین شرائط
حسن کے بدرجہ کمال مع شی زائد پائی جاتی ہون اور حسن کی تعریف یہ ہی جیسا کہ کہا ترمذی نے
الحسن ما لیس فی اسنادہ من یتہم ولیس بشاذ وروی من غیر وجہ اور ظاہر ہی کہ یہ حدیث شاذ ہی اور
فقط طریق ابی الضحی سے مروی ہی تو حسن نہوئی اور جب حسن نہین ہوئی تو صحیح بدرجہ اولی نہوگی
بلکہ ضعیف ہوجاویگی جیسا کہ کہا غسانی نے الناقلون سبع طبقات ثلاث مقبولۃ وثلاث متروکۃ
والسابعۃ مختلف فیہا وبین من المتروکۃ من غلب علیہ الوہم والغلط ومن السابعۃ قوم مجہولون
انفردوا بروایات لم یتابعوا علیہا فقبلہم قوم ووقفہم آخرون بہر حال ضعیف ہونا اس حدیث
کا بعلت شذوذ اظہر من الشمس ہی تصریح وجہ دوم یہ ہی کہ اگرچہ رجال اسناد ابن جریر
کی چندان ثقہ نہین ہین اسواسطے کہ عمرو بن مرہ مین بعض علماے کلام کیا ہی لیکن چونکہ وہ مقصود
مستدل پر دال نہین لہذا سبق سے اسواسطے زیادہ تطویل اوسمین نہین کی جاتی باقی رہے رجال اسناد
حاکم اور بیہقی تو ان دونون کی اسناد مین عطاء بن السائب راوی موجود ہی جسکو ابن حجر
نے تقریب مین لکھا صدوق اختلط اور مقدمہ فتح الباری مین کہا الا انہ اختلط فضعفوہ بسبب
ذلک اور ذہبی نے کاشف مین کہا علی لین وسائر حفظہ بالآخرۃ اور فتح القدیر مین ہی کہا یحیی بن
معین نے لا یحتج بحدیثہ یعنے حدیث اوسکی قابل احتجاج نہین اور کہا روی البخاری عنہ

الا متنا جاء فی مقام و اصح مع ابی بشر و لم یخرج منہ مسلم اور کہا حاکم نے باب الکسوف مین مستدرک
سے لم یخرجاہ بسبب عطاء بن السائب یعنی نہین اخراج کیا اوسکا بخاری و مسلم نے بوجہ عطا
بن سائب کے اور اس تصریح سے ثابت ہوا کہ قول حاکم اور بیہقی کا اسنادہ صحیح کبھی پایہ تحقیق
اور لائق استناد نہین اور اگر کسی محدث کے قول سے تعدیل عطا کی ثابت ہو تو
مقبول نہوگی اسواسطے کہ جرح ثابت ہوجاتی ہی ایک شخص کے قول سے اور پھر وہ مقدم ہی
تعدیل پر چنانچہ مختصر الاصول ابن حاجب مین تحریر ہی الاکثر علی ان الجرح والتعدیل تثبت
بالواحد والجرح مقدم علی التعدیل للتصریح وجہ سوم یہ ہی کہ ابن عباس سے مخالف اس روایت کی
دوسری روایتین صحیح ہوئین ہین جن سے معلوم ہوتا ہی کہ اور طبقات زمین پر آدمی نہین ہین
بلکہ ملائکہ ہین اسواسطے صاحب کشاف اور صاحب جمل محشی جلالین نے نقل کی ہی و عن ابن
عباس رضی اللہ عنہما ان نافع بن الازرق سالہ ہل تحت الارض خلق قال نعم قال فما الخلق قال
اما ملائکۃ او جن قال الالوسی و یرد علی ہذا التحقیق عموم الاسلام باہل الارض العلیا دون من عداہم اور صاحب
فتح البیان نے لکھا ہی و علی ہذا ای و علی انہا سبع ارضین و فی کل ارض سکان من خلق اللہ
تختص دعوۃ الاسلام باہل الارض العلیا دون من عداہم وان کان فیہم من یعقل من خلق ای
پس دعوت اسلام مختص ہوئی اس زمین والون سے تو اور زمینون پر انبیا کا وجود نہ ہوا کہ حامل
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور کبھی گذری روایت کلبی عن ابن عباس انہ لا تصل
الدعوۃ الیہم قال فی الافادات النادرۃ فاذا لم تصل الدعوۃ الیہم لم تکن ثمہ انبیاء فضلا
عن مثل نبینا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور فرمایا شیخ عبد الکریم جیلانی نے انسان کامل مین

اما الطبقة الاولی من الارض فیسکنها الحیوانات و فی الثانیة مومنوا الجن و فی الثالثة مشرکوهم

ابلیس فیها مومن باللہ و فی الرابعة الشیاطین و فی الخامسة عفاریت الجن و الشیاطین و فی

السادسة المردة و فی السابعة الحیات و العقارب بعض بانیة جهنم مع اختصار انتهی تصریح

وجہ چہارم یہ ہے کہ یہ روایت تفسیر عباسی میں جو منسوب بعبد اللہ بن عباس ہے موجود نہیں

حالانکہ باب التفسیر میں محمد بن سائب کلبی کی جو راوی تفسیر عباسی ہے نہایت اعتبار ہے کما جلال الدین

سیوطی نے تفسیر اتقان میں لکھا قال ابن عدی فی الکامل للکلبی احادیث صالحة و خاصة عن

ابی صالح و هو معروف بالتفسیر و لیس لاحد تفسیر اطول منه و لا اشبع و بعده مقاتل بن سلیمان الا ان الکلبی یفضل

علیه لما فی مقاتل من المذاهب الردیة انتهی تصریح وجہ پنجم یہ ہے کہ ابو الضحی عن ابن عباس اس طریقہ کو

باب التفسیر میں کسی مفسر نے معتبر نہیں کہا چنانچہ سیوطی نے طبقات مفسرین میں اس طریقہ کا ذکر ہی

نہیں کیا اور بیان کیا و انما ذکروا الا الصحیح من اسباب النزول و احادیث فی الفضائل و حکایات

لا تناسب و ان سخ اسرائیلیة و لا ینبغی ذکرها فی علم التفسیر اور لیکن اغماض تو وہ بھی بچند وجوہ تصریح

وجہ اول اسواسطے کہ نبی کنبیکم سے مماثل مطلقہ مفہوم ہوتی ہے نہ مماثلت من جمیع الوجوہ کیونکہ مماثلت

من جمیع الوجوہ رفع تعدد ہے اور شاہد اسکا قول ہے اللہ تعالی کا قل انما انا بشر مثلکم اور قالت لهم رسلهم

ان نحن الا بشر مثلکم اسکے تفسیر میں صاحب کشاف لکھتے ہیں تسلیم لقولهم و انهم بشر مثلهم یعنون انهم مثلهم فی

البشریة وحدها فاما ماوراء ذلک فما کانوا مثلهم و لکنهم لم یذکروا فضلهم تواضعا منهم و اقتصروا علی قولهم

و لکن اللہ یمن علی من یشاء من عباده اور عرب کہتے ہیں زید کالاسد یعنی فی وصف الشجاعة فقط

لا فی کونه من ذوات القوائم الاربع و کونه ابخر ذوی اظفار صائل علی الانسان اور اس حدیث

ہین اور ثالث سے مماثلت اسمی ہی اسواسطے کہ اگر مراد مماثلت رتبہ ہوتی تو کبھی یہ نہ کہتے د

ابراہیم کابراہیمکم وعیسٰی کعیسٰیکم وآدم کآدمکم ونوح کنوحکم بلکہ یون کہتے ورجل منزلتہ منزلۃ ابراہیم

ورجل منزلتہ منزلۃ عیسٰی انتہٰی تصریح وجہ ثانی یہ کہ مراد اس روایت سے نائبین

ہین قوم جنات کے جو اپنی اپنی منیب کیطرف سے دعوت کرتے ہین کہا علامہ قسطلانی نے وعلی التقدیر

ثبوتہ یحتمل ان یکون المعنی ثم من یقتدی بہم ویہتدی بہداہم وہم رسل الرسل الذین یبلغون الجن عن انبیاء

اللہ ویسمی کل منہم باسم النبی الذی یبلغ عنہ اور کہا جلال الدین سیوطی نے ویمکن ان یاول علی ان المراد

بہم النذر الذین کانوا یبلغون الجن عن انبیاء البشر ولا یبعد ان یسمی کل منہم باسم النبی الذی یبلغ عنہ

اور کہا صاحب روح البیان نے حینئذ کان لنبینا علیہ السلام رسول من الجن اسمہ کاسمہ ولعل المراد بہ

تصریح وجہ سوم یہ کہ مراد ان زمینون سے عالم مثال ہے جسکے صوفیہ قائل ہین اور وہ ایک عالم متوسط

ہے درمیان مین عالم غیب اور عالم شہادت کے اور جتنی اشیاء عالم شہادت مین ہین سب کی صور

مثالیہ وہان موجود ہین جیسا کہ فرمایا شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ مین وخلق اللہ من جملۃ عوالمہا عالما علی

صورنا اذا ابصرہ العارف یشاہد نفسہ فیہا وقد اشار الی مثل ذلک عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فیما روی عنہ

فی حدیث ہذہ الکعبۃ وانہا بیت واحد من اربعۃ عشر بیتا وان فی کل ارض من السبع الارضین خلقا مثلنا

حتی ان فیہم ابن عباس مثلی وصدقت ہذہ الروایۃ عند اہل الکشف انتہی اور دلالت کرتا ہے اس پر

وہ جو نقل کیا امام غزالی رح نے احیاء علوم الدین مین قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ عز وجل

اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر بینہن لو ذکرت تفسیرہ لرجمتمونی وفی

لفظ آخر لقلتم انہ کافر اور کہا جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین واخرج عبد بن حمید و

ابن المنذر اور ابن جریر من طریق مجاہد عن ابن عباس فی قولہ ومن الارض مثلہن قال لو حدثتکم

بتفسیر ہا لکفرتم وکفرکم تکذیبکم بہا اور خطاب لقلتم اور کفرتم سے ساتھ صحابہ اور تابعین کی ہی تو

معلوم ہوا کہ یہ جو تفسیر کی ہی مخالف سائر صحابہ اور تابعین کی ہی اور سب اوسکا انکار کرتے ہیں

تشریح وجہ چہارم یہ ہی کہ جائز ہی کہ اور طبقات زمین میں بھی نسل بشر سے انبیا ہوں کہ جنکا نام نبیین

انبیا کے مشارک ہوا اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ہمنام وہاں پیغمبر

ہوں لیکن ہمارے حضرت رتبہ اور منزلت اون سے زیادہ رکھتے ہوں اور دلیل قطعی اسپر وہ روایت

ہی جسکو لایا سیوطی درمنثور میں واخرج عثمان بن سعید الدارمی فی الرد علی الجہمیۃ عن ابن عباس رضی اللہ

عنہما قال سید السموات السماء التی فیہا العرش وسید الارضین التی نحن علیہا انتہی اور یہ روایت حجت

قاطعہ ہی مستدل پر اور درست ہو جاتی ہیں اس تقریر پر عمومات وارد جیسے انا اکرم الانبیاء ولا فخر

وفضلت علی الانبیاء تو واجب ہی حمل اسپر اور لاوی اس روایت کی خود عبد اللہ بن عباس ہیں تو معلوم ہوا

کہ انکی مراد حدیث سابق میں مشارکت اسمی ہی کما مر نہ مساوات فی المرتبۃ اور اس تقدیر پہ ختم نبوت

بھی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختص ہو سکتا ہی اسواسطے کہ نبی کنبیکم سے مراد بعثت

زمانی نہیں ہی تو جائز ہی کہ وہ جو نبی حضرت کے ہمنام ہیں پیشتر ہوں زمانہ جناب مآب سے

اور آپ سب انبیا کے خاتم ہوں اور لیکن وجہ خامس تو تصریح اوسکی یہ ہی کہ مستدل خود کہتا ہی کہ ذکر

کیا اس حدیث کو ابن جریر اور بیہقی اور حاکم اور ابن حجر اور جلال الدین سیوطی اور صاحب تفسیر

مظہری اور روح البیان اور کمالین نے تو جاننا چاہیے کہ ان سب صاحبوں نے حدیث کو واسطے

اثبات سبع ارضین کے ذکر کیا ہی جیسا کہ معاینہ عبارات سابقہ سے بخوبی واضح ہو گا اور

اور کسی محدث و مفسر نے اسکو واسطے اثبات نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان نہین
کیا تو اگر اثبات نظیر اونکی دانست مین اس سے ہو سکتا البتہ کوئی ان علما کے متبحرین سے اوسکے
ساتھ استدلال کرتا لیکن امر ثالث تو مستدل جو بیان کرتا ہی کہ یہ حدیث اگرچہ موقوف
ہی لیکن حکماً مرفوع ہی اور عموم آیہ کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے
مخصص ہی یعنی حکم ختم نبوت ساتھ اس عالم موجود طبقہ زمین اول کے مقید اور مخصص ہی اور
خبر آحاد سے تخصیص آیہ جائز ہی کما ہو المقرر فی الاصول تو محض افترا ہی علمائے اصول پر اور بے دلیل ہی
اسواسطے کہ اس حدیث کے حکماً مرفوع ہونے پر کوئی دلیل نہین اور قول علامہ قسطلانی اور ملا علی
قاری اور سخاوی اور صاحب ہدایہ اور کمالین لعلہ اخذہ من الاسرائیلیات اور قول ابن کثیر وہ
ذلک اذا مثالہ اذا لم یصح سندہ الی معصوم فهو مردود علی قائلہ صریح منافی ہی اسکے اور خبر آحاد سے
تخصیص آیہ کی کسی علمائے اصول نے جائز نہین رکھی یہ نے سمجھی اور نافہمی مستدل کی ہی
بلکہ علمائے اصول یہ لکھتے ہین کہ اگر تخصیص آیت عام کے پہلے مرتبہ کسی قطعی سے مثل
متواتر یا آیت اخری سے ہو جاوے تو بعد اوسکے پھر دوبارہ تخصیص خبر واحد اور قیاس سے جائز رہتی ہی
اور اس عام مین کوئی قطعی یعنی خبر متواتر یا آیت اسکی مخصص پائی نہین جاتی اسواسطے کہ حنفیہ کے
نزدیک عام قطعی ہی اور تخصیص اوسکی کہ درحقیقت نسخ ہی خبر واحد اور قیاس سے کہ وہ تو ظنی ہین
کیونکر جائز ہوگی جیسا کہ توضیح مین لکھا ہی وعندنا فهو ای العام قطعی فلا یجوز تخصیصہ بواحد
منهما ای بخبر الواحد والقیاس ما لم یخص بقطعی اور منار مین ہی وانہ ای العام یوجب الحکم فیما تناولہ قطعا
اور دائرہ اوسکی شرح مین ہی ولانہ مقطوع لا یخص ابتداء بخبر الواحد ولا بالقیاس آور شافعیہ اگرچہ

قائل ہین اس امر کے کہ تخصیص عام کی ابتداءً خبر واحد سے جائز ہی لیکن یہ مفید مدعای مستدل نہین ہو سکتا اسواسطے کہ مراد اونکی خبر واحد سے خبر مرفوع ہی کیونکہ اونکے نزدیک قول صحابی کافی نفسہ حجت نہین نہ جب کہ آیت عام کے مقابل ہو برابر ہی کہ وہ قول صحابی کا مدرک بالقیاس ہو یا نہ ہو جیسا کہ ماتحن فیہ مین ہی چنانچہ تلویح مین لکھا ہی بحث مطلق اور مقید مین ہذا لا یقوم حجۃ علی الخصم لانہ لا یجعل قول الصحابۃ حجۃ فی الفروع فضلاً عن الاصول اور توضیح مین ہی تقلید الصحابی فعند الشافعی لا یجب لانہ لما لم یرفعہ لا یحمل علی السماع اور مختصر ابن حاجب مین جو مالکی ہی مرقوم ہی لا نزاع فی ان مذہب الصحابی لیس بحجۃ علی صحابی آخر اتفاقاً والمختار ولا علی غیرہم اور شرح عضدی مین جو شافعی ہی تحریر ہی لا نزاع فی ان مذہب الصحابی لیس بحجۃ علی صحابی آخر واما علی غیر الصحابی فقد اختلف فیہ والمختار انہ لیس بحجۃ اور اسیواسطے علامہ قسطلانی اور ابن حجر اور سیوطی اگرچہ شافعی ہین لیکن اونھون نے تخصیص اس آیت عام کی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس روایت سے نہین کی فقط ایس تقاریر مصرحۂ بالا سے ظاہر ہوا کہ زید مستدل جو ختم نبوت حضرت کا خاص اس طبقے سے منسوب کرتا ہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مماثل رتبے مین اور انبیا کو نکالتا ہی بالکل گمراہ اور خاطی اور نادان ہی کوئی عاقل اسکا قائل جناب سالت مآب کے وقت سے آجتک نہین ہوا خدا تعالی اس جواب کو مقبول کردے اور بوسیلہ اسکے ہمکو تقرب اپنے رسول کا دنیا و آخرت مین نصیب فرمائے اور سب مسلمانون کو گمراہی اور ضلالت سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین حررہ العبد القاصر المفتقر الی رحمۃ المنان المتقصور باعہ فی علوم الادیان وحید الزمان

صانه الله عن مکائد الاوان

محمد وحید الزمان

اجوبهٔ ثلاثهٔ متذکرهٔ بالا مطابق اعتقاد محققین اہل سنت و جماعت و عقیدهٔ متجدده فاسده

زید موجب جہالت و اسرار علم نادم علمای زمان رسول الثقلین

محمد نور الحسین

الاجوبة المسطورة صحیحة لا ریب فیها الا الجاہل

العبد محمد علی عنایت

بلا شبهه از کتب تفسیر و حدیث ثابت میشود که مثل آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم

نبی در طبقات باقیه ارض نیست و عقیده زید مخالف عقاید اہل سنت است و جواب مولوی

وحید الزمان صاحب وغیره موافق عقاید اکابر علمای اہل السنة ... حرره الفقیر

محمد حسین فضل حسین

المجیب مصیب

العبد ... مولوی محمد ...

آنچه که مولوی وحید الزمان صاحب ... تحریر فرموده اند موافق اعتقاد اہل سنت

و جماعت است و مطابق احادیث نبوی جزاه الله عن جمیع المؤمنین خیر الجزاء حرره المتمسک

بحبل الله القویم

المجیب مصیب محمد معز الدین

محمد عبد الحکیم

فتوائے دستخطی جناب مولوی حافظ قاری عبد الرحمن صاحب

پانی پتی شاگرد رشید برگزیدهٔ آفاق مولانا محمد اسحاق صاحب

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی خاتم النبیین اما بعد

بر ارباب دیانت مخفی مباد که آنچه زید متمسک اثر ابن عباس رض فی کل ارض آدم کآدمکم الی آخره

قایل ہفت خاتم شده و آن را حکم مرفوع گفته و اثر مذکور را مخصص نص قرآنی و اجماعی

شده قطع نظر از آنکه دعواش خود مکذب قولش گردیده که ترکیب این اضافت برای حصر ست

وختم کنند نمایند مسافت و تمامی سلسله از تعدد و انقسام انکار دارد و معلوم باد وقتیکه کسی حدیث

یا اثر مقابل نصوص قرآنی و اجماعی واقع شود تا دیل آن اثر واجب است والا ترکش واجب

تا آنکه بآن اثر نص قرآنی و اجماعی را منسوخ سازند خصوصا اثریکه توجه صحابه و تابعین قاطبة بآن

منقول نشده بسبب عدم شهرت و وجود آن اثر در زمانه صحابه یا بسبب علة معنوی که

بآن علة تمام صحابه آنرا متروک داشته اند یا بر معنی خلاف ظاهر آنرا حمل نموده اند و قولش که

حکم مرفوع است غلط است کدام قرینه بر مرفوعیة حکمی آن یافته لفظ مرفوع حکمی شنیده و آنرا مفید

مقصود دانسته در دعوی داخل کرده اثباتش ذمه اوست و همچنین دعوی تخصیص بالکل بیجاست

که تخصیص و تعمیم در احکام مهیا شده نه در اخبار برای ضبط کلام لفظ رفع حکمی و تخصیص ذکر کرده یا خود

نه فهمیده تخصیص آیه بخبر آحاد غیر مشهور مقبول جمهور عملی نیست خصوصا چنین خبر آحاد که شاذ و متروک

الالتفات قرون ثلثه باشد بلکه احتیاج تو بیه تعطل از بی البلاغت تخصیص آیه وقتی افتد که تاویل

آن خبر ممکن نباشد چون تاویل آن خبر ممکن باشد چه ضرور است که تخصیص آیه قایل شده بتقلید

محمد بن سعید زندیق مبتلا شوند که او بمقتضای زندقه خود در ختم نبوة آنحضرت علیه السلام

کلمات موهم عدم ختم نبوة بر آنحضرت صلعم می افزود چنانچه ابو بکار فی در مجمع الانوار البحار آورده

فی الاکمال شرح مسلم سیکون بعدی ثلاثون کذابون کلهم یزعم انه نبی و لا نبی بعدی الا ما شاء الله یرید به الاستثناء

ذکره الطبری و تاوله و طعن فیه المحققون قیل انه من وضع محمد بن سعید الشامی المصلوب علی الزندقة

وان صحت تاول بعیسی علیه السلام اذ الاجماع علی انه خاتم الانبیاء و آیة الاحزاب نص فیه انتهی

و بعد چند سطور نوشته و فی جامع الصحاح روی محمد بن سعید الشامی المصلوب عن انس

رفعه انا خاتم النبیین ولا نبی بعدی الا ان یشاء الله فہذا الاستثناء لما کان یدعوا الیه
من الالحاد والزندقة انتهی واین اثر ابن عباس رض باوجود شذوذ و متروکیه خود در قسم دوم
ثلثه و مخالفه خود بنص قرآنی و اجماع امت بعد تاویل موافق قرآن و احادیث متواتر المعنی و اجماع
میشود و آن این ست که زمین هفتگانه عبارة ست از هفت الوان زمین و خواص و تاثیر آنها
که باعتبار اختلاف الوان و تاثیر خود هر خطه زمین حکم زمین جدا دارد و ارباب هیئت هم باعتبار
اختلاف عرض زمین که موجب اختلاف الوان و خواص زمین می باشد آنها اقالیم سبعه
نام نهاده اند پس همین زمین هفتگانه مقابل سموات سبعه معدود شدند و بهمین جهت
در کلام الله بمقابل سموات لفظ ارض مفرد واقع شده بجهت وحدة جسمی آن و کثرة بالوان
و خواص بسبب عددش بعدد هفتگانه شده باز در بعض تشبیهات از مشبه ذات مشبه به
مراد میباشد چنانچه در مثلک لا یبخل و هکذا پس معنی این اثر چنان شدند که برای هر زمین
از زمینهای هفتگانه آدم ست همین آدم شما و نوح ست همین نوح شما تا آنکه خاتم النبیین ست
همین خاتم النبیین شما پس اشکالی و استدلالی باقی نمانده اذا دخل الاحتمال بطل الاستدلال
و توفیق بین النص والاثر ظاهر شد و هم احتیاج بجواب اسرائیلیت اثر نمانده تا بر آن نظر
واقع شود که جمله نمی کنیم انکار اسرائیلیت اثر دارد تتمه پیدا باد که زید برای زمینهای سبعه
معموره و مفروضه همین سموات و عرش و کرسی و جنت و نار خواهد گفت غیر آن خصوصیات
آنحضرت صلی الله علیه وسلم دو قسم هستند یکی به نسبت اهل ارض و امم سابقه دوم به نسبت
جمیع سکان ارض و سما و حشر و نشر پس در خصوصیات قسم اول توهم زید در نشر اکثرت و ثلث مما

فیمابین آنحضرت و خواتم الانبیاء اراضی مفروضه البته گنجایش دارد و در خصوصیات قسم ثانی
تو هم زید را گنجایش نیست چه در معجزهٔ شق قمر بحکم آیهٔ سورهٔ قمر و انسداد شیاطین از استماع
اخبار سموات نزد آمد آمد دولت بعثت حضرت خاتم الانبیاء بحکم آیات سورهٔ جن ثابت است
و هم خصوصیات آنحضرت علیه السلام بروز حشر بتوحد شفاعت کبری و حمل لواء الحمد و امامة انبیاء
و عطای درجهٔ وسیله وغیرها برای حضرت ما بلا شرکت غیری از انبیای اراضی مفروضهٔ زید نزد زید
ثابت اگر شخصے از خواتم الانبیاء کسی مرتبه ازین مراتب عظمی یافته باشد ثابت نماید و انشاء الله تعالیٰ
هرگز ثابت نخواهد کرد و عن عرباض بن ساریة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال انی
عند الله مکتوب خاتم النبیین الحدیث صادق دلالت دارد بر آنکه حضرت ما نزد خدا تعالی
خاتم النبیین هستند اگر نزد خدای تعالی خاتم النبیین در دیگر اراضی بودی او هم نزد او تعالی
مکتوب بودے و احتمال آنکه آن انبیای مفروضه پیش از آنحضرت صلعم منقضی شدند پس این قول
اقبال دعوی ماست و هم حدیث انا سید ولد آدم یوم القیمة و حدیث لولاک وغیرها بسیار احادیث
بر توحد آنحضرت صلعم درین صفات دلالت دارند که خواتم الانبیای مفروضهٔ زید اصلا دران شرکت
ندارند پس زید مماثلت آن انبیای مفروضه با آنحضرت علیه السلام از کجا فهمید و برای تصحیح تشبیه لفظ
نبی کنبیکم مشارکت در وصف جزئی کافی است از ان دعوی مماثلت کردن تا آنکه در ختم نبوت
هم شریک کردن با وجود انکار لفظ ختم شرکت را در ختم نیست این دعوی مگر از سوء فهمی که بتقلید
محمد بن سعید زندیق از تقلید قرآن و نیز از ها حدیث و اجماع دست بردار شده ختم نبوة عند الله
و حقیقے را بر ختم نبوة اضافی بلا قرینه و بلا دلیلے حمل کرده نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن

سیئات اعمالنا واللہ اعلم بالصواب کتبہ اقل الخلیقہ عبدالرحمن عفی عنہ

فتوائے نواب مولوی سید صدیق حسن خان صاحب قنوجی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شخصے میگوید کہ زمین ہفت طبقہ است در ہر طبقہ از طبقات وی نوع انسان وانبیای ایشان اشتمال اند ہر طبقہ از آدم تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وجود متحقق اند چنانکہ وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم پیغمبران طبقہ علیای ارض است ہمچنان شش خاتم الانبیاء دیگر در شش طبقہ ارض است بدلیل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ در تفسیر کریمہ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ فرمودہ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ آدَمُ کَآدَمِکُمْ وَنُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَاِبْرَاهِیْمُ کَاِبْرَاهِیْمِکُمْ وَعِیْسٰی کَعِیْسٰکُمْ وَنَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ وبدلیل عبارت جلالین کہ زیر کریمہ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ بعد تفسیر امر بوحی نوشتہ یَنْزِلُ بِہٖ جِبْرِیْلُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِلَی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ انتہی وبقاعدہ اصول فقہ کہ تخصیص آیت بخبر آحاد جائز است پس این روایت مخصص کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ باشد بیان فرمایید کہ این مسئلہ چگونہ است

جواب

ہفت طبقہ بودن زمین مثل آسمانہا از آیہ مذکورہ بی شبہ ثابت است وتمام آیہ دربارہ بست وہشتم کتاب عزیز آخر سورہ طلاق باین لفظ است اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وحدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

که مرفوعاً در بخاری است من ظلم قید شبرٍ من الارض طوقه من سبع ارضین
و حدیث سالم عن ابیه قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شیئاً من
الارض بغیر حقه خسف به یوم القیامة الی سبع ارضین اخرجه البخاری
ایضاً فی باب ما جاء فی سبع ارضین نیز دلالت بر ہفت طبقہ بودن زمین میکند شوکانی
در تفسیر فتح القدیر زیر کریمہ مذکورہ نوشتہ فیہ التصریح بان السموات سبع واما
الارض فلم یات فی ذکر عددها الا قوله تعالی ومن الارض مثلهن فقیل فی
العدد وقیل فی غلظهن والصحیح انها سبع کالسموات وقد ثبت ذلک
فی الصحیح وقال الرازی الحق ان تخصیص العدد بالذکر لا یدل علی
نفی الزائد انتهی وفی هذا اشارة الی ما ذکره الحکماء من الزیادة علی
السبع ونحن نقول انه لم یاتنا عن اللہ ولا عن رسوله الا السبع فنقتصر علیه
ولا نعمل بالزیادة الا اذا جاءت من طریق الشرع ولم یات شیٔ من ذلک انتهی
کلام الشوکانی و همین است مذہب جمہور علماء و ضحاک و بعض متکلمین گفتہ اند کہ این طبقات سبع مطبق
بغیر فتوق است و ہر ہفت ارض متجاور است و بعضے تاویل سبع ارضین باقالیم سبعہ
کواکب سبع سیارہ وغیرہا کردہ اند چنانکہ در فتح الباری از ابن تین و داؤدی و کمالین
حکایت آن نمودہ اما صحیح ہمانست کہ ہر ہفت طبقہ زمین جداگانہ است میان ہر ارض ہمان
مسافت ما بین آسمان و زمین است چنانکہ احادیث مسند احمد و ترمذی و نسائی وغیرہم
بران دلالت دارند و قول بتاویل مذکور مردود است بکتاب و سنت کما قال بہ ابن التین

والقرطبی وغیرہما من الائمة ولیکن از آیة مذکوره واحادیث مشار الیها این ثابت نمیشود که در هر
طبقه از طبقات ارض نوع بشر و انبیای ایشان موجود باشند بلکه در کتاب عزیز و سنت
مطهره که مدار اثبات ونفی ورد وقبول هر چیز از عقیده وعمل وغیرهما بر وی است حکایت خلق
همین آدم که با ذریت او هستیم ذکر احوال او در بهشت و هبوط او بر ارض وسجده ملائکه برای او
فرموده نه احوال وقصص دیگر او آدم و ذریت او و انبیای بقیه طبقات ارض و امم ایشان تا آنکه استشمام
رائحه نوع دیگر انسان و او آدم و خواتم ایشان هم بدلالت النص بلکه باشاره آن از کتاب عزیز
وسنت مطهره نمیشود وجمیع کتب سنت مطهره از صحاح وسنن ومعاجم ومسانید وغیرها از بیان
این عوالم و آدم های آن خالیست حدیث ضعیف بلکه موضوع هم درین باب بتفصیلی که در سوال گفته شد
در دواوین معتبره اسلامیه یافته نمیشود تا بحدیث صحیح مرفوع چه رسد اگر چه بمنطوق وَمَا يَعْلَمُ
جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ حصر عالم درین کائنات محسوسه موجوده نتوان کرد بلکه وی سبحانه
بفحوای هدایت انتمای أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ
مِثْلَهُمْ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ وبحكم وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا
بر ایجاد وابداع صد چند مثل این عالم بلکه بر خلق جمیع ممکنات قادر است در جمل حاشیه جلالین
زیر قوله تعالی لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ که پاره از آیه مذکوره است
نوشته قدير بالغ القدرة فياتي بعالم آخر مثل هذا العالم وابدع من ذلك
الى ما نهاية له بالاستدلال بهذا العالم فان من قدر على ايجاد
ذرة من العدم قدر على ايجاد ما هو دونها ومثلها وفوقها الى ما نهاية

له لانه لافرق فی ذلك بین قلیلٍ وکثیرٍ وجلیلٍ وحقیرٍ ما تری فی
خلق الرحمن من تفاوت انتهی ولیکن از عموم قدرت وقوع این عوالم بالفعل در
خارج لازم نمی آید زیراکه قدرت وتکوین دو صفت متغائر اند نزد ماتریدیه و اثر قدرت
امکان صدور مقدور از قادر بالنظر الی ذاته است نه وقوع آن بالفعل چنانچه اثر تکوین
وقوع مکون بالفعل است و ظاهر ست که حق تعالی بار ابوجود امثال این عالم بالفعل در خارج در بقیه
طبقات سته ارض خبر نداده وهرچه بدان کلام الٰهی و سنت سنیه ختمی پناهی ناطق نیست
اثبات آن امر مسلم مومن را از پیش نفس خود یعنی چه هرکه درین خلاف کند بر وی بیان است و دو شرط
خرط القتاد واجماع وقیاس را که نزد اهل علم منجمله بر چهار اصل موصل اسلام اند خود باین مسئله
مساسی نیست زیراکه این سوال از باب بدء خلق ست اجتهاد وقیاس را دران مدخل نیست
وقیاس وتخمین بلکه خود اجماع واجتهاد در امثال این مسائل مثبت حکمی نمیتواند شد زیراکه
اینها را هم اساس ومتکا از کتاب و سنت درکار ست بلکه اتیان بصیغه جمع در سموات و افراد
ارض در مثل قوله تعالی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ که تمام قرآن مجید باستثنای قوله
ومن الارض مثلهن بدان مملو ومشحون ست آشناسی بعدم وجود عوالم دیگر و آدم و
وخواتم دیگر در زیر سبع ارضین دارد لیس ثبوت این مسئله بهیچ یکی از ادله اربعه شرعیه نمیتواند شد
ور روایت ابن عباس که در سوال مذکور ست اول حدیث نیست اثر ابن عباس ست یعنی قول
او رضی ست نه قول رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وحجت در ما نحن فیه قول محکم پیغمبر معصوم و مخبر
صادق باشد نه اقوال صحابه ومن بعدهم لاسیما وقتیکه اعتماد بر نص صحیح از کتاب و سنت نداشته

دوم وی رضی الله عنه درین تفسیر متفرد است احدی از صحابه و من بعدهم درین قول
باوی موافق نیست و بر روایت متفرده و قول شاذ ابتنای کدام حکم شرعی نتوان کرد
سوم تفسیر یکه از وی رض برای قرآن مجید منقول ست سندا که از آن تا جناب رفیع او متصل
و مسلسل نیست غالبش انتساب صرف ست که در حقیقت از دیگریست و لهذا محققین اهل
تفسیر بران اعتماد کلی ندارند و بدون شهادت دیگر ائمه فن قبول نمیکنند اللهم مگر انچه
ازان در مثل صحیح بخاری وغیره باسانید صحیحه ثابت گشته و ازین اثر درین کتب صحاح
و سنن علیه واثری نیست چهارم متن این اثر مضطرب ست نزد حاکم بلفظی بوده است
که در سوال مذکور شده و نزد عبد بن حمید و ابن المنذر باین لفظ آمده ما یؤمنك ان
اخبرك بها فتكفر و نزد ابن جریر باین لفظ است لو حدثتكم بتفسیرها
لكفرتم وكفركم تكذيبكم بها واضطراب روایت از اسباب جرح ست نزد اکثر
اهل علم پنجم منجمله مخرجین این اثر هیچ یکی تصحیح وی نپرداخته جز حاکم در مستدرک و تصحیح
حاکم پیش علمای حدیث بدون شهادت دیگر ائمه فن لیس بشی است در بستان المحدثین
گفته در بسیاری از احادیث مستدرک که او حکم بصحت آنها نموده مثل احادیث صحیحین انگاشته
علمای اجله او را تخطیه کرده اند و بروی انکار نموده و لهذا ذهبی گفته حلال نیست کسی را که بر تصحیح
حاکم غره شود تا وقتیکه تعقیبات و تحقیقات مرا نبیند انتهی و این حقیقت احادیث مرفوعه حاکم
ست تا باثار صحابه چه رسد و در باره خصوص این اثر سیوطی در تدریب الراوی شرح تقریب
النواوی گفته ولم ازل اتعجب من تصحیح الحاکم حتی رایت البیهقی قال اسناده صحیح لاکنه

شاذ بمرۃ انتہے و غالباً بیہقے براعتماد حاکم اثر را صحیح گفتہ و مع ہذا اثبات علت شذوذ
دران کردہ و گفتہ لا اعلم لابی الضحے علیہ متابعاً انتہی و نحوہ ذکرہا السخاوی
فی تفسیرہ و قوت این اثر شذوذ و عدم متابعت از ہم میباشد و ایتان بدان
در مقام احتجاج خیلی مضمحل میگردد قال الخلیلی الشاذ مالیس لہ الا اسناد واحد شذ بہ شیخ ثقۃ کان
او غیر ثقۃ فما کان من غیر ثقۃ فمتروک وما کان عن ثقۃ فیوقف فیہ ولا یحتج بہ انتہی کذا فی
الخلاصۃ لکمال بن ابی شریف ششم پیش محققین اہل تفسیر و حدیث ماخذ این اثر اسرائیلیات
است کما قال بہ ابن کثیر وغیرہ در روایت اسرائیلیہ قابل تصدیق و اخذ نیست و بران ابتناے
ہیچ احکام نتوان کرد ہفتم اقل قلیل از اہل تفسیر این اثر را در تفسیر آیہ کریمہ گرفتہ اند و اکثر
مفسرین بدان اعتنا نمودہ اند و این دلیل بین بر سقوط این اثر و عدم قبول است
و بر خیکہ گرفتہ اند ہیچ یکے از ان با بدان استدلال بر وجود این آدم و خواتم نکردہ بلکہ
محض برای تائید عدد سبعہ ارضین آوردہ پس مطلوب غیر ثابت و ثابت غیر مطلوب باند
ہشتم بر فرض صحت اثر مذکور مجمل غیر مبین ست از وی معلوم نمیشود کہ این آدم و خواتم
طبقات ستہ ارض پیش از زمانہ آدم ابو البشر و آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بودند یا در عصر
ایشان یا بعد ایشان خواہند بود و روایت مجمل بدون بیان محل اخذ و اعتماد نیست نہم بر تقدیر
تصحیح وی اہل علم بتاویلش پرداختہ اند در ارشاد الساری شرح صحیح بخاری بعد نقل قول
بیہقے نوشتہ ففیہ انہ لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن کما ہو معروف
عند اہل ہذا الشان فقد یصح الاسناد و یکون فی المتن شذوذ

او علة تقدح في صحته ومثل هذا لا يثبت بالحديث الضعيف
وهذا محمول ان صح نقله على ان ابن عباس اخذه من الاسرائيليات
انتهى وعلى تقدير ثبوته يحتمل ان يكون المعنى ثم من يقتدي به مسمى
بهذه الاسماء وهم رسل الرسل الذين يبلغون الجن عن انبياء الله
ويسمى كل منهم باسم النبي الذي يبلغ عنه انتهى كلام القسطلانی
وچون ثابت شد کہ صحت این اثر یعنی متن وی بلکہ سند وی متکلم علیہ ست استدلال بدان
ساقط شد و اثبات ہمچو مسائل را دلیلے روشن و نصی مبرہن باید و بہ چنین مظنونات و محتملات
کاری از پیش نمیرود ولہذا ابن کثیر بعد عزو این اثر بسوے ابن جریر گفتہ ذلک وامثاله
اذا لم یصح سنده الى معصوم فهو مردود على قايله در الهدية حاشیه ادرک از
جوامع نقل کردہ اما ما نقل عن ابن عباس رض ان في كل ارض آدم الخ فهو من رواية
الواقدي الكذاب الواضع انتهى در صحت روایت شرط ست کہ راوی وی ضابط
باشد و عطا ابن سائب کہ راوی این اثر از ابی الضحی از ابن عباس رض ست نووی در خطبہ
مسلم او را از اہل اختلاط شمردہ بالجملہ اسباب جرح درین اثر ہمچو شذوذ و عدم متابعت
و اختلاط راوی و جز آن بوفور موجود ست و حقیقت او اثری ضعیف غیر متلقی بالقبول
نزد علما محمول ایشان نیست پس بر ہمچو اثر بنا حکمے نمیتواند شد بالائی ہم این اثر
معارض حدیث مرفوع ست شوکانی در فتح القدیر زیر کریمہ وما تحت الثری کہ در سورہ طہ
واقع ست نوشتہ اخرج ابو يعلى عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم

سئل ما تحت هذه الارض قال الماء قيل فما تحت الماء قال ظلمة قيل
فما تحت الظلمة قال الهوى قيل فما تحت الهوى قال الثرى قيل فما تحت
الثرى قال انقطع علم المخلوقين عند علم الخالق واخرج ابن مردویه عنه
نحوه باطول منه انتهى و چون ثابت شد که بما ورای تحت ثری احدی را از مخلوق
علم نیست حتی که خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیاده بران افاده نفرموده پس اثبات
نوع بشر وانچه بدان می ماند در هر طبقه از ارض یعنے چه بلکه آن اثر بوجه تعارض این خبر ساقط
باشد از صلاحیت استدلال و اذا نهر الله بطل نهر معقل و اما قول سیوطی در جلالین
ینزل به جبرئیل من السماء السابعة الى الارض السابعة که بظاهر اشارتی بحلول
اثر مذکور دارد پس شیخ سلیمان جمل در حاشیه جلالین زیر قول مذکور نوشته قال القاری
لم تجد هذا القول لغيره من المفسرين اذ غاية من نزل الامر بالوحي قال
في تفسير قوله بينهن اي بين هذه الارض العليا التي هي ادناها وبين
السماء السابعة التي هي علاها وهذا المتوقف من القاري مبني على ان
المراد بالوحي وحي التكليف بالاحكام وليس بلازم لامكان حمله على
التصرف في الكائنات وعبارة الخطيب الاكثرون على ان الامر هو للقضاء
والقدر فعلى هذا يكون المراد بقوله تعالى بينهن اشارة الى ما بين
الارض السفلى التي هي اقصاها وبين السماء السابعة التي هي اعلاها
فيجري امر الله وقضاؤه بينهن وينفذ حكمه فيهن انتهى بحمله و گفت

فی کل ارض من ارضہ و سماء من سمائہ خلق من خلقہ و امر من امرہ
وقضاء من قضائہ و در بغوی گفتہ ہو ما یدبر فیہن من عجیب تدبیرہ فینزل
المطر و یخرج النبات و یاتی باللیل والنہار والصیف والشتاء و یخلق الحیوانات
علی اختلاف ہیئتہا و ینقلہا من حال الی حال انتہی و در تفسیر رازی و خازن نیز
مثل بغوی نوشتہ و بہ قال جمہور المفسرین پس مراد از امر خلق و امر و قضا و قدر و حیوانات
باشکال مختلفہ متعین نمی‌شود کہ این خلق و حیوان ہمین نوع انسان و رسل ایشان باشند بلکہ
اگر تفسیر امر بوحی ثابت شود مراد بوحی الہام باشد چنانکہ در کریمہ وَاَوحینا الی النحل
نوشتہ اند نہ وحی مصطلح و ظاہر آیہ کریمہ صریح ست در آنکہ مقصود از آن بیان خلق سمٰوات
و زمین و جریان قضا و قدر او در آنہا از عرش اعلی تا ارض سفلی و عموم قدرت وی سبحانہ
و غایت احاطہ علم او بجمیع مخلوقات است نہ اثبات وجود نوع انسان و انبیاء ایشان زیر
طبقات ارض و لہذا ہیچ یکے از متقدمین و متاخرین تفسیر آیہ کریمہ بدان نکردہ جز اثر
ابن عباس کہ حال سند و متن او بالا گذشتہ و اثر چہ باشد کہ از وی چنین حکم فرا گرفتہ
شود در چنین جا حدیث مرفوع معصوم درکار ست نہ اثر موقوف بی اعتبار و آنکہ در سوال ذکر
جواز تخصیص آیۃ بخبر آحاد کردہ پس تخصیص آیہ بدان جائز نیست اما مراد بخبر آحاد کہ مخصص آیہ باشد
در اصول فقہ احادیث مرفوعہ صحیحہ است نہ آثار ضعیفہ موقوفہ و لہذا بحث خبر آحاد را در کتب
اصول در بحث احتجاج بسنت مطہرہ کہ قسیم کتاب عزیز ست نوشتہ اند و در شرائط
احادیث صحیحین را نشان دادہ و ازین اثر در کدامی کتب سنن اثری نیست تا بصحیحین چہ رسد

وبرفرض تسلیم این اثر سبانی نبی وکریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ خود صادق نیست زیرا کہ تحقق رسل طبقہ علیا ارض از آدم تا خاتم متفق علیہم ہمہ اہل علم بلکہ کافہ اہل اسلام و خاتمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع رسل این طبقہ را بحکم نص مذکور ثابت چنانکہ صیغہ رسل جمع یعنی نبیین و دخول الف لام استغراق بران افادہ این معنی می کنند و وجود دیگر اوادم و خواتم غیر متحقق و بر منصوص نص مذکور اجماع جمیع مجتہدین بلکہ کافہ مسلمین و ہمی زبان ست فلیس اثبات الاوادم والخواتم فی الطبقات الاخری من الارض من احکام الشرع فی ورد ولا صدر ولیس علی ھذا القول اثارۃ من علم و ہیچ یکی از اہل اصول تخصیص نصوص باثار موقوفہ ذکر نکردہ و بدان احتجاج و استدلال نمودہ و حق آنست کہ خوض و تعمق در مسائل و تفوہ بدان و مباحثہ در امثال آن از ارباب غلو ممنوع بلکہ فضول کلام و لغو قول و حدیث خرافات و قائل بدان و خایض در آن و متکلم بران غیر ملتفت الیہ ممن لا اعتداد بہم بودہ است وباللہ التوفیق وھو المستعان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وھو اعلم بالصواب

وفوق کل ذی علم علیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم سوال شخصے دعوی میکند کہ مثل جناب رسالت مآب حضرت خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم در عالم موجود و متحقق است و مراد از مثل مشارک در صفات کمالیہ آنجناب است و برین دعوی استدلال میکند باینکہ در حدیث شریف مرویست ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم الخ پس این عقیدہ از عقائد اہل حق کہ مدلل باجماع ائمہ و احادیث صحاح ستہ و آیات قرآن شریف اند ثابت ست بدیانت و روا

مذکور حدیث شریف آنحضرت صلعم نیست یا نہ و در صحاح ستہ مروی است یا نہ و علمائے محققین را
در ثبوت آن کلام است یا آنکہ باتفاق محققین صحیح است بر تقدیر صحت قابل عقیدہ ست یا نہ و بر تقدیر
قابلیت عقیدہ اعتقاد مذکور یعنی موجود و متحقق بودن مثل جناب سید المرسلین خاتم النبیین در صفات
کمالیہ ازان ثابت است یا نہ و بہر تقدیر حکم آن اعتقاد دارندہ چیست بینوا توجروا الجواب
بموجب اعتقاد اہل حق کہ مدلل باجماع و اتفاق محققین ائمۂ دین و احادیث صحاح ستہ و آیات قرآن شریف
است حضرت خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلعم افضل موجودات ہفت زمین بلکہ کافۂ
خلائق اجمعین اند مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے مشارک آنجناب در صفات کمالیہ در ہیچ زمین
بلکہ در تمام عالمین موجود نیست و اعتقاد وجود مثل آنحضرت در عالم مخالف اجماع محققین و احادیث صحاح
ستہ و آیات کلام اللہ ست و التزام کنندۂ آن گمراہ است امام نووی در شرح صحیح مسلم بذیل
شرح باب فضل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق بذیل حدیث انا سید ولد آدم یوم
القیامۃ واول شافع واول مشفع فرمودہ وہذا الحدیث دلیل لتفضیلہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی الخلق کلہم الخ و امام فخر الدین رازی در تفسیر کبیر بذیل آیت تلک الرسل فضلنا
بعضہم علی بعض الایۃ نوشتہ اجمعت الامۃ علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض
وعلی ان محمدا صلعم افضل من الکل ویدل علیہ وجوہ احدہا قولہ تعالی
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فلما کان رحمۃ لکل العالمین لزم ان یکون
افضل من کل العالمین الخ امام عبد السلام در شرح جوہرۃ التوحید بذیل شرح قول ماتن
وافضل الخلائق علی الاطلاق نبینا فمل عن الشقاق فرمودہ افضل جمیع المخلوقات علی الاطلاق

المراد منه العموم الشامل للعلویة والسفلیة من البشر والجن والملک فی الدنیا والآخرة فی سائر جلال الخیر
ونعوت الکمالات نبینا محمد صلعم وافضلیته صادق علی جمیع المخلوقات مما اجمع علیه المسلمون وهو مستثنیٰ
من الخلاف فی التفضیل من الملک والبشر لقوله صلی الله علیه وسلم انا اکرم الاولین والآخرین علی الله ولا فخر
الخ وهمچنان است در دیگر کتب حدیث وتفسیر وعقائد اما قول انه کور فی کل ارض آدم کآدم الخ پس
نسبت این قول بآنحضرت صلعم در هیچ کتاب مشهور ومعتمد دیده نشد البته بسوی حضرت ابن عباس رضی
منسوب است وآن هم در صحاح ستہ نیست البتہ بروایت حاکم وغیره در درّ منثور وغیره آورده اند لیکن
محققین را در صحت اسنادش کلام است وثانیاً از صحت اسناد صحت این حدیث لازم نمی آید و بیہقی که
صحیح الاسناد گفته خود طعن نموده وگفته الا انه شاذ بمرة لا اعلم لابی الضحیٰ متابعاً الخ در انسان العیون
در تفسیر قول بیہقی فرموده لانه لا یلزم من صحة الاسناد صحة المتن فقد یکون فیه مع صحة اسناده
ما یمنع صحته فهو ضعیف الخ وهمچنان امام قسطلانی در شرح صحیح بخاری شریف فرموده پس اگر این
قول متکلم الاسناد نباشد بلکه صحیح الاسناد باشد چنانکه حاکم وبیہقی گفته اند پس از قول الشیان هم صحت
متن روایت ثابت نیست وبر تقدیر صحت روایت هم اعتقاد مفید وقابل عقیده نیست خبر حدیث
احاد خواهد بود واحاد مفید اعتقاد نمیشوند وبر تقدیر یکه مفید عقیده هم باشد عقیده وجود و
تحقق امثال آنجناب ثابت نیست امام قسطلانی فرموده وعلی تقدیر ثبوته یحتمل ان یکون المعنی
ثم من یقتدی به یسمی بهذه الاسماء وهم رسل الرسل الذین یبلغون الحق عن انبیاء الله ویسمی کل
منهم باسم النبی الذی یبلغ عنه الخ در انسان العیون فرموده فسال الجلال السیوطی وبمکن ان یأول
بان المراد بهم النذر الذین کانوا یبلغون الجن عن انبیاء البشر ولا یبعد ان یسمی کل منهم باسم النبی

الذی یبلغ عنہ الخ وبہر صورت مماثلت آن امثال بجناب خاتم النبیین سید المرسلین در جملہ صفات کمالیہ آنجناب ہرگز دران قول متوہم نمیست بالجملہ اعتقاد وجود و تحقق مثل آنجناب خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم در صفات کمالیہ آنجناب البتہ گمراہی و کفر است واللہ اعلم بالصواب فقط حررہ

غفر لہ محمد فہو مسعود ۱۲۷۹

الجواب صواب

واضح ہو کہ بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین و دیگر آیات قرآنیہ واحادیث کے کوئی شخص مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جمیع کمالات کے کسی عالم میں موجود نہیں اور تشبیہ بنا بر تفہیم ہے نہ بجہت مماثلت جیسا کہ مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح الآیۃ موضح مقال ہے واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم حررہ شریف حسین عفی عنہ

سید شریف حسین ۱۲۸۸

اصاب من اجاب

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

جواب با صواب یہ ہے

کہ مثل آنحضرت صلعم کے صفات کمالات میں بحسب شرع شریف کے محال اور ممتنع ہے اور بھی قول ہونے انبیا کا چھ مثل آدم اور چھ مثل نوح اور چھ مثل ابراہیم اور چھ مثل موسی اور چھ مثل عیسے اور چھ نبی مثل نبی ہمارے کے جیسا کہ قائل انکا حدیث ابن عباس سے ثابت کرتا ہے باطل ہے اور قائل اسکا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہے اگر یہ اعتقاد اسکا غفلت اور خطا سے ہووے والا وہ اعتقاد کفر ہے بحکم نصوص کے اور اس حدیث ابن عباس کو اہل حدیث نے ضعیف اور مردود کہا ہے واللہ اعلم حررہ محمد شاہ فقط

محمد شاہ ۱۲۸۵ در دو جہان حسنت

صحت نامہ فتاوای بینظیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	کادکم	کاآدکم
"	۵	لو	کو
"	۷	نخشور	نشور
"	۹	کلم	کلام
۳	۴	وتوجروا	توجروا
"	۱۱	ان	ابن
"	۱۲	سے	سے
"	۲ حاشیہ	کان	کاہور
۴	۴	یافیتہ	یافتہ
"	۹	الاّ	لا
"	۳	لاینبت	لایثبت
۵	۷	التفضیل	التفصیل
"	۱۱ حاشیہ	کرنا	نکرنا
۱۰	۱	کملاینبغی	کماینبغی
"	۱۴	حقر	احقر
"	۱۷	تدبل	تدلّ
۱۲	۳	القدّیر	القدیر
۱۳	۳	محمد لطف الله	محمد لطف الله [illegible]
"	۱۴	کسی وقمین	کسیٔ رقمین
۱۴	۱۷	مع	جمیع
۱۵	۱۲	امتہ	ائمتہ
۱۶	۱۳	گمراہ	گمراہی
"	۱۶	حبث	حیث
۱۷	۱	مجہ	مجھے
"	۱۴	مشالت	مشارکت
۲۱	۱	العیہ	العیون
"	۱۵	شدید	سدید
۲۲	۱۱	الحلا	الملا
۲۵	۲	لبناوش	اسناوش
۲۷	۱	موت	نبوت
"	۷	الهد	المهدے
"	۱۳	اا	ابا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۷	آختامی	اختتامی
۲۹	۳	زیاکہ	زیراکہ
۳۱	۱	بلطفہ	بلفظ
〃	۸	ازبان	اذان
〃	۱۲	اوّل	ماول
۳۲	۱۴	الابصار	البصار
۳۳	۱۴	الترنہ	الرحمۃ
۳۴	۱۲	اوواجنا	ارواحنا
۳۷	۱۵	موغطر	موعظۃ
۳۹	۴	اولہ	اولوا
〃	۱۱	مرر	مقرر
۴۲	۳	ارباب	ازباب
۴۴	۸	لاابنیائک	انبیائک
۴۶	۳	بسول	رسول
〃	〃	لائلہ	ملائکہ
۵۰	۱۰	کافر	کافۃ
〃	۹	وسوف	ولسوف
۵۱	۱۳	ئی	فی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶	۸	.ادست	امت
۵۷	۹	الخمیمی	الخمیس
۶۹	۱۴	بنیا	انبیا
〃	۱۷	ا	خدا
۷۳	۱۷	عقید	عقیدہ
۷۴	۱	لنظیر	النظیر
۷۸	۱۴	آراد	آحاد
〃	۱۷	الروات	الروایات
۸۱	۱۶	سائر	ساء
۸۲	۵	حرج	جرح
۸۴	۱۷	بقلم	تقلتم
۸۶	۱۶	فیاتنادلہ	فیتنادلہ
۹۱	۱۴	ذر	در
۹۳	۱	قیدۃ	قدر
۹۹	۱۱	نزاہ	نزہ

تمت